﴿ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴾ ﴿...اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ﴾ (آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ

جلد 26 | جمعۃ المبارک 19/ اپریل 2019ء | 13 شعبان 1440 ہجری قمری ☆ 19/ شہادت 1398 ہجری شمسی | شمارہ 16

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات

مورخہ 05/ تا 11/ اپریل 2019ء کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گوناگوں مصروفیات کے علاوہ دیگر امور کی ایک جھلک ہدیۂ قارئین ہے:

☆... **05/ اپریل بروز جمعۃ المبارک:** حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں نیز یوٹیوب اور دیگر میڈیا پلیٹ فارمز کے ذریعہ ساری دنیا میں سنا اور دیکھا گیا۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں اخلاص و وفا کے پیکر چند بدری اصحابِ رسول ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا اور ’احمدیت کے جرنیل‘ اور ’احمدیت کے لیے عشق اور غیرت کی ننگی تلوار‘ ’خلافت کے عاشق اور وفادار‘ مکرم ملک سلطان ہارون خان صاحب آف کوٹ سلطان، اٹک پاکستان کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جمعہ کے بعد ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

دنیا بھر کے مختلف علاقوں میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب کے استفادہ کے لیے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ و خطابات کا باقاعدگی کے ساتھ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں ترجمہ ایم ٹی اے پر براہِ راست نشر کیا جاتا ہے۔ ان زبانوں میں عربی، انگریزی، بنگلہ، جرمن، فرنچ، سواحیلی اور انڈونیشین شامل ہیں۔ جبکہ ایم ٹی اے افریقہ پر الگ سے انگریزی کے افریقی لہجہ (accent) میں بھی ترجمہ نشر کیا جاتا ہے۔

☆... نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور نے ایک نکاح کی تقریب کو برکت بخشی۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) نے نکاح پڑھایا جبکہ حضورِ انور ایدہ ...باقی صفحہ نمبر 16 پر

ارشاد نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مَیں جو کچھ آپ سے سنتا ہوں اسے لکھ لوں۔ فرمایا: ہاں۔ مَیں نے پوچھا خوشی اور غصہ دونوں حالتوں میں لکھ لیا کروں؟ فرمایا: ہاں کیونکہ مَیں حق کے سوا اَور کچھ نہیں کہتا۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 207۔ حدیث نمبر 6635)

کلام امام الزّماں علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز کی ظاہری حرکات کی حکمت

”دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اُس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہ کر آستانہ حضرتِ احدیّت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے۔ اور اسی کی ظِل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھلائی ہے اور رُوح کا کھڑا ہونا یہ ہے کہ وہ خدا کے لیے ہر ایک مصیبت کی برداشت اور حکم ماننے کے بارے میں مستعدی ظاہر کرتی ہے اور اس کا رکوع یعنی جھکنا یہ ہے کہ وہ تمام محبتوں اور تعلّقوں کو چھوڑ کر خدا کی طرف جھک آتی ہے اور خدا کے لیے ہو جاتی ہے اور اُس کا سجدہ یہ ہے کہ وہ خدا کے آستانہ پر گِر کر اپنے تئیں بکلّی کھو دیتی ہے اور اپنے نقشِ وجود کو مٹا دیتی ہے۔ یہی نماز ہے ...باقی صفحہ نمبر 04 پر

سیرالیون کے مشاکا (Masiaka) ریجن میں مسجد کا افتتاح

احمدی مرد و زَن اور بچوں کی جانب سے مسجد کی تعمیر کے دوران مثالی وقارِ عمل

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون کو 7/ اپریل 2019ء کو ’مشاکا‘ ریجن کی جماعت ’روبس1‘ (Robis-1) میں ایک خوبصورت مسجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ یہ مسجد مشاکا (Masiaka) سے روبیرے جنکشن (Rogbere Junction) جاتے ہوئے مرکزی شاہراہ پر واقع ہے اور ہر وہ مسافر جو ملک کے شمالی صوبے کی طرف جا رہا ہو اس کا نظارہ کر سکتا ہے اور یہاں ٹھہر کر نماز ادا کر سکتا ہے۔

اس مسجد کا کل رقبہ پونے 3 ٹاؤن لاٹ (پونے 3 کنال) جبکہ مسقّف حصہ 45×53 فٹ ہے۔ اس میں ایک وقت میں 300 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مسجد کا سنگ بنیاد مارچ 2018ء میں رکھا گیا۔ مسجد کی تعمیر پر 70 ملین لیونز سے زائد خرچ آیا جو مکرم زرتشت منیر صاحب آف ناروے نے اپنے مرحوم والدین کی طرف سے ادا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مسجد کے اردگرد بسنے والی 7/ جماعتوں کے احمدی و غیر احمدی احباب یکساں طور پر اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

مسجد کی تعمیر کے دوران گاؤں والوں نے بھرپور وقارِ عمل کیا۔ اس کی بنیادوں کے لیے عورتوں اور بچوں نے پتھر اکٹھے کیے نیز تعمیر کے دوران پانی کی فراہمی میں بھی خاص کردار ادا کیا۔ اللہ کی فضل سے اس وقارِ عمل سے لاکھوں لیونز کی بچت ہوئی۔ الحمد للہ

...باقی صفحہ نمبر 18 پر

اس شمارہ میں:

☆... خلاصہ خطبہ جمعہ **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** فرمودہ 5/ اپریل 2019ء (2) ☆... اب زمین پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا (منظوم) (02) ☆... آزمائش کے بعد ایمان کی حقیقت کھلتی ہے۔ (قسط دوم) (3) ☆...... خطبہ نکاح فرمودہ **حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** (4) ☆... رپورٹ تقسیم اسناد (2018ء) جامعہ احمدیہ تنزانیہ (4) ☆... خطبہ جمعہ **سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** فرمودہ 29/ مارچ 2019ء (05) ☆... مکرمہ امتہ الرشید حبیبہ صاحبہ (یادِ رفتگاں) (10) ☆... دورہ جات **امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** اعداد و شمار کے آئینہ میں (11) ☆... تعارف کتاب ’کشتی نوح‘ (17) ☆... الفضل ڈائجسٹ (22) ☆... **حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** کا دورۂ امریکہ (24)

نائب مدیر: فرخ راحیل مینیجر: طاہر مہدی امتیاز احمد www.alfazl.com مضامین و آراء کے لیے: info@alfazlintl.org خریداری و اشتہارات کے لیے:۔ manager@alfazlintl.org 22 Deer Park Road SW19 3TL London UK

اخلاص و وفا کے پیکر بعض بدری اصحابِ رسول ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا حسین تذکرہ۔ ملک سلطان ہارون خان صاحب آف اٹک کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 5/ اپریل 2019ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یو کے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5/ اپریل 2019ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

خطبہ جمعہ میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند بدری اصحابؓ رسول ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ فرمایا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مکرم فیروز عالم صاحب کے حصہ میں آئی۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن بدری صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں پہلا نام حضرت خراشؓ بن صمہ انصاری کا ہے۔ حضرت خراشؓ خزرج کی شاخ بنو جشم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ نے بدر اور احد میں شرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے ماہر تیر اندازوں میں شمار ہوتے تھے۔ بدر میں خراشؓ نے نبی کریم ﷺ کے داماد ابو العاص کو اسیر بنایا تھا۔

دوسرا ذکر حضرت عبید بن تیہانؓ کا تھا۔ عبیدؓ بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپؓ اور حضرت مسعود بن ربیعؓ کے مابین مؤاخات قائم فرمائی۔ آپؓ غزوہ بدر میں شامل ہوئے، اور احد میں عکرمہ بن ابو جہل کے ہاتھوں شہادت پائی۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپؓ نے جنگِ صفین میں حضرت علیؓ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہادت پائی۔ حضورِ انور نے فرمایا دونوں روایتوں میں ایک بات مشترک ہے کہ آپؓ شہید ہوئے۔

تیسرے صحابی حضرت ابو حنہ مالک بن عمروؓ تھے۔ آپؓ کے نام کے متعلق اختلاف ہے، مثلاً مالک بن عمروؓ یا عامر اور ثابت بن نعمان وغیرہ۔ واقدی نے آپ کو شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔ آپؓ کی کنیت ابو حبہ اور ابو حیہ بھی بیان کی جاتی ہے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ ہےؓ۔ والد کا نام حضرت زید بن ثعلبہؓ تھا اور یہ بھی صحابی تھے۔ آپؓ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو جشم سے تھا۔ بیعتِ عقبہ میں شامل ہوئے۔ آپؓ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنو حارث کا جھنڈا آپؓ کے پاس تھا۔ اسلام لانے سے قبل ہی آپؓ عربی لکھنا جانتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن زیدؓ وہ صحابی ہیں جنہیں خواب میں اذان کے الفاظ بتائے گئے۔ یہ واقعہ سنہ 1 ہجری، مسجدِ نبوی کی تعمیر کے بعد کا ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس واقعے کی تمام تفاصیل بیان فرمائیں، روایت میں مذکور اذان کے الفاظ دہرا کر فرمایا ان کا ترجمہ بھی بچوں اور نو مسلموں کے فائدے کے لیے پڑھ دیتا ہوں۔ جب آنحضرت ﷺ کے ارشاد پر عبد اللہ بن زیدؓ کے بتائے ہوئے الفاظ میں حضرت بلالؓ نے اذان دی تو حضرت عمرؓ بن خطاب جلدی جلدی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آج جن الفاظ میں بلالؓ نے اذان دی ہے بعینہٖ یہی الفاظ میں نے بھی خواب میں دیکھے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن زیدؓ نے ایک موقع پر اپنا سارا مال صدقہ کر دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کی قربانی قبول کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے تجھ سے تیرا صدقہ قبول کر لیا، البتہ اس کو میراث کے طور پر اپنے والدین کو لوٹا دے۔ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عبد اللہ بن زیدؓ کو اپنے ناخن تبرک کے طور پر عطا فرمائے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور رسول اللہ ﷺ سے گہری محبت کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ جب آپ ﷺ کا دیگر انبیاء کے ساتھ رفع ہو گا تو میں ڈرتا ہوں کہ آپ ﷺ کو نہ پاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ جبرئیلؑ آیتِ کریمہ ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئك مع الذین۔۔۔ الخ کے ساتھ نازل ہوئے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس آیت کو ہم اس دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پیروی سے غیر تشریعی نبوت کا مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے آپ ﷺ کے مقامِ ختمِ نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا۔

حضرت عائشہؓ سے مروی یہ واقعہ مختلف کتب تفسیر میں حضرت ثوبانؓ کے متعلق ملتا ہے۔ تاہم تفسیر ینبوع الحیاۃ میں مقاتل بن سلیمان کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ حضرت عبد اللہؓ بن زید انصاری تھے۔

عبد اللہ بن زیدؓ کو جب آنحضرت ﷺ کی وفات کی اطلاع ملی تو آپؓ نے کہا کہ اے اللہ تُو میری نظر کو لے جا یہاں تک کہ میں اپنے محبوب محمد ﷺ کے بعد کسی کو نہ دیکھ پاؤں۔ اس کے بعد آپؓ کی نظر جاتی رہی اور آپؓ نابینا ہو گئے۔ عبد اللہ بن زیدؓ کی وفات کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک آپؓ نے احد کے بعد وفات پائی جبکہ اکثر نے یہ کہا ہے کہ آپؓ تمام غزوات میں شامل ہوئے اور حضرت عثمانؓ کے دور میں 64 برس کی عمر میں 32 ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام حضرت معاذ بن عمرو بن جموحؓ ہے۔ آپ خزرج کی شاخ بنو سلمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ غزوہ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔ حضورِ انور نے آپؓ کے والد کے قبولِ اسلام کا دلچسپ واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا۔ بیعتِ عقبہ ثانیہ کے بعد تبلیغِ اسلام میں تیزی آ گئی تھی۔ تاہم معاذؓ کے والد اپنے شرکیہ دین پر قائم تھے۔ انہوں نے اپنے گھر میں لکڑی کا بت جسے مناۃ کہا جاتا تھا، بنا رکھا تھا۔ وہ اس بت کی تزئین اور تطہیر کرتے تھے۔ معاذؓ، بنو سلمہ کے نوجوانوں کے ساتھ مل کر اس بت کو کوڑا خانے میں اوندھے منہ پھینک آتے۔ یہ سلسلہ متواتر کئی راتیں چلتا رہا۔ معاذ کے والد روز صبح بت کو تلاش کرتے اور یہ حرکت کرنے والوں کو سخت برا بھلا کہتے۔ ایک رات معاذؓ کے والد نے بت کے گلے میں تلوار لٹکا دی اور کہا اللہ کی قسم! مجھے یہ تو نہیں معلوم کہ تیرے ساتھ ایسا کون کرتا ہے لیکن اگر تجھ میں کوئی طاقت ہے تو اس کو روک لے۔ رات میں معاذؓ نے مردہ کتے کے ساتھ اُس بت کو کنویں میں پھینک دیا۔ جب اگلے دن آپؓ کے والد نے بت کو اس حالت میں دیکھا تو ان پر حقیقت کھل گئی۔

حضرت معاذؓ بدر کے دن ابو جہل کو قتل کرنے والوں میں بھی شامل تھے۔ صحیح بخاری کی روایات میں معاذ نامی دو صحابہ کا ذکر آتا ہے، ایک جگہ معاذ اور معوذ کے نام آتے ہیں۔ قاتلینِ ابو جہل کے حوالے سے حضورِ انور نے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، علامہ بدر الدین عینی اور زرقانی وغیرہ محققین کی تحقیق پیش فرمائی۔

حضرت معاذؓ کو بدر میں ایک زخم لگا تھا آپؓ اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے دور تک علیل رہے۔ مدینے میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

حضورِ انور نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مکرم ملک سلطان ہارون خان صاحب کی نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ آپ 27/ مارچ کو وفات پا گئے تھے۔ آپ کے بڑے بیٹے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے داماد ہیں۔ ملک سلطان ہارون صاحب کے والد نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یہ خاندان پنجاب کے بڑے خاندانوں میں شمار ہوتا تھا۔ ان کے دادا ملک سرخرو خان کو برطانوی بادشاہت میں نوابی کی وجہ سے مقام حاصل تھا۔ سلطان صاحب کی شادی صبیحہ حمید صاحبہ سے ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے ملک صاحب کے نانا حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب کا بڑا دلنشیں ذکرِ خیر فرمایا تھا۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ غریبوں، مستحقوں کا خیال رکھنے والے، احمدیت کے لیے انتہائی غیرت رکھنے والے، خلافت کے لیے جان قربان کرنے والے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کِرام کے سچے عاشق تھے۔

آخر میں حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی نیکیوں پر قائم فرمائے اور جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ آمین۔ تمّت

اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا

کُل جہانوں کے مالک یگانہ خدا — اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا
یہ گناہوں سے اب ہو گئی ہے سیاہ — اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا
ہر طرف ظلم ہی ظلم رقصاں ہے آج — امن کی فاختہ چور زخماں ہے آج
ہیں زمیں تا فلک سسکیاں جا بجا — اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا
تیرے بندے بہت آج مجبور ہیں — غمزدہ بے سہارا ہیں رنجور ہیں
المدد المدد اے خدا! — اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا

تیری مخلوق کا اب برا حال ہے — اس کے پیچھے پڑا آج دجّال ہے
اپنی قدرت دکھا خَلق کو خود بچا — اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا
پوری دنیا میں اسلام بدنام ہے — ہر جہت سے مسلمان ناکام ہے
اپنے اعجاز سے ان کی بگڑی بنا — اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا
ظلم میں وہ جو حد سے ہیں آگے بڑھے — اپنی قدرت سے ہاتھ انکے اب روک دے
اُن کو عبرت بنا یا انہیں رَہ دکھا — اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا

ایک مردِ خدا جو ہے پیارا ترا — جس کو سونپی ہے تُو نے ہی سیفِ دعا
اس کی خاطر ہی تُو اپنا جلوہ دکھا — اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا
امن اور پریم کی رَو اب ایسی چلے — نفرت و ظلم کی آگ پھر نہ جلے
تو دلوں میں محبت کا پودا لگا — اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا
تیری توحید کو دنیا سب مان لے — اپنے رہبر کو مولا کو پہچان لے
اپنے سچے تُو ہم سب کو عاشق بنا — اب زمیں پر تُو آ اپنا چہرہ دکھا

(مبشرہ صدیقہ رانا۔ لندن)

آزمائش کے بعد ایمان کی حقیقت کھلتی ہے

(مسٹر ساگر چند بیرسٹرایٹ لاء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نصائح فرمودہ 6/ دسمبر 1919ء بیت المبارک قادیان)

(قسط نمبر 2)

امتحان انسان پر اس کی حقیقت کھولتا ہے

بہت دفعہ ہوتا ہے کہ انسان خیال کرتا ہے کہ میں ایک بات مانتا ہوں لیکن جب امتحان آ کر پڑتا ہے تو رہ جاتا ہے کیونکہ پہلے ان تمام باتوں کا جو اس بات کے ماننے میں علائق اور جذبات کی صورت میں مانع ہوتی ہیں اس کو علم نہیں ہوتا یا اگر ہوتا ہے تو وہ چیزیں اس کے سامنے نہیں ہوتیں اور جب سامنے آجاتی ہیں تو پھر اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا پہلا خیال کمزور تھا اور ماننے کا دعویٰ درست نہ تھا۔ بہت لوگ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے ملک میں رہتے ہیں مگر ان کو معلوم نہیں ہوتا کہ انہیں اپنے ملک سے محبت ہے لیکن جب ایک شخص کو اس وطن سے علیحدہ کیا جاتا ہے اور حکماً کیا جاتا ہے تو وہ ان جگہوں کو دیکھتا ہے، ان عمارتوں کو دیکھتا ہے، ان درختوں کو دیکھتا ہے اور دیکھ دیکھ کر رو دیتا ہے۔ اس وقت اس کو معلوم ہوتا ہے کہ اسے اپنے وطن سے کیسی محبت تھی۔ یہ حالت معمولی لوگوں کی ہی نہیں ہوتی بلکہ بڑے بڑے علم والوں کی ہوتی ہے۔ نپولین کے متعلق لکھا ہے کہ جب اس کو انگریزوں نے ماخوذ کرلیا اور اس کو لے چلے تو بادل پھٹا اور اس کو فرانس نظر آیا تو اس نے ٹوپی اتار لی اور کہا ''الوداع اے فرانس'' نپولین کے اس قول کا یہ اثر پڑا کہ وہ انگریز افسر جو اس کے نگہبان تھے انہوں نے بھی اپنی ٹوپیاں اتار لیں۔

فرانس کی محبت کا اظہار جس طرح اس وقت نپولین سے ہوا، جب وہ فرانس میں ہوتا ہوگا اس کو کبھی محسوس بھی نہیں ہوا ہوگا کہ اس کو اس قدر فرانس سے محبت ہے۔

ہمارے ملک کا ایک مشہور بادشاہ گزرا ہے جب اس کو جلا وطن کیا گیا تو اس نے وطن کی محبت کا اظہار اس شعر میں کیا کہ ؎

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے لکھنؤ

یوں تو وطن سے باہر عموماً لوگ سیر کے لیے جاتے ہیں لیکن جب حکماً ان کو بھیجا جائے اور پھر لوٹنے کی امید نہ ہو تب وطن کی محبت کا حال معلوم ہوتا ہے بچوں تک کو دیکھو اپنے والدین سے لڑتے ہیں کہ ان کو سیر کرائی جائے لیکن کسی کو یوں پکڑ کر دوسری جگہ لے جاؤ تو کس قدر اس کو رنج پہنچتا ہے۔ تو حقیقی استقامت، اصل ایمان، سچی بہادری کا پتہ تب ہی لگتا ہے جب مقابلہ ہو۔ عموماً لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ بڑے بہادر ہیں اور جب وہ اخبارات میں پڑھیں کہ کوئی فوج بھاگ گئی تو وہ حیران ہوتے ہیں کہ اس قدر بزدل آدمی بھی ہوتے ہیں جو میدانِ مقابلہ سے بھاگ جاتے ہیں۔ لیکن ان ہی لوگوں کو میدان جنگ میں لے جاؤ، ان میں سے ستراسّی فیصدی بزدل ثابت ہوں گے۔ عموماً فوجیں اپنی ہی گولہ باری سے ڈر کر لڑتی ہیں ورنہ ایک بڑی تعداد میدان جنگ سے بھاگ جاوے۔ میں نے ایک دفعہ ایک سپاہی سے دریافت کیا کہ آجکل فوجوں میں بہادری کا کیا حال ہے اس نے کہا کہ ہم بہادری کو نہیں جانتے۔ ہمارے پیچھے توپ خانہ ہوتا ہے اور آگے دشمن کی فوج اگر بلا حکم پیچھے ہٹیں تو اپنے ہی توپ خانہ کا نشانہ بنتے ہیں، اس لیے یہ خیال کر کے کہ بلا حکم پیچھے ہٹے تب اپنوں کے ہاتھوں سے مارے جاویں گے اس لیے بہتر ہے کہ دشمن سے ہی لڑیں تا مریں تو دشمن کے ہاتھ سے مریں اور اگر بچ جاویں تو انعام پاویں۔

پھر بعض اقوام اسی لیے لڑنے والوں کو شراب پلا کر میدان میں بھیجتی ہیں اور سکھوں میں بھی یہی رواج تھا بلکہ سوائے مسلمانوں کے سب قوموں میں یہی طریق رائج رہا ہے۔ شراب پلانے سے یہی غرض ہوتی ہے کہ بزدلانہ خیالات دل میں نہ آنے پاویں۔ غرض حقیقی بہادر بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ لیکن خیال سب لوگ ہی کر لیتے ہیں کہ ہم بہادر ہیں اور جب تک تجربہ کا موقع نہیں آتا یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا فیصلہ درست ہے مگر جب وہ مواقع سامنے آتے ہیں تو ان کو اپنے فیصلے پر پچھتانا پڑتا ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ بہادر ہیں مگر موقع پر ان پر اپنی غلطی کھل جاتی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہیں کسی سے محبت ہے اور در واقع میں وہ خیال کرتے ہیں کہ ان کا سینہ مثلاً اولاد کی محبت سے معمور ہے مگر جب کوئی موقع پڑتا ہے تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ اصلی محبت نہ تھی صرف ایک نفس کا دھوکہ تھا۔ یورپ کے بعض واقعات میں نے پڑھے ہیں کہ بعض تھیٹروں میں تماشا کے وقت آگ لگی تو مائیں اپنے بچوں سے، کئی بھائی اپنے بھائیوں سے، کئی خاوند اپنی بیویوں سے اور کئی بیویاں اپنے خاوندوں کو دھکے دیتے ہوئے اپنی جانوں کے بچانے کے لیے دروازہ کی طرف بھاگے حالانکہ اس گھبراہٹ سے اور بھی زیادہ نقصان ہوتا ہے۔

جذبات کا مقابلہ کر کے صداقت پر قائم رہنا بہادری ہے

تو جو انسان جذبات سے متاثر ہو کر صداقت یا اپنے فیصلہ پر قائم نہ رہ سکے اس کا پہلا فیصلہ فیصلہ کہلانے کا مستحق نہیں۔ ایک شخص خیال کرتا ہے کہ خدا کا حکم ہے کہ رشوت نہ لوں مگر دوسری طرف جذبہ محبت ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ اولاد بھوکی ہے، بیوی کے تن پر کپڑا نہیں۔ اس وقت باوجود جاننے کے کہ رشوت ستانی خدا کے حکم کے خلاف ہے، وہ شخص اس جذبہ محبت کے زیر اثر رشوت لے لیتا ہے اگرچہ دل میں وہ سمجھتا تھا کہ اس کو خدا سے محبت ہے اور وہ اظہار بھی کرتا تھا مگر جب موقع آیا تب کھل گیا کہ خدا کی محبت کا دعویٰ بے دلیل تھا۔ اسی طرح بہت لوگ جھوٹ کو برا جانتے ہیں مگر جب وہ خیال کریں کہ کسی دوست کی جان جھوٹ بول کر بچ سکتی ہے تو وہ جھوٹ بولنے میں دریغ نہیں کرتے اور اس طرح پتہ لگ جاتا ہے کہ خدا کی محبت اور جھوٹ سے نفرت قبل از امتحان کا ایک خیال تھا۔

امتحان کا وقت

غرض اب آپ کے امتحان کا وقت آیا ہے ایک طرف آپ کے جذبات ہیں اور علائق ہیں رشتہ دار ہیں، طبعی محبت ابھرتی ہے اور وہ قرب ظاہری کے ساتھ باطنی قرب بھی چاہتی ہے ایسی حالت میں بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم کیوں ایسی بات کریں جس سے ہمارے متعلقین کو تکلیف پہنچے۔ باپ کو رنج ہو ماں دکھ اٹھائے۔ آپ شادی شدہ ہیں اور بیوی کی محبت ایک فطری اور قدرتی محبت اور تقاضا ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کی فطرت مسخ ہوگئی سب انسانوں میں محبت ہوتی ہے اور یہ محبت اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت کے ماتحت ہوتی ہے کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے مدنی الطبع پیدا کیا ہے۔ ہر شخص کا دوسرے شخص پر سہارا ہوتا ہے تو بالطبع انسان چاہتا ہے کہ کوئی دوست بنائے۔ چونکہ انسان دوست بنانے میں غلطی کرسکتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے جذبات انسان میں رکھے کہ جن کے ہونے سے ایک مرد عورت کو اپنے لیے دوست اور غمگسار بنالیتا ہے اور ایک عورت ایک مرد کو غمگسار بنالیتی ہے پس بیوی کی محبت ایک فطری امر ہے جس کو بناوٹ سے تعلق نہیں۔ پس بیوی کی محبت بھی اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہ تمام تعلقات اور جذبات کسوٹی کی طرح ہیں۔ ان پر پرکھے جانے کے بعد دعویٰ ثابت ہوسکتا ہے۔ سونا وہی قابل تسلی ہے جو کسوٹی پر لگانے سے خالص ثابت ہو۔ جب انسان ان آزمائشوں میں پورا اترا اور ان باتوں نے اس پر کوئی اثر نہ کیا تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاک ہوگیا اور اس وقت کہا جائے گا کہ اس میں ایمان پیدا ہوگیا ہے۔ آپ کے لیے یہ امتحان اب شروع ہوا ہے پس آپ کو چاہیے کہ اب خاص طور پر ان تمام نتائج پر جرح کریں جو آپ نے اب تک نکالے ہیں۔ اگر اب آپ کی جرح میں وہ تمام نتائج صحیح ثابت ہوں تو پھر وہ قابل قدر ہوں گے۔

احتیاط ضروری ہے

یہ ہمارے شاہ صاحب (سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جو مسٹر ساگر چند کے برابر ہی دائیں طرف بیٹھے تھے) جن سے شاید آپ کا اب تعارف ہوگیا ہوگا۔ ان کو میں نے تعلیم عربی کی تکمیل کے لیے مصر میں بھیجا تھا۔ یہ تھوڑے عرصہ کے بعد مصر کو چھوڑ کر شام میں چلے گئے۔ مجھے اس قسم کے حالات نظر آئے کہ ان کا شام میں جانا مضر تھا۔ میں نے ان کو ملامت کے خطوط لکھے اور ان کے ساتھ جو دوسرے صاحب تعلیم کے لیے گئے تھے (یہ دوسرے صاحب جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل سابق لالہ شنکر داس لاہوری ہیں) ان کو لکھا کہ وہ فوراً وہاں جائیں اور ان کو شام سے لے آئیں لیکن اس عرصہ میں جنگ شروع ہوگئی اور وہ وہاں نہ جاسکے اور شاہ صاحب وہیں رہے جب یہ یہاں سے گئے تھے تو ایسی عمر میں گئے تھے کہ صحیح نتائج پر اعلیٰ طریق سے نہ پہنچ سکتے تھے۔ انہوں نے وہاں علمی تحقیقاتیں کیں۔ خدا نے ان کو ذہن رسا دیا تھا علوم میں بہت جلد ترقی کر گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وہاں یہ رتبہ دیا کہ آہستہ آہستہ وہاں کے گورنمنٹ عربی سلطانیہ کالج کے انٹرنل اسسٹنٹ ڈائرکٹر (مدیر داخلیہ) ہو گئے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ یہ کن کن حالات میں سے گزرے اور کن کن خیالات کا ان کو مقابلہ کرنا پڑا۔ یہ جو کچھ بھی تھے بہرحال نسلی طور پر ان پر ہمارا حق تھا کیونکہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ انسان کی پیدائش اس دین پر ہوتی ہے جو خدا نے اس کے لیے پسند کیا۔ مگر اَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ (مسلم کتاب القدر باب کل مولود یولد علی الفطرۃ) بعد میں ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ اسی طرح چونکہ ان کے والدین خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ اس لیے ہمارا ان پر احمدیت کا حق تھا لیکن جب یہ چھ سال کے بعد واپس آئے اور انہوں نے آتے ہی چاہا کہ میرے ہاتھ پر بیعت کریں تو میں نے ان کو روک دیا اور کہہ دیا کہ آپ ابھی ٹھہریں اور صبر کریں اور جو کچھ ہم کہتے ہیں اس پر غور کریں اور جن خیالات پر آپ یہاں سے گئے تھے ان کو سوچیں اگر وہ باتیں اب بھی درست معلوم ہوں تو بعد میں آپ بیعت کرلیں۔ چنانچہ ایک یا ڈیڑھ مہینہ تک سوچتے رہے اور اس کے بعد انہوں نے کہا کہ میں اب کی تحقیقات کے بعد بھی اسی نتیجہ پر قائم ہوں جس پر پہلے تھا اس لیے میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے ان سے بیعت لی۔

کسی عقیدہ پر انسان کو مجبور کرنا اس پر ظلم ہے

درحقیقت یہ انسان پر ظلم ہے کہ اس کو کسی عقیدے پر مجبور کیا جائے اور اس کو موقع نہ دیا جائے کہ وہ خوب غور کرے اور سوچے اور سوچ سمجھ کر کسی عقیدہ کو ترک کرے یا کسی کو قبول کرے اور اس پر قائم رہے۔ اصل میں ایمان تب ہی پیدا ہوتا ہے جب یہ حالت ہو جائے کہ تمام دنیا کی محبتیں اور تمام دنیا کے علاقے اور تمام دنیا کی کششیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہو جائیں۔ ایمان میں پوشیدگی کی ضرورت نہیں۔ اگر کمزور ایمان ہو تو وہ تو شیشے کے برتنوں کی طرح ہے کہ جس کے ہر وقت ٹوٹنے کا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ کچا برتن ایک مصیبت ہے اگر انسان اس مصیبت سے نجات چاہتا ہے تو اس کو آگ میں ڈال دے تا کہ وہ پختہ ہو جائے۔

پس میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنی تحقیقات کو دہرائیں اور دیکھیں کہ جس بات کو آپ نے علمی طور پر صحیح پایا تھا اب اس کے مخالف باتیں سن کر اور علاقوں کی موجودگی اور جذبات کے ابھرنے پر بھی آپ ان کو صحیح پاتے ہیں اور ان پر قائم رہنے کے لیے تیار ہیں یا نہیں؟ اگر اس دوبارہ غور وغوض میں بھی آپ کو یہ نتائج صحیح اور یہ فیصلہ درست معلوم ہو اور آپ اس پر قائم رہنے کی جرأت اپنے اندر پاتے ہوں تو پھر یہ ایک قابل قدر چیز ہوگی۔ جہاں آپ نے پہلا فیصلہ کیا ہے اس ملک میں یہ جذبات اور تعلقات آپ کے آگے نہ تھے۔ اب آپ جب ہندوستان میں آگئے ہیں تو وہ جذبات اور تعلقات بھی پیدا ہوگئے ہیں۔ اس لیے آپ اس فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔ اگر وہ تحقیقات صحیح ثابت ہوں اور آپ اس کے لیے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لیے تیار ہوں۔ تب آپ کی تحقیق آپ کے لیے بھی اور آپ کے دوستوں کے لیے بھی موجب تسلی اور باعث خوشی ہوگی۔ (جاری ہے)

☆...☆...☆

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

سال 2018ء کے دوران جامعہ احمدیہ تنزانیہ سے فارغ التحصیل قرار پانے والے معلمین کی

تقریب تقسیم اسناد

جامعہ احمدیہ تنزانیہ کی سالانہ تقریب تقسیم اسناد برائے سال 2018ء مورخہ 8 جنوری 2019ء کو منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم عبد الرحمان رونڈو متعلم حفظ کلاس کو تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ منظوم کلام میں سے منتخب اشعار عزیزم سلطان جنید متعلم درجہ ثانیہ نے ترنّم کے ساتھ پڑھے اور ان اشعار کا سواحیلی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد جامعہ کی سالانہ کارگزاری رپورٹ مکرم عزیز احمد شہزاد صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے اردو زبان میں پیش کی۔ جامعہ کی تدریس کے ساتھ ساتھ تبلیغ، وقار عمل، امداد مستحقین و مساکین، آمد مرکزی مہمانان، پکنک، علمی و ورزشی مقابلہ جات، سپورٹس ڈے، وقف عارضی اور دیگر امور کی رپورٹ پیش کی گئی۔

اس تعلیمی سال میں چند نئے کام بھی ہوئے جیسے جامعہ کے تعلیمی سال کے آغاز اور اختتام کے مہینوں میں تبدیلی کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جامعہ کا سال جون کی بجائے جنوری سے شروع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اس طرح جامعہ کا یہ تعلیمی سال جنوری 2018ء سے شروع ہو کر دسمبر 2018ء کو اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح جامعہ احمدیہ تنزانیہ کے نئے اکیڈیمک بلاک (Academic Block) کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔ اب جامعہ کی کلاسز اسی بلاک میں ہوتی ہیں۔ یہ بلاک 4/ کلاس رومز پر مشتمل ہے۔ اور ہر کلاس میں 25/ کے قریب طلباء کی گنجائش موجود ہے۔ سالانہ کھیلوں میں بھی ایک نئے مقابلہ ''روک دوڑ'' کا اضافہ ہوا۔ جامعہ کے طلبہ کو امسال وقف عارضی کے دوران 280 بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی۔ اسی طرح جامعہ کے احاطہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص شفقت سے IAAAE کے تحت سولر انرجی سے چلنے والے واٹر پمپ کی تنصیب اور اس واٹر پمپ سے جامعہ اور اس سے منسلک احاطہ، مشن ہاؤسز اور عوام الناس کے لیے پانی کی ترسیل اور فراہمی کا کام ہوا۔ اس واٹر فار لائف (Water for Life) پروجیکٹ کے افتتاح کے موقع پر مکرم و محترم امیر و مشنری انچارج صاحب تنزانیہ اور مکرم اکرم احمدی چیئرمین IAAAE کے ساتھ ساتھ مورو گورو ریجن کے ریجنل کمشنر سمیت اہم حکومتی و سرکاری شخصیات نے شرکت کی۔ اور اس پروگرام کی خبر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں بھی شائع ہوئی۔ امسال مکرم رفیق مبارک میر صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ، چیئرمین IAAAE مکرم اکرم احمدی صاحب اور مرکزی آڈیٹر مکرم مرزا محمود احمد صاحب جامعہ احمدیہ تنزانیہ تشریف لائے اور جامعہ اور اس سے منسلک سکول اور احاطہ کا دورہ کیا۔

اس کے بعد یہی رپورٹ مکرم شمعون جمعہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے سواحیلی زبان میں پیش۔

امسال فارغ التحصیل ہونے والے معلمینِ کرام کی تعداد 8 ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1-HAMISI MSAPA-2-BASHIRUDEEN MASUMBUKO-3-NURUDEEN AMRI-4-ASHRAF RASHEED-5-MUBARK KIBWANA-6-ZUHAIR SAEED 7-MAHMOOD DIEGA-8-MWAREJE MOHAMMAD MAWAREJE

نیز درج ذیل 2 طلباء نے امسال حفظ مکمل کیا۔

1- SULAIMAN LUSEZA -2-ABDUL RAHMAN RUNDO

سال 2018ء میں جامعہ احمدیہ تنزانیہ کو مزید 3 طلباء جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا میں بھجوانے کی بھی توفیق ملی۔

1- ABDUL AZIZ MOHAMMAD-2-BILAL AMRI KALUTA-3-LATIFU KHALFAN MAMBO

سالانہ رپورٹ کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب نے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو اعزازات و اسناد سے نوازا۔ نیز علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے اور کلاسز میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے ......باقی صفحہ نمبر 9 پر......

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 02 اپریل 2017ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ منزہ بتول (واقفۂ نو) کا ہے جو مکرم فضل اللہ طارق صاحب (مربی سلسلہ ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ڈاکٹر سید نیّر احمد (واقف زندگی) جو اس وقت طاہر ہارٹ ربوہ میں کام کر رہے ہیں اور سید توقیر مجتبیٰ صاحب کے بیٹے ہیں، کے ساتھ تین لاکھ پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی اور لڑکے دونوں کے وکیل مکرم حبیب اللہ طارق صاحب اور مکرم سید تاثیر مجتبیٰ صاحب اس وقت یہاں موجود ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ حائقہ احمد بنت مکرم ہمایوں احمد صاحب (مورڈن لندن) کا ہے۔ یہ عزیزم وجاہت کریم (واقف نو) ابن مکرم رافت کریم صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مشعل احمد بنت مکرم سلیم احمد صاحب کا ہے۔ (اس موقع پر حضور انور نے دریافت فرمایا) یہ مِشعل ہے یا مَشعل ہے؟ عرض کیا گیا کہ مِشعل ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: مِشعل ہے تو اس پر لکھا غلط ہوا ہے۔

پھر فرمایا: سلیم احمد صاحب کی یہ بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم طیب رضا (واقف نو) ابن مکرم مرزا محمد رفیق صاحب (لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

بعد ازاں حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عمارہ خان سعید کا ہے جو مکرم بشارت سعید صاحب کی بیٹی ہیں۔ جو سکیورٹی بیت الفتوح کے کارکن ہیں۔ اور یہ نکاح عزیزم وقاص احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب لندن کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس نکاح کے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ صائمہ خان کا ہے جو مکرم محمد احسن خان صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم راحیل احمد ابن مکرم لئیق احمد صاحب جو نائب سیکرٹری ضیافت یوکے ہیں، کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل مکرم محمد انصر خان صاحب یہاں حاضر ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ بریرہ جاوید کا ہے، یہ ایم ٹی اے میں Volunteer ہیں۔ اور مکرم عبد المومن جاوید صاحب کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم عطاء الودود متین ابن مکرم عبد المتین صاحب (سٹن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ اُوز گل احمد بنت مکرم تنویر احمد صاحب (بیلجیم) کا ہے۔ جو عزیزم محمد انصر خان فاروق ابن مکرم محمد عمر خان فاروق صاحب مرحوم (بیلجیم) کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مہرین رفیع بنت مکرم رفیع احمد صاحب کرائیڈن کا ہے۔ جو عزیزم علی عدنان منیر ابن مکرم منیر احمد چوہدری صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ دلہن کے وکیل ان کے چچا چوہدری نذیر احمد صاحب ہیں۔

حضور نے اس نکاح کے فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروایا اور پھر تمام نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی اور ان نکاحوں کے فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

......بقیہ کلام امام الزماں۔۔۔از صفحہ نمبر 1 ...... جو خدا کو ملاتی ہے اور شریعت اسلامی نے اس کی تصویر معمولی نماز میں کھینچ کر دکھلائی ہے تا وہ جسمانی نماز روحانی نماز کی طرف محرک ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے انسان کے وجود کی ایسی بناوٹ پیدا کی ہے کہ روح کا اثر جسم پر اور جسم کا اثر روح پر ضرور ہوتا ہے۔ جب تمہاری روح غمگین ہو تو آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور جب روح میں خوشی پیدا ہو تو چہرہ پر بشاشت ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ انسان بسا اوقات ہنسنے لگتا ہے ایسا ہی جب جسم کو کوئی تکلیف اور درد پہنچے تو اس درد میں روح بھی شریک ہوتی ہے اور جب جسم کھلی ٹھنڈی ہوا سے خوش ہو تو روح بھی اس سے کچھ حصہ لیتی ہے پس جسمانی عبادات کی غرض یہ ہے کہ روح اور جسم کے باہمی تعلقات کی وجہ سے روح میں حضرتِ احدیت کی طرف حرکت پیدا ہو اور وہ روحانی قیام اور رکوع اور سجود میں مشغول ہو جائے کیونکہ انسان ترقیات کے لیے مجاہدات کا محتاج ہے اور یہ بھی ایک قسم مجاہدہ کی ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 223-224)

خطبہ جمعہ

”قیامت کے دن ایک ایسی قوم لائی جائے گی جن کے پاس نیکیاں تہامہ کے پہاڑوں کی مانند ہوں گی لیکن جب انہیں پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال ضائع کر دے گا اور پھر انہیں آگ میں ڈال دے گا... یہ ایسے لوگ ہوں گے جو روزے رکھتے ہوں گے، نمازیں پڑھتے ہوں گے اور رات کو بہت تھوڑا سوتے بھی ہوں گے، نفل بھی پڑھتے ہوں گے لیکن جب کبھی ان کے سامنے حرام پیش کیا جائے گا وہ اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔“

اپنوں نے بھی اگر کوئی ظلم کیا ہے یا غلطی کی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا اور روکا بلکہ اس کا مداوا بھی کیا۔ ان کو دیت بھی ادا کی اور مظلوم کی تسکین کے سامان بہم پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی

اگر فاصلے زیادہ ہیں، سواری نہیں ہے، وقت نہیں ہوتا تو... احمدیوں کو بھی چاہیے کہ اپنے گھروں میں نماز سینٹر بنائیں اور ہمسائے اکٹھے ہو کر وہاں باجماعت نماز پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحابِ رسول ﷺ حضرت طُلَیْب بن عُمَیْر، حضرت سالم مولیٰ ابی حُذَیْفَہ اور حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

مکرم غلام مصطفیٰ اعوان صاحب اور مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نواز صاحب کا ٹھگڑھی کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29/ مارچ 2019ء بمطابق 29/ تبلیغ 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج جن بدری صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سے پہلا ذکر حضرت طُلَیْب بن عُمَیْرؓ کا ہے۔ ان کی کنیت ابو عَدِی تھی۔ ان کی والدہ کا نام اَرْوٰی تھا جو عبد المطلب کی بیٹی تھیں، جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ آپؓ کی کنیت ابو عدی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا اور آپؓ ابتدائی اسلام قبول کرنے والوں میں شامل تھے۔ آپؓ نے اس وقت اسلام قبول کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارِ ارقم میں تھے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 93 ”طُلَیْب بن عُمَیْر“ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء)

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت طُلَیْب بن عُمَیْر دارِ ارقم میں ایمان لائے تھے۔ پھر آپؓ وہاں سے نکل کر اپنی والدہ کے پاس گئے اور انہیں کہا کہ مَیں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کر لی ہے اور اللہ ربُّ العالمین پر ایمان لے آیا ہوں۔ آپؓ کی والدہ نے کہا کہ تمہاری مدد اور تعاون کے زیادہ حقدار تمہارے ماموں کے بیٹے ہی ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ انہوں نے تائید کی۔ بڑا اچھا کیا تم ایمان لے آئے۔ پھر کہنے لگیں کہ خدا کی قسم! اگر ہم عورتوں میں بھی مردوں جیسی طاقت ہوتی تو ہم بھی ان کی پیروی ضرور کرتیں اور ان کی حمایت اور دفاع کرتیں۔ حضرت طُلَیْب نے اپنی والدہ سے کہا پھر آپ اسلام قبول کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیوں نہیں کر لیتیں؟ اب یہ جذبات ہیں آپ کے تو انہوں نے کہا کہ آپ کے بھائی حمزہؓ بھی تو مسلمان ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی بہنوں کا رویہ دیکھ لوں پھر میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں گی۔ حضرت طُلَیْب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے کہتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں اور انہیں سلام کہیں اور ان کی تصدیق کریں اور گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس پر آپ کی والدہ کہنے لگیں کہ میں بھی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کے بعد وہ اپنی زبان کے ساتھ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا کرتی تھیں اور اپنے بیٹے کو بھی آپؐ کی مدد اور اطاعت کا کہا کرتی تھیں۔

(المستدرک علی الصحیحین جلد 3 صفحہ 266 کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر مناقب طُلَیْب بن عُمَیْرؓ حدیث 5047 دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

ان کے بارے میں آتا ہے کہ آپؓ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے کسی مشرک کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی وجہ سے زخمی کیا تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دفعہ عَوف بن صَبْرَۃ سَہْمِی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ حضرت طُلَیْب نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی اٹھائی اور اسے مار کر زخمی کر دیا۔ کسی نے ان کی ماں اَرْوٰی کو شکایت کی کہ آپ دیکھتی نہیں کہ آپ کے بیٹے نے کیا کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ

اِنَّ طُلَیْبًا نَصَرَ ابْنَ خَالِهٖ
وَاسَاهُ فِي ذِي دَمِهٖ وَمَالِهٖ

یعنی طُلَیْب نے اپنے ماموں کے بیٹے کی مدد کی ہے۔ اس نے اپنے خون اور اپنے مال کے ذریعہ اس کی غم خواری کی۔ بعض کے مطابق آپؓ نے جس شخص کو مارا تھا اس کا نام اَبُو اِهَاب بن عَزِیْز دَارمی تھا اور بعض روایات کے مطابق وہ شخص جس کو حضرت طُلَیْبؓ نے زخمی کیا تھا وہ ابولہب یا ابوجہل تھا۔ ایک روایت کے مطابق

جب آپؓ کے حملہ کرنے کے متعلق آپؓ کی والدہ سے شکایت کی گئی تو انہوں نے کہا کہ طُلَیبؓ کی زندگی کا سب سے بہترین دن وہی ہے جس دن وہ اپنے ماموں کے بیٹے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق کے ساتھ آیا ہے۔

(الاصابہ جلد 3 صفحہ 439 طُلَیب بن عُمَیر، دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (المستدرك علی الصحیحین للحاکم جلد 4 صفحہ 57 کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر اروی بنت عبدالمطلب حدیث 6868 دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

حضرت طُلَیبؓ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے مسلمانوں میں شامل تھے لیکن جب حبشہ میں قریش کے مسلمان ہونے کی افواہ پہنچی تو حبشہ سے کچھ مسلمان واپس مکہ تشریف لے آئے۔ حضرت طُلَیبؓ بھی ان میں شامل تھے۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ 169 ذکر ما لقی رسول اللہ ﷺ من قومہ من الاذی، دار ابن حزم بیروت 2009ء)

جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے خیال میں تو بعض مؤرخین ہیں، سب نہیں (جنہوں نے یہ بیان کیا ہے) کہ ابھی ان مہاجرین کو حبشہ میں گئے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ اڑتی ہوئی افواہ پہنچی کہ تمام قریش مسلمان ہو گئے ہیں اور مکہ بالکل امن میں آ گیا ہے۔ چنانچہ بعض لوگ بغیر سوچے سمجھے واپس آ گئے اور پھر پتا لگا کہ خبر جھوٹی ہے۔ اس کی تفصیل مَیں چند ہفتوں پہلے خطبوں میں بیان کر چکا ہوں۔ بہرحال واپس آئے، تو پتا لگا۔ جب حقیقت پتا لگی تو کچھ نے وہاں مکہ کے رئیسوں کی پناہ لی، سرداروں کی پناہ لی اور کچھ واپس چلے گئے کیونکہ وہ تو بالکل جھوٹ تھا اور کیوں یہ افواہ ہوئی تھی اس کا بیان میں پہلے بھی کر چکا ہوں اس لیے یہاں بیان کی ضرورت نہیں ہے۔

بہرحال جب وہ صحابہ اس وجہ سے واپس چلے گئے تھے کہ قریش کے ظلم اور ایذا رسانی جو تھی وہ روز بروز بڑھ رہی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اَور مسلمان بھی خفیہ طور پر آہستہ آہستہ ہجرت کر رہے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ مہاجرین حبشہ کی تعداد 101 تک پہنچ گئی تھی جن میں اٹھارہ خواتین بھی تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت تھوڑے مسلمان رہ گئے تھے۔ اس واپس آنے کے بعد جو دوبارہ ہجرت کی اور اس کے بعد بھی جو مسلمان ہجرت کر کے گئے اسی ہجرت کو مؤرخین ہجرت حبشہ ثانیہ کہتے ہیں۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیین از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے صفحہ 147، 149)

حضرت طُلَیبؓ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپؓ نے حضرت عَبدُاللہ بن سَلَمَہ عَجلَانِی کے ہاں قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طُلَیبؓ اور حضرت مُنذِر بن عَمروؓ کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم فرمایا۔ حضرت طُلَیبؓ نے غزوۂ بدر میں شرکت کی اور آپؓ کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپؓ جنگِ اَجنَادَین میں شامل ہوئے جو جمادی الاولیٰ 13 ہجری میں ہوئی اور اسی جنگ کے دوران 35 سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش کیا۔ اَجنَادَین شام میں واقع ایک علاقے کا نام ہے جہاں 13 ہجری میں مسلمانوں اور اہلِ روم کے درمیان جنگ ہوئی تھی۔ لیکن بعض کے مطابق آپؓ جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 91 طُلَیب بن عُمَیر، دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 94 طُلَیب بن عُمَیر، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء)

(معجم البلدان جلد 1 صفحہ 129 ''اجنادین'' مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت سَالِم مولیٰ ابی حُذَیفَہؓ ہے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور والد کا نام مَعقِل تھا۔ حضرت سالمؓ کے والد کا نام مَعقِل تھا جیسا کہ میں نے کہا۔ ایران کے علاقے اِصطَخَر کے رہنے والے تھے۔ ان کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے اور آپؓ مہاجرین میں بھی شامل ہیں۔ آپؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سَالِمؓ اور مُعاذ بِن مَاعِصؓ کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم فرمایا۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 382-383 سَالِم مولیٰ ابی حُذَیفَہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

حضرت سالِم ثُبَیتَہ بنت یَعَار کے غلام تھے جو حضرت ابوحُذَیفَہ کی بیوی تھیں۔ حضرت ثُبَیتَہ نے حضرت سالمؓ کو سَایِبَہ کرتے ہوئے آزاد کیا تھا۔ اس زمانے میں غلاموں کا عام قانون یہ ہوتا تھا کہ اگر کسی کو آزاد کر دیا جائے اور یہ آزاد شدہ غلام اگر مر جائے تو اس کے مال کے حصہ دار، جو وارث ہوتا تھا وہ آزاد کرنے والا شخص ہوا کرتا تھا اور سَایِبَہ کرتے ہوئے لکھا ہے یعنی آزاد کیا۔ سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جس کا مالک اسے آزاد کر دے اور اس کو فی سبیل اللہ چھوڑ دے۔ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اب اس غلام کے مرنے کے بعد اس کے مال پر آزاد کرنے والے کا کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت سالمؓ کو حضرت ابوحُذَیفَہ نے اپنا مُتَبَنّٰی بنا لیا تھا۔ اس کے بعد آپؓ کو سَالِم بن اَبِی حُذَیفَہ بھی کہا جانے لگا۔ حضرت ابوحُذَیفَہ نے اپنی بھتیجی فَاطِمَہ بنتِ وَلِید سے ان کی شادی بھی کروا دی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 63 ''سَالِم مولیٰ ابی حُذَیفَہ'' دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(ماخوذ از المستدرک علی الصحیحین (مترجم) جلد 4 صفحہ 434 (حاشیہ) اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور 2012ء)

کہا جاتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ مَوَالِیْكُمْ ؕ وَ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ (الاحزاب:6) ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ چاہیے کہ ان لے پالکوں کو ان کے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ فعل ہے اور اگر تم کو معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو (بہرحال) وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور دینی دوست ہیں اور جو تم غلطی سے پہلے کر چکے ہو اس کے متعلق تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن جس بات پر تمہارے دل پختہ ارادہ کر بیٹھے ہوں (وہ قابل سزا ہے) اور اللہ (ہر توبہ کرنے والے کے لیے) بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو اس کے بعد حضرت سَالِم مَولیٰ اَبُوحُذَیفَہؓ کہلانے لگے۔ پہلے ابوحُذَیفَہؓ کے بیٹے کہلاتے تھے لیکن بعد میں جب ان کو آزاد کر دیا تو پھر یہ آزاد کردہ غلام یا دوست بن گئے۔

محمد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوحُذَیفَہؓ اور حضرت سَالِم مَولیٰ ابی حُذَیفَہؓ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو دونوں نے حضرت عَبَّاد بن بِشرؓ کے گھر قیام کیا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 62 ''ابو حُذَیفَہ بن عتبہ'' دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جب اوّلین مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو انہوں نے قبا کے قریب عُصبَہ کے مقام پر قیام کیا۔ حضرت سالِمؓ ان کی امامت کروایا کرتے تھے کیونکہ وہ ان سب سے زیادہ قرآن کریم جانتے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 64 ''سَالِم مولیٰ ابو حُذَیفَہ'' دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

مسعود بن هُنَیدَہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب قبا میں قیام کیا۔ وہاں ایک مسجد دیکھی جس میں صحابہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے اور حضرت سَالِم مولیٰ ابوحُذَیفَہؓ انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 4 صفحہ 233 دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت سَالِمؓ قرآن کریم کے قاری تھے۔ آپؓ ان چار صحابہ میں شامل تھے جن کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرو۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 382 ''سَالِم مولی ابی حُذَیفَہ'' دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2003ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ''علم وفضل میں بھی بعض آزاد شدہ غلاموں نے بہت بڑا رتبہ حاصل کیا۔ چنانچہ سَالِم بن مَعقِل، مَولیٰ اَبِی حُذَیفَہؓ خاص الخاص علماء صحابہ میں سے سمجھے جاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کی تعلیم کے لیے جن چار صحابیوں کو مقرر فرمایا تھا ان میں سے ایک سالِمؓ بھی تھے۔'' (سیرت خاتم النبیین از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 399)

پھر اس بارے میں تاریخ کے مطابق مزید بیان کرتے ہیں کہ ''سَالِم بن مَعقِلؓ..... جو ابوحُذَیفَہؓ بن عُتبَہ کے معمولی آزاد کردہ غلام تھے مگر وہ اپنے علم وفضل میں اتنی ترقی کر گئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چار صحابیوں کو قرآن شریف کی تعلیم کے لیے مسلمانوں میں مقرر فرمایا تھا اور اس معاملہ میں گویا انہیں اپنا نائب بننے کے قابل سمجھا تھا ان میں ایک سالِمؓ بھی تھے۔''

(سیرت خاتم النبیین از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 403)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چار صحابہ سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نمبر ایک، پھر حضرت سَالِم مَولیٰ اَبُوحُذَیفَہؓ، نمبر تین حضرت اُبَیّ بن کَعبؓ اور نمبر چار حضرت مُعَاذ بِن جَبَلؓ۔

(صحیح البخاری کتاب فضائل اصحاب النبی باب مناقب سَالِم مولی ابی حُذَیفَہ حدیث 3758)

ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے میں کچھ دیر ہو گئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر سے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو کہنے لگیں کہ ایک قاری نہایت ہی خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کر رہا ہے اس کی تلاوت سننے لگ گئی تھی جس وجہ سے دیر ہو گئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اوڑھی اور باہر نکل کر دیکھا تو حضرت سالمؓ تلاوت کر رہے تھے۔ اس پر آپؓ نے فرمایا شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ

جس نے تم جیسے قاری کو میری امت میں سے بنایا۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 383 سَالِم مولیٰ ابی حُذَیْفَہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

غزوہ اُحد کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو زخمی ہوئے تو آپؐ کے زخم دھونے کی سعادت بھی حضرت سَالِمؓ کو نصیب ہوئی۔ قَتَادَہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور دانت (جو نچلی اور سامنے کے دانتوں کے درمیان تھے) زخمی ہو گئے تھے۔حضرت سَالِم مولیٰ ابو حُذَیْفَہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم دھو رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ لَیۡسَ لَکَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَیۡءٌ اَوۡ یَتُوۡبَ عَلَیۡہِمۡ اَوۡ یُعَذِّبَہُمۡ فَاِنَّہُمۡ ظٰلِمُوۡنَ۔ (اٰلِ عمران:129) یعنی تیرے پاس کچھ اختیار نہیں خواہ ان پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے یا انہیں عذاب دے۔ وہ بہرحال ظالم لوگ ہیں۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 35 ’’من قتل من المسلمین یوم احد‘‘ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت سالمؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم لائی جائے گی۔ یہ بڑے غور سے سننے والی بات ہے کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم لائی جائے گی جن کے پاس نیکیاں تہامہ کے پہاڑوں (تہامہ جو تھا ساحل عرب کے ساتھ ایک نشیبی علاقہ ہے جو سیناء سے شروع ہو کر عرب کے مغربی اور جنوبی جانب واقع ہے۔ تِہَامہ کے پہاڑوں کا ایک سلسلہ ہے جو خلیج قُلزَم سے شروع ہوتا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ ان کی نیکیاں تہامہ کے پہاڑوں) کی مانند ہوں گی لیکن جب انہیں پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے تمام اعمال ضائع کر دے گا اور پھر انہیں آگ میں ڈال دے گا۔ اس پر حضرت سالمؓ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ ہمیں ایسے لوگوں کی نشاندہی فرمادیں تا کہ ہم انہیں پہچان سکیں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اپنے بارے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں بھی ان میں شامل نہ ہو جاؤں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ایسے لوگ ہوں گے، (غور سے سننے والی بات ہے کہ ایسے لوگ ہوں گے) جو روزے رکھتے ہوں گے، نمازیں پڑھتے ہوں گے اور رات کو بہت تھوڑا سوتے بھی ہوں گے، نفل بھی پڑھتے ہوں گے لیکن جب کبھی ان کے سامنے حرام پیش کیا جائے گا وہ اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس کے باوجود دنیاوی لالچوں میں پڑ جائیں گے اور یہ نہیں دیکھیں گے حرام کیا ہے، حلال کیا ہے۔ اس وجہ سے اللہ ان کے اعمال ضائع کر دے گا۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد 6 صفحہ 851 زیر لفظ تہامہ، دانش گاہ پنجاب لاہور 2005ء)

(معرفة الصحابہ لابی نعیم جلد 2 صفحہ 483 ’’سَالِم مولیٰ ابی حُذَیْفَہ‘‘ حدیث نمبر 3456۔ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2002ء)

حضرت ثَوْبَانؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَیں اپنی امت میں کچھ ایسے لوگوں کے متعلق جانتا ہوں جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں جتنی چمکتی ہوئی نیکیوں کے ساتھ آئیں گے لیکن اللہ عزّ وجل ان کو بے وقعت قرار دے کر ہوا میں بکھیر دے گا۔ اس پر مزید ایک راوی کا ایک بیان ہے۔ ثَوْبَانؓ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ! ہمارے لیے ان کی کوئی نشانی بتا دیں۔ ہمیں ان کے متعلق وضاحت سے بتا دیں تا کہ ہم ان میں سے نہ ہو جائیں اور ہمیں علم ہی نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ہی بھائی ہیں، تمہاری ہی جلدوں کے سے ہیں یعنی تمہاری جنس کے لوگ ہیں، ایسے ہی رنگ ہیں۔ وہ رات کے وقت میں سے عبادت وغیرہ کے لیے بھی ایسے ہی وقت لیتے ہوں گے جیسے تم لیتے ہو، عبادت گزار بھی ہوں گے لیکن وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب اللہ کے محارم کی طرف جاتے ہیں تو اس کی بے حرمتی اور پامالی کرتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر الذنوب حدیث نمبر 4245)

جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، حرام فرمایا ہے ان کو پھر احساس ہی نہیں ہوتا کہ کیا چیز حلال ہے اور کیا حرام ہے اور پھر دنیا ان پر غالب آ جاتی ہے۔ پس یہ ایک مستقل سوچنے والا اور بڑے خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہمیشہ اپنا جائزہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

حضرت عَبْدُ اللّٰہ بِن عُمَرؓ کے بیٹوں کا نام سَالِم، وَاقِد اور عَبْدُ اللّٰہ تھا۔ جو انہوں نے بعض کبار صحابہ کے نام پر رکھے تھے۔ ان میں سے ایک کا نام سَالِم بھی تھا جو سَالِم مولیٰ ابو حُذَیْفَہؓ کے نام پر رکھا گیا۔ سعید بن المُسَیَّبْ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عبد اللّٰہِ بن عُمَرؓ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو میں نے اپنے بیٹے کا نام سَالِم کیوں رکھا ہے؟ کہتے ہیں میں نے عرض کی کہ میں نہیں جانتا۔ اس پر فرمانے لگے کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام حضرت سَالِم مولیٰ ابو حُذَیْفَہؓ کے نام پر سَالِم رکھا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام وَاقِد کیوں رکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ نہیں جانتا تو کہنے لگے حضرت وَاقِدْ بن عبد اللّٰہ یَرْبُوْعِیؓ کے نام پر رکھا ہے۔ پھر پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے بیٹے کا نام عبد اللہ کیوں رکھا ہے۔ جب میں نے کہا کہ نہیں جانتا تو کہنے لگے کہ حضرت عبد اللہ بن رَوَاحَہؓ کے نام پر عبد اللہ رکھا ہے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 4 صفحہ 119 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

تو صحابہ جو بڑے کبار صحابہ تھے ان کی بڑی قدر کیا کرتے تھے اور اپنے بچوں کے نام کسی خاص مقصد سے پرانے بزرگوں کے ناموں پر رکھا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللّٰہ بن عَمروؓ سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ کچھ لوگ گھبرا گئے تھے۔ جنگ کی بڑی شدت ہوئی تو کچھ لوگ گھبرا گئے۔ کہتے ہیں کہ میں اپنا ہتھیار لے کر نکلا تو میری نظر حضرت سَالِم مولیٰ ابی حُذَیْفَہؓ پر پڑی۔ ان کے پاس بھی اپنے ہتھیار تھے۔ چہرے پُر وقار اور سکینت تھی۔ کوئی گھبراہٹ نہیں تھی اور وہ پیش قدمی کر رہے تھے۔ میں نے کہا کہ میں اس نیک آدمی کے پیچھے چلوں گا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور آپؐ کے ساتھ بیٹھ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناراضگی کی حالت میں نکلے اور فرمانے لگے کہ لوگو! یہ کیسی گھبراہٹ اور کیسا خوف ہے! کیا تم اس بات سے عاجز آ گئے کہ جیسی ہمت ان دونوں مومنوں نے دکھائی ہے تم بھی دکھاؤ۔ (التاریخ الکبیر جلد 6 صفحہ 127 باب العین حدیث 8538 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء) کوئی گھبراہٹ نہیں ہونی چاہیے۔ جس طرح کہ حضرت سَالِم اور ساتھ ان کے یہ تھے جنہوں نے عہد کیا اور بغیر کسی گھبراہٹ کے اس کڑے وقت میں بھی باقاعدہ ڈٹے رہے۔

ابنِ اسحاق بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کے ارد گرد علاقوں میں چھوٹے چھوٹے لشکر بھیجے تا کہ وہ ان قبائل کو اسلام کی طرف بلائیں لیکن ان لشکروں کو جنگ کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ تبلیغ کرنے کے لیے بھیجا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ جنگ نہیں کرنی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالدؓ بن ولید کو قبیلہ بَنُو جَذِیْمَہ کی طرف دعوت اسلام کے لیے بھیجا۔ جب انہوں نے حضرت خالد کو دیکھا تو ہتھیار اٹھا لیے۔ حضرت خالدؓ نے ان سے کہا لوگ مسلمان ہو چکے ہیں، اب ہتھیار اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان میں سے ایک شخص جَحْدَم نے کہا کہ میں ہرگز ہتھیار نہیں ڈالوں گا۔ یہ خالد ہے۔ مجھے اعتبار نہیں۔ اللہ کی قسم! ہتھیار ڈالنے کے بعد قید ہونا ہے اور قید ہونے کے بعد گردن اڑایا جانا ہے۔ اس کی قوم کے بعض افراد نے اسے پکڑ لیا اور کہا اے جَحْدَم! کیا تُو چاہتا ہے کہ ہمارا خون بہایا جائے۔ یقیناً لوگوں نے ہتھیار ڈال دیے ہیں اور جنگ ختم ہو چکی ہے۔ پھر انہوں نے اس سے ہتھیار چھین لیے اور خود بھی ہتھیار ڈال دیے۔ جب انہوں نے ہتھیار رکھ دیے تو اس کے بعد پھر حضرت خالدؓ نے ان میں سے بعض کو قتل کر دیا اور بعض کو قیدی بنا لیا اور ہم میں سے ہر آدمی کو اس کا قیدی سپرد کر دیا اور پھر اگلے دن یہ حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ حضرت سالِم مولیٰ ابو حُذَیْفَہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے کہا خدا کی قسم! میں اپنے قیدیوں کو قتل نہیں کروں گا اور نہ ہی میرا کوئی ساتھی ایسا کرے گا۔

ابن ہشام بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی ان میں سے نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام واقعہ بیان کر دیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کیا کسی نے خالدؓ کے اس طرزِ عمل کو ناپسند بھی کیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں آیا کہ اس طرح ہو۔ انہوں نے پوچھا ناپسند کیا تھا؟ انہوں نے عرض کی۔ جی ہاں سفید رنگ کے ایک میانہ قد شخص نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔ خالد نے انہیں ڈانٹا تو وہ خاموش ہو گئے۔ ایک دوسرے آدمی نے جن کا قد طویل تھا اس عمل پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تو خالد نے ان سے بھی جھگڑا کیا۔ دونوں میں تلخ کلامی بھی ہوئی۔ اس پر حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ! میں ان دونوں کو جانتا ہوں۔ ایک میرا بیٹا عبد اللہ ہے اور دوسرے سَالِم مُولیٰ اَبُو حُذَیْفَہؓ ہیں۔ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بلا کر فرمایا کہ ان لوگوں کی طرف جاؤ اور معاملہ دیکھو کہ کیا معاملہ ہوا ہے؟ کیوں ایسا ہوا ہے؟ اور جاہلیت والے معاملے کو اپنے قدموں تلے مسل دو۔ یہ بالکل جہالت کی باتیں ہوئی ہیں۔ اس کو بالکل ختم کر دو۔ چنانچہ حضرت علیؓ اس مال کو لے کر گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیا تھا۔ حضرت علیؓ کو صرف بھیجا نہیں بلکہ بہت سا مال ساتھ دے کر بھیجا تھا اور آپؐ نے ان لوگوں کا جو بھی جانی اور مالی نقصان ہوا تھا اس کی دیت ادا کی۔ مال اس لیے بھیجا تھا کہ غلط طریقے سے جو جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اس کی دیت ادا کی جائے۔ اس کے بعد بھی حضرت علیؓ کے پاس کچھ مال بچ رہا تو آپؓ نے ان لوگوں سے پوچھا کیا کسی جانی اور مالی نقصان کی دیت ادا ہونا رہ گئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ بڑے انصاف سے سب کچھ ہو گیا۔ کچھ نہیں رہا۔ اس پر حضرت علیؓ نے کہا کہ میں پھر بھی اس احتیاط کے ماتحت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہتی ہے یہ مال تمہیں دے دیتا ہوں کیونکہ جو وہ

جانتے ہیں وہ تم لوگ نہیں جانتے۔ چنانچہ آپؓ ان کو یہ مال دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوٹے اور آپؐ کو اس کی اطلاع دے دی کہ اس طرح میں کر آیا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے بخوبی اس کام کو انجام دیا ہے۔ پھر آپؐ نے قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ بلند کر کے تین مرتبہ یہ دعا کی کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِیْدِ۔ کہ اے اللہ! میں اس سے جو خالد بن ولید نے کیا ہے تیرے حضور براءت کا اظہار کرتا ہوں۔

(سیرت ابن ھشام صفحہ 557-558 باب مسیر خالد بن الولید بعد الفتح الیٰ بنی جذیمہ...الخ ۔ دار ابن حزم بیروت 2009ء)(صحیح البخاری کتاب المغازی باب بعث النبی ﷺ خالد بن ولید الی بنی جذیمہ حدیث 4339)

یہ بڑا غلط کام ہوا ہے۔ پس اپنوں نے بھی اگر کوئی ظلم کیا ہے یا غلطی کی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا اور روکا بلکہ اس کا مداوا بھی کیا۔ ان کو دیت بھی ادا کی اور مظلوم کی تسکین کے سامان بہم پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ باوجود اس کے کہ وہ لوگ دشمن بھی تھے جنہوں نے ہتھیار اٹھائے تھے لیکن آپؐ نے پسند نہیں کیا کہ اس طرح ہو۔ یہ تھا آپؐ کے انصاف کا معیار۔

ابراہیم بن حَنْظَلَہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے روز حضرت سالِم مولیٰ ابو حُذَیْفَہؓ سے کہا گیا کہ آپؓ جھنڈے کی حفاظت کریں جبکہ بعض نے کہا کہ ہمیں آپؓ کی جان کا ڈر ہے۔ اس لیے ہم آپؓ کے علاوہ کسی اَور کے سپرد جھنڈا کرتے ہیں۔ اس پر حضرت سالمؓ نے کہا تب تو میں بہت بُرا حامل قرآن ہوں۔ یعنی مجھے تو قرآن کریم کا بڑا علم ہے اور اس علم رکھنے کے باوجود اگر میں اس پر عمل کرنے والا نہیں تو پھر یہ بہت بُری بات ہے یا یہ کہ اگر جان کے خوف سے ایک اہم فریضہ جو ہے اور قرآن کریم کا جو حکم ہے اس سے میں بچنے والا بنوں تو ایسے علمِ قرآن کا پھر کیا فائدہ؟ بہرحال لڑائی کے دوران جب آپؓ کا دایاں ہاتھ کٹ گیا تو آپؓ نے اپنے بائیں ہاتھ میں جھنڈا اٹھائے رکھا اور جب بایاں ہاتھ بھی کٹ گیا تو جھنڈے کو گردن میں دبا لیا اور یہ پڑھنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ (آل عمران:145)۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ۔ (آل عمران:147)۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم محض اللہ کے ایک رسولؐ ہیں اور کتنے ہی نبی تھے جن کے ساتھ مل کر بہت سے رَبّانی لوگوں نے قِتال کیا۔ جب حضرت سالِمؓ گر گئے تو ساتھیوں سے پوچھا کہ ابو حُذَیْفَہؓ کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ شہید ہو گئے ہیں۔ پھر ایک اور آدمی کا نام لے کر پوچھا کہ اس نے کیا کیا تو جواب ملا کہ وہ بھی شہید ہو گئے ہیں۔ اس پر حضرت سالمؓ نے کہا کہ مجھے ان دونوں کے درمیان میں لٹا دو۔ جب آپؓ شہید ہو گئے تو بعد میں حضرت عمرؓ نے ان کی میراث ثُبَیْتَہ بِنتِ یَعَارْ کے پاس بھیجی۔ انہوں نے حضرت سالِمؓ کو آزاد کیا تھا لیکن انہوں نے اس میراث کو قبول نہ کیا اور ساتھ یہ کہا کہ میں نے ان کو سَائِبَہ بنا کر یعنی محض خدا کی راہ میں آزاد کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے ان کی میراث کو بیت المال میں جمع کروا دیا۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 384 سَالِم مولیٰ ابی حُذَیْفَہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

محمد بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ میں جب مسلمان منتشر ہو گئے تو حضرت سالمؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح نہیں کیا کرتے تھے یعنی بھاگ نہیں جایا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے لیے ایک گڑھا کھودا اور اس میں کھڑے ہو گئے۔ اس دن آپؓ کے پاس مہاجرین کا جھنڈا تھا۔ اس کے بعد آپؓ بہادری سے لڑتے لڑتے شہید ہوئے۔ آپؓ جنگِ یمامہ جو 12/ہجری میں ہوئی تھی اس میں شہید ہوئے اور یہ واقعہ حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ طبقات الکبریٰ کا یہ حوالہ ہے۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 64-65 سَالِم مولیٰ ابی حُذَیْفَہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت سَالِمؓ شہید ہوئے تو لوگ کہتے تھے کہ گویا قرآن کا ایک چوتھائی حصہ چلا گیا۔ (المستدرک علی الصحیحین جلد 3 صفحہ 251-252 کتاب معرفۃ الصحابہ باب ذکر مناقب سَالِم مولیٰ ابی حُذَیْفَہ حدیث 5004۔ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء) یعنی جن چار علماء کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا تھا کہ ان سے قرآن سیکھو، ان میں سے ایک چلا گیا۔

اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عِتْبَان بن مالِکؓ۔ حضرت عِتْبَان بن مالِکؓ کا تعلق خزرج کی شاخ بنو سالِم بن عوف سے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے اور حضرت عمرؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق میں شامل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں آپؓ کی بینائی جاتی رہی تھی۔ آپؓ کی وفات حضرت معاویہؓ کے دورِ حکومت میں ہوئی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 415-416 عِتْبَان بن مالک مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں نزول فرمایا تو حضرت عِتْبَان بن مالِکؓ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ آگے بڑھ کر آپؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؐ اُن کے یہاں قیام کریں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو کہ یہ اس وقت مامور ہے یعنی جہاں خدا کا منشا ہو گا وہاں یہ خود بیٹھ جائے گی۔

(سیرت ابن ھشام صفحہ 228-229 اعتراض القبائل لہ تبغی نزولہ عندھا مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 2009ء)(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 267-268)

حضرت عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں اور انصار میں سے میرا ایک پڑوسی بنو اُمَیَّہ بن زَید، (بنو اُمَیَّہ بن زید بستی کا نام ہے) میں رہتے تھے اور یہ مدینہ کے ان گاؤں میں سے ہے جو آس پاس اونچی جگہ پر واقع تھے اور ہم باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتے تھے۔ ایک دن وہ جاتا تھا اور ایک دن میں جاتا تھا اور جب میں جاتا تھا تو میں اس دن کی وحی وغیرہ کی خبریں اس کے پاس لاتا اور جب وہ جاتا تھا تو وہ ایسے ہی کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میرا انصاری ساتھی اپنی باری کے دن گیا اور آ کر میرے دروازے کو زور سے کھٹکھٹایا اور میرے بارے میں پوچھا کیا وہ یہیں ہیں؟ اس پر میں گھبرایا اور باہر نکلا تو اس نے کہا بہت ہی بڑا حادثہ ہوا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ یہ سن کر میں حفصہؓ کے پاس گیا تو دیکھتا ہوں کہ وہ رو رہی ہیں۔ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ کہنے لگیں کہ میں نہیں جانتی۔ پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے کھڑے کھڑے پوچھا کیا آپؐ نے بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ فرمایا نہیں۔ اس پر میں نے کہا اللہ اکبر۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب التناوب فی العلم حدیث 89)

روایات کے مطابق بعض جگہ تفصیل بھی ملتی ہے۔ لمبا واقعہ بیان ہوا ہے کہ ایک مہینے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا تھا اور نہ صرف بیویوں سے بلکہ صحابہ سے بھی علیحدہ ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے یہ تاثر پیدا ہو گیا کہ طلاق دے دی ہے۔ کسی وجہ سے ناراضگی ہے۔ بہرحال جو بھی وجوہات تھیں وہ اَور تھیں لیکن یہ وجہ نہیں تھی۔

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے بخاری کی حدیث کی شرح میں اس بات سے کہ حضرت عمرؓ نے بیان فرمایا کہ ایک دن میں جاتا تھا اور ایک دن میرے دوسرے ساتھی جاتے تھے لکھا ہے کہ ''اگر کسی کو علم سیکھنے کے لیے پوری فراغت نہ ملتی ہو تو وہ کسی کے ساتھ باری مقرر کر سکتا ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عِتْبَانؓ بن مالک انصاری کے ساتھ باری مقرر کی تھی۔ صحابہؓ کے شوق کا اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ کام کاج چھوڑ کر تین چار میل سے آ کر سارا دن اسی کام میں صرف کر دیتے۔''

(صحیح بخاری کتاب العلم باب التناوب فی العلم حدیث 89۔ جلد 1 صفحہ 165 از نظارت اشاعت ربوہ)

لیکن علامہ عینی بخاری کی شرح عمدۃ القاری میں تحریر کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پڑوسی حضرت عِتْبَان بن مالکؓ تھے لیکن صحیح یہ ہے کہ حضرت عمر کے پڑوسی اَوْس بن خَوْلِی تھے۔

(ماخوذ از عمدۃ القاری جلد 20 صفحہ 256 کتاب النکاح باب موعظۃ الرجل ابنتہ بحال زوجھا۔ حدیث 5191۔ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

بہرحال حضرت عمرؓ نے تو اس کی روایت میں جو بیان فرمایا وہی بیان ہوتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عِتْبَان بن مالِکؓ نے جب ان کی بینائی چلی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز باجماعت سے تَخَلُّف کی اجازت چاہی کہ آ نہیں سکتا، مسجد میں نہیں آ سکتا مجھے اجازت دی جائے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ حضرت عِتْبَانؓ نے کہا جی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس کی اجازت نہیں دی۔ یہ مشہور حدیث ہے۔ اکثر پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اس کی کچھ تفصیل بھی ہے۔ صحیح بخاری کی روایت سے پتا چلتا ہے کہ بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عِتْبَانؓ کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ شروع میں منع کیا پھر اجازت دے دی۔ چنانچہ بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عِتْبَان بن مَالِکؓ اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے اور وہ نابینا تھے اور یہ کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسولؐ اللہ! اندھیرا اور سیلاب ہوتا ہے۔ بارش زیادہ ہو جاتی ہے۔ اندھیرا ہوتا ہے۔ نیچے وادی میں پانی بہ رہا ہوتا ہے۔ میں نابینا ہوں۔ اس لیے یا رسول اللہ! میرے گھر میں نماز پڑھیے جسے میں نماز گاہ بناؤں۔ ایک دن حاضر ہوئے اور یہ کہا میرا یہاں آنا مشکل ہو جاتا ہے آپؐ میرے گھر آئیں اور میرے گھر میں، میں نے ایک جگہ بنائی ہے وہاں نماز پڑھ لیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا تم کہاں پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ انہوں نے گھر میں ایک طرف اشارہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد3 صفحہ 415 عِتْبَان بن مالك، دار الكتب العلميه بيروت 1990ء)

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب الرخصة فی المطر و العلة ان یصلی فی رحلہ حدیث 667)

پس اگر خاص حالات میں گھر میں نماز کی اجازت دی تو وہاں بھی باقی روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ لوگوں کو جمع کر کے وہاں نماز پڑھایا کرتے تھے کیونکہ موسم کی سختی کی وجہ سے، راستے کی روک کی وجہ سے لوگ مسجد میں جا نہیں سکتے تھے۔ تو عذر کوئی نہیں۔ اگر بعد میں اجازت دی بھی تھی تو اس لیے کہ وہاں ان کے گھر کے ایک حصہ میں باجماعت نماز ہو۔ چنانچہ اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب صحیح بخاری کی کتاب الاذان کے بَابُ الرُّخْصَةُ فِي الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي رَحْلِهٖ یعنی بارش یا کسی اور سبب سے اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھنے کی اجازت کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام موصوف (یعنی امام بخاری) معذوری کے وہ حالات پیش کر رہے ہیں جن میں باجماعت نماز پڑھنے سے مستثنیٰ کیا جانا چاہیے تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی گھر میں تنہا پڑھنے کی اجازت نہیں دی، (یہ اِذن نہیں دیا کہ گھر میں اکیلے پڑھ لیا کرو) حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حتی الامکان احکام کے نفاذ میں سہولت مدّنظر رکھتے تھے۔ یہی ہوتا تھا کہ دین کے معاملے میں جہاں آسانی پیدا ہوسکتی تھی وہاں آسانی پیدا کی جائے لیکن آپؐ نے ان کو علیحدہ پڑھنے کی اجازت نہیں دی۔ اجازت دی بھی تو اس صورت میں کہ باجماعت پڑھنی ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ حضرت عِتْبَانؓ نابینا تھے۔ راستے میں نالہ بہتا تھا اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ انہوں نے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مانگی تو آپؐ نے انہیں اجازت دی مگر باجماعت نماز پڑھنے کی صورت میں۔ یہ فرمایا کہ باجماعت نماز پڑھو گے تو اجازت ہے۔ پھر آپؓ لکھتے ہیں کہ اگر نماز فریضہ تنہا پڑھی جا سکتی تھی تو آپؐ حضرت عِتْبَانؓ کو معذور سمجھ کر گھر میں تنہا نماز پڑھنے کی ضرور اجازت دیتے۔

(ماخوذ از صحیح بخاری جلد2 صفحہ 66 کتاب الاذان باب الرخصة فی المطر و العلة ان یصلی فی رحلہ حدیث 667۔ از نظارت اشاعت ربوہ)

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہاں بھی اگر فاصلے زیادہ ہیں، سواری نہیں ہے، وقت نہیں ہوتا تو جس طرح کہ کئی دفعہ کہہ چکا ہوں احمدیوں کو بھی چاہیے کہ اپنے گھروں میں نماز سینٹر بنائیں اور ہمسائے اکٹھے ہو کر وہاں باجماعت نماز پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں بعض فوت شدگان کے بارے میں بتاؤں گا جن کا ابھی جنازہ پڑھا جائے گا۔ ان میں سے ایک ربوہ کے مکرم غلام مصطفیٰ اعوان صاحب ہیں۔ 16؍مارچ کو 78؍ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا دیوان بخش صاحب کے ذریعہ سے آئی۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، تقویٰ شعار، ہمدرد، خیر خواہ، خلیق، ملنسار، سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ بڑے دعا گو تھے۔ مہمان نواز تھے۔ غریب پرور تھے۔ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے، نیک، مخلص انسان تھے۔ نظامِ جماعت اور خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ ملازمت کے سلسلے میں یہ سعودی عرب میں بھی رہے اور سعودی عرب میں رہنے کے دوران ان کو نو مرتبہ حج بیت اللہ کی توفیق ملی اور بے شمار مرتبہ عمرے کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کو خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں تعمیراتی کام کرنے کی بھی توفیق ملی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے اور ایک دن اچانک جب آپ کی طبیعت خراب ہوگئی تو ان کو پہلی فکر یہی تھی کہ میں نے حصہ جائیداد ادا کرنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے صحت دی تو فوری طور پر اپنی کچھ جائیداد بیچ کر اپنا حصہ جائیداد ادا کیا۔ ان کے پسماندگان میں ان کی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا احمد مرتضیٰ ہے جو جرمنی میں ہے۔ چار بیٹیاں ہیں۔ دو داماد محمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ زیمبیا ہیں اور جمیل احمد صاحب تبسم مبلغ رشیا ہیں اور بطور واقف زندگی وہاں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم کی بیٹیاں جو ان مبلغین سے بیاہی ہوئی ہیں اور اپنے واقف زندگی خاوندوں کے ساتھ بیرونِ ملک ہیں اور بیرونِ ملک ہونے کی وجہ سے والد کی وفات کے وقت وہاں جا نہیں سکیں اور یہ صدمہ بھی ان کو پردیس میں برداشت کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ ان کو صبر اور حوصلے سے برداشت کی توفیق دے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ اہلیہ محمد نواز صاحب کاٹھگڑھی کا ہے جن کی 15؍مارچ کو وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا تعلق قادیان کے نواحی گاؤں بگول سے تھا۔ ابھی دو سال کی تھیں کہ آپ کے والد کا انتقال ہوگیا اور آپ کے تایا محمد ابراہیم نے ان کی پرورش کی۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ ان کے خاندان میں احمدیت 1903ء میں آئی تھی۔ قیامِ پاکستان کے بعد اپنے تایا کے خاندان کے ساتھ ہجرت کر کے جڑانوالہ آ کر رہائش اختیار کی اور پھر وہاں سے 1981ء میں انہوں نے بچوں کی تعلیم وغیرہ کے لیے ربوہ ہجرت کی اور آخر دم تک ربوہ میں ہی قیام کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چھ بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ ایک بیٹی ان کی چھوٹی عمر میں وفات پا گئی تھیں۔ اپنی اولاد میں سے بچوں کو وقف کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور پھر اولاد در اولاد یہ سلسلہ جاری ہے۔ ان کے بڑے بیٹے رانا فاروق احمد صاحب نظارت دعوت الی اللہ میں مربی سلسلہ ہیں۔ چھوٹے حافظ محمود احمد طاہر جامعہ احمدیہ تنزانیہ میں بطور استاد خدمت بجا لا رہے ہیں۔ والدہ کے جنازے کے لیے پاکستان نہیں جا سکے تھے۔ اسی طرح ایک پوتا مربی سلسلہ ہے۔ ایک نواسہ مربی سلسلہ گھانا میں ہے۔ ایک پوتا اور ایک پوتی حافظ قرآن ہیں اور بہت ساری پوتیوں اور نواسیوں کی شادیاں انہوں نے مربیان میں، واقفین زندگی میں کی ہیں۔

ان کے بیٹے حافظ محمود بیان کرتے ہیں کہ ہمارے والدین ساری زندگی خدمتِ سلسلہ کو ترجیح دیتے رہے اور ہمیں نظام جماعت اور خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھنے اور نماز باجماعت کے پابند بنانے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہتے تھے۔ تبلیغِ احمدیت کا شوق بھی بہت تھا۔ والدہ کی طرف سے ان کی والدہ کے تمام بھائی اور بہنیں غیر احمدی تھے۔ ان کو حتی الوسع تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ اسی تبلیغ کے نتیجہ میں ان کے ایک بھائی عبدالحمید صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور ان کی اولاد بھی اللہ کے فضل سے خادمِ سلسلہ ہے۔ شورکوٹ میں جب یہ تھیں تو 53ء اور 74ء کے حالات جماعت پر بڑے سخت تھے۔ انہوں نے یہ وقت بڑی جرأت اور دلیری سے گزارا اور کسی قسم کا کوئی خوف سامنے نہیں آنے دیا۔ یہ لکھتے ہیں کہ 74ء کی شورش کے دوران ہی، ایک دن گاؤں کے نمبردار کی بیوی ہمارے گھر میں آئی اور نمبردار کا پیغام دیا کہ احمدیوں کے گھروں پر حملہ کرنے کے لیے جلوس آرہا ہے۔ اس لیے مرد باہر کھیتوں میں چھپ جائیں اور عورتیں ہمارے گھر آجائیں مگر ہماری والدہ صاحبہ نے جواب دیا کہ ہم گھر میں ہی رہیں گی خواہ مریں یا جئیں۔ اور انہی دنوں ایک دفعہ ان کے گھر پہ جلوس آ گیا تو گھر میں مرد کوئی نہیں تھا صرف بہنیں تھیں اور ان کی والدہ تھیں۔ یہ کہتے ہیں کہ جلوس باہر تھا۔ ہاتھ میں ایک کلہاڑی لے کر گھر کے صحن میں ٹہلتی رہیں اور باہر سے کسی نے آواز دی کہ ان کے گھر پر حملہ کرو تو انہوں نے اندر سے آواز دی کہ اگر کوئی بھی دیوار پھلانگ کے اندر آیا تو میں تمہارا سر تمہارے جسم سے علیحدہ کر دوں گی اور اسی طرح کروں گی جس طرح حضرت صفیہؓ نے سر اٹھا کے باہر پھینک دیا تھا۔ بہرحال یہ جرأت دیکھ کے مخالفین وہاں سے چلے گئے۔ 71ء میں ان کے ایک بیٹے جو فوج میں تھے جنگی قیدی تھے، فوج میں تھے یا ویسے سرکاری ملازم تھے بہرحال جنگی قیدی تھے۔ تین سال کا عرصہ وہ جنگی قیدی رہے۔ بڑے صبر سے انہوں نے وہ وقت گزارا اور ان کے واپس آتے ہی پہلے انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔ کہتے ہیں ہماری والدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق تھا اور ہمیشہ گھر میں باتیں ہوتی تھیں۔ یہی کہا کرتی تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات سناؤ۔ آخری وقت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی باتیں کرتی تھیں کہ وہ آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی اور نسلوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆...☆...☆

.....بقیہ: تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ تنزانیہ از صفحہ نمبر 04..... والے طلباء میں اعزازات تقسیم کیے۔ اس تقریب میں بعض ریجنل مبلغین بھی شامل ہوئے۔ مکرم امیر صاحب نے ریجنل مشنریز، معزز مہمانان اور اساتذہ و کارکنان جامعہ کو بھی تحائف دیے۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں وقف کی روح اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم و محترم عابد محمود بھٹی صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ تنزانیہ نے مہمان خصوصی اور دیگر معزز مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور تقریب کے اختتام پر مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد مہمانان کی خدمت میں ظہرانہ بھی پیش کیا گیا۔

(رپورٹ: عزیز احمد شہزاد۔ استاذ جامعہ احمدیہ تنزانیہ)

☆...☆...☆

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پیاری امّی جان

مکرمہ امۃ الرشید حبیبہ صاحبہ کی یاد میں

ڈاکٹر محمد احمد۔ مانچسٹر۔ یوکے

میری والدہ محترمہ امۃ الرشید حبیبہ صاحبہ زوجہ حوالدار محمد شفیع صاحب دارالنصر غربی ربوہ حال مانچسٹر 29/ستمبر 2017ء بروز جمعۃ المبارک مانچسٹر (یُوکے) میں وفات پا گئیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صحت والی لمبی زندگی عطا کی اور پورے 84 سال حیات رہیں مگر پھر بھی یوں لگتا ہے کہ امّی جلد چلی گئیں۔

میری امّی متقی، پرہیز گار، نماز روزہ کی پابند، تہجد گزار، ہر صبح باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، صاحبِ رؤیا، دعاگو، قناعت پسند اور نہایت صابر خاتون تھیں جنہوں نے بڑی ہمّت کے ساتھ کئی آزمائشوں کا مقابلہ کیا اور اللہ کے فضل سے ایک اچھے روشن مستقبل کو تعمیر کیا۔ ان آزمائشوں میں پاکستان کے قیام کے وقت ہجرت کرنا اور پھر پاکستان میں حالات کی وجہ سے مستقل ہجرت کر کے برطانیہ آنا بھی شامل ہے۔ اسی طرح میرے والد محترم مکرم محمد شفیع صاحب (ریٹائرڈ حوالدار) مانچسٹر (یُوکے) میں 2009ء میں وفات پا گئے تھے۔ ان کی زندگی بھی ایک مثالی فدائی احمدی، نڈر داعی اور صابر احمدی کا کمال نمونہ تھی۔ والد محترم کا ذکر خیر روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 27/مارچ 2015ء میں شائع ہو چکا ہے۔ میرے والدین کا ازدواجی زندگی کا سفر 65 سال پر محیط تھا۔ میری والدہ نے آٹھ سال کا بیوگی کا عرصہ بہت صبر و تحمل کے ساتھ اپنی بیٹی اور پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کے ساتھ مانچسٹر میں ہی گزارا۔

میری امّی 27 جون 1933ء کو پیدا ہوئیں۔ اُن کا تعلق قادیان کے نزدیکی گاؤں ننگل سے تھا۔ باوجود قادیان کے قریب رہنے کے، ان کے خاندان نے احمدیت قبول نہ کی۔ میری امّی کے والد محترم مہر دین اور والدہ مکرمہ برکت بی بی، دونوں حضرت مسیح موعودؑ کے بابرکت وقت میں قادیان کے قریب ہی موجود تھے۔ میری امّی کی دادی جان نے کئی بار حضرت مسیح موعودؑ کا دیدار کیا تھا جس کا تذکرہ وہ امّی سے کیا کرتی تھیں کہ انہوں نے حضرت صاحب کو صبح سویرے چند آدمیوں کے ساتھ سیر کو جاتے کئی بار دیکھا تھا۔ حضرت صاحب تیز تیز چلا کرتے تھے اور ساتھ کوئی لکھا بھی کرتا تھا۔

امّی کی دادی جان سودا سلف لانے کے لیے اکثر قادیان جایا کرتی تھیں اور آپ کو بھی اپنے ہمراہ لے آتیں۔ کبھی کبھی قادیان میں ننگل سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کو ملنے بھی جایا کرتیں جو حضرت امّاں جانؓ کی ملازمہ تھیں۔ چنانچہ میری امّی کو کئی بار حضرت امّاں جانؓ سے ملنے اور اُن کی باتیں سننے کا شرف بھی حاصل ہو چکا تھا۔ امّی کی دادی کہا کرتی تھیں کہ قادیان میں اس قدر امن، سکون اور ایک ایسی خوشبو ہے جو کہیں اَور نہیں ملتی۔ امّی قریباً پندرہ سال کی تھیں کہ قیامِ پاکستان ہوا اور ہندوستان چھوڑ کر پاکستان کو ہجرت کرنا پڑی اور پھر قادیان آنے جانے کے واقعات بھی خواب ہی بن گئے۔ امّی بتایا کرتی تھیں کہ قادیان آس پاس کے علاقوں سے بہت ہی مختلف تھا۔ قادیان میں عورتیں ایک دوسرے کو سلام کرتیں۔ آپ کے پوچھنے پر دادی بتاتیں کہ وہ اس عورت کو نہیں جانتیں لیکن یہ قادیان کا رواج ہے۔ قادیان کے لوگ قرآن کریم پڑھتے اور نمازوں کے وقت مسجد کی طرف ٹولیوں میں جاتے نظر آتے۔ دکاندار بہت خوش اخلاق اور ایماندار تھے اور قادیان کے لوگ یوں تھے کہ جیسے زمین پر فرشتے ہوں۔

امّی حضرت امّاں جانؓ سے ملاقات کا حال بھی بتایا کرتیں اور بتایا کرتیں کہ مَیں اُن کے پاؤں دباتی۔ وہ ایک تخت پوش پر بیٹھی ہوتی تھیں۔ گھر میں ایک عجیب خوشبو ہوتی تھی۔ کبھی کبھی اُن کے پاس موتیے کے پھول بھی ہوتے تھے۔ حضرت امّاں جان میرے پاؤں دبانے پر مجھے پیار کرتیں۔ دو دفعہ انہوں نے مجھے اپنے ہاتھوں سے کھیر کھلائی اور مجھے دعائیں دیں، میری دادی کو کہا کہ تمہاری پوتی بہت نیک ہے۔ امّی کو حضرت امّاں جانؓ کے گھر کا نقشہ بھی ابھی تک یاد تھا۔ شاید یہ حضرت امّاں جانؓ کی دعائیں ہی تھیں کہ صرف میری امّی کو اپنے سارے خاندان میں سے اکیلے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی اور آپ دنیاوی طور پر بھی سب سے خوشحال زندگی گزارنے والی تھیں۔ امّی کہتی تھیں کہ مَیں ناچیز کس قدر خوش نصیب ہوں جس نے احمدیت کو اپنی زندگی میں دو پی ایچ ڈی ڈاکٹر دیے میرا بیٹا امپیریل کالج لندن سے فزکس ڈاکٹر اور پوتا اوہایو اسٹیٹ یونیورسٹی امریکہ سے الیکٹرانکس کا ڈاکٹر ہے۔ الحمد للہ

امّی بتاتی تھیں کہ تقسیمِ ہند کے بعد پہلے تو خیال تھا کہ ہندوستان کے علاقوں میں رہنے والے مسلمان وہیں رہتے چلے جائیں گے اور جب سکھوں نے حملے شروع کر دیے تو بھی یہی خیال تھا کہ چند دن میں حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ اسی دوران آپ کی شادی کر دی گئی اور آپ بیاہ کر قادیان آ گئیں۔ جب ننگل کے قریبی گاؤں میں قتل عام ہوا اور زیرہ میں بہت سی عورتوں کو قتل کر دیا گیا تو ان حالات میں آس پاس کے دیہات سے ہزارہا لوگ قادیان میں جمع ہو گئے۔ پھر یہاں سے ایک بڑا قافلہ پاکستان کے لیے روانہ ہوا جس میں امّی بھی شامل تھیں۔ یہ قافلہ کئی دن کے سفر کے بعد پاکستان پہنچا۔ اس دوران کئی بار اس کے مختلف حصوں پر سکھ حملہ کرتے اور چیخ و پکار شروع ہو جاتی۔ اسی دوران امّی کے والد کا ایک سکھ دوست اُنہیں ڈھونڈتا ہوا اس قافلہ تک پہنچا اور گڑ اور بھُنے ہوئے چنوں کی ایک بوری اُنہیں دی چنانچہ راستہ میں سب گھر والوں کو تھوڑا سا گُڑ اور مٹھی بھر چنے روزانہ ملتے رہے۔ بارش اکثر ہوتی تھی اور قافلہ میں چلنے والے کیچڑ میں لت پت ہو جاتے۔ جگہ جگہ کچھ زندہ زخمی اور بے شمار لاشیں نظر آتیں۔ ایک نہر لاشوں سے بھری ہوئی نظر آئی۔ ماحول شدید بدبو سے بھرا ہوا تھا۔ بہرحال تھکا دینے والے سفر کے بعد نَو دنوں میں یہ قافلہ ڈیرہ بابا نانک سے ہوتا ہوا پاکستان کے شہر نارووال پہنچا۔

اگرچہ پاکستان میں جان کا خطرہ تو نہیں تھا لیکن بھوک، افلاس، بیماری اور صفائی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے موت کا کھیل جاری رہا۔ ہیضہ کی وبا نے کئی جانیں لے لیں۔ امّی کے ابّا بھی ہیضہ کی وجہ سے وفات پا گئے اور اُن کی موت کی خبر سُن کر امّی کی دادی بھی وفات پا گئیں۔ اس طرح دو جنازے اکٹھے ہو گئے۔ پھر بقیہ خاندان سیالکوٹ چلا آیا اور وہیں ایک قریبی گاؤں میں زمین ان کو الاٹ ہو گئی۔ لیکن وہاں کا پانی بہت خراب تھا اس لیے کچھ عرصہ بعد سب فیصل آباد آ گئے۔ اسی دوران 1952ء میں میرے والد صاحب نے ربوہ میں رہائشی زمین خرید لی۔ وہ پہلے برٹش آرمی میں تھے اور پاکستان بننے کے بعد پاکستانی فوج کا حصہ بن گئے۔ وہ پاکستان کے مختلف شہروں میں متعیّن رہے اور امّی بھی اُن کے ساتھ ہی تھیں۔

امّی نے اگرچہ تین چار کلاسیں پڑھی تھیں لیکن پاکستان میں پہلے بچے کی پیدائش کے بعد دوبارہ تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ پھر آپ نے اپنے بڑے بیٹے کو نہ صرف ابتدائی تعلیم دی بلکہ قرآن کریم بھی پڑھایا اور تیسواں پارہ اُسے زبانی یاد کروایا۔ مختلف مقامات پر قیام کے دوران لوگ اگرچہ احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کی مخالفت تو کرتے لیکن امّی کے چھوٹے سے بچے کی زبانی قرآن کریم سُن کر حیران بھی ہوتے۔ بعض لوگ تو دُشمنی کی انتہا کر دیتے۔ چنانچہ کوئٹہ میں ایک ہمسائے نے امّی کی پالتو مُرغیوں کو اس لیے مار دیا کہ یہ قادیانی کی مُرغیاں ہیں۔ امّی کو بہت صدمہ ہوا۔ کچھ عرصہ بعد اُس ہمسائے کو ایک مصیبت نے گھیر لیا اور اسے تکلیف دہ حالات سے گزرنا پڑا۔ اس پر لوگ برملا کہنے لگے کہ اُس شخص نے مُرغیوں کو مارنے کی سزا پائی ہے۔

میری امّی کو کپڑے پر کروشیا سے کڑھائی کرنے میں بھی مہارت حاصل تھی۔ اس فن پر اُنہیں فوج کی طرف سے بھی کئی انعام ملتے رہے۔ نیز اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اور بابا بُلھے شاہ کے پنجابی کلام کا بہت سا حصہ بھی زبانی یاد تھا۔ وہ اپنی گفتگو میں جب اشعار بھی پڑھتیں تو گفتگو کو چار چاند لگ جاتے۔ کوئٹہ میں قیام کے دوران ایک میجر صاحب کی بیوی (جو سیّد زادی تھیں) میری اُمّی کی بہت عزّت کرتی تھیں۔ جب اُنہیں کسی نے بتایا کہ شوکت کی امّی قادیانی ہیں اس لیے ان سے عزت والا سلوک نہ کیا کریں تو جواباً انہوں نے کہا کہ وہ اعلیٰ اخلاق والی، نرم مزاج، سلیقہ مند اور قرآن کریم پڑھنے والی عورت ہے اور اچھی مسلمان ہے۔ اس واقعہ کے بعد وہ دوسری عورتوں کی موجودگی میں امّی کی نمایاں عزت افزائی کرنے لگیں۔

جب ابّا جان کوئٹہ چھاؤنی میں EME میں مکینک تھے تو بیس کے قریب لوگ آپ کے معاون کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آپ جب جمعہ کی نماز کے لیے کوئٹہ احمدیہ مسجد میں جاتے تو وہاں سے الفضل اخبار اور رسالہ لاہور لے آتے۔ گھر میں بھی پڑھتے اور کام کی جگہ پر بھی لے جاتے۔ کچھ عرصہ بعد کسی بنگالی نے صوبیدار کو اس کی شکایت کی کہ گویا آپ کام کی جگہ پر تبلیغ کرتے ہیں۔ صوبیدار نے بنگالی سے تحریر لکھوا کر کرنل کو شکایت کر دی۔ کرنل نے وضاحت کا نوٹس بھیجا تو آپ بہت پریشان ہوئے کہ کس چیز کی وضاحت! حضرت مصلح موعودؓ کو دعا کے لیے لکھا تو چند روز بعد بہت تسلّی بخش جواب بھی آ گیا۔ پیشی کا دن آیا تو کرنل صاحب نے شکایت ردّ کر دی اور آپ کو صرف اتنا کہا کہ جماعت کا لٹریچر یا اخبار گھر پر رکھا کریں، کام کی جگہ صرف کام ہونا چاہیے۔

کچھ دن بعد بنگالی سپاہی نے ابّا جان کو بتایا کہ مَیں نے تو باتوں باتوں میں صوبیدار سے بات کی تھی لیکن اُس نے اس کو باقاعدہ شکایت والا معاملہ بنا دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صوبیدار کی بھی جواب طلبی جلد ہی ہو گئی۔ چند ہفتے گزرے تھے کہ صوبیدار کو گاؤں سے خط ملا کہ زمین کے تنازعے پر پورے خاندان میں جھگڑا شروع ہے اور عدالتی کارروائی شروع ہونے والی ہے۔ اس پر اسے فوج کی نوکری چھوڑنا پڑی اور پورا خاندان گاؤں چلا گیا۔

امّی کو کھانے پکانے کا کافی شوق تھا اور وہ ہر قسم کے کھانے پکا لیتی تھیں۔ 1965ء میں ابّا جی کے تحت فوج میں قریباً بیس بنگالی افراد کام کرتے تھے۔ وہ غریب لوگ تھے اور اُن کو عام طور پر پسند نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن میری امّی اُن کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتی تھیں۔ اُنہیں اردو سکھاتی تھیں اور اُن سے بنگالی زبان اور بنگالی کھانے بنانا سیکھتی تھیں۔ ایک بنگالی عورت نے امّی سے کہا کہ میرے خاوند کی ترقی کے لیے دعا کریں جو آٹھ سال سے ایک ہی عہدے پر ہے۔ امّی نے اُس کے سامنے حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کے لیے خط لکھا تو کچھ ہی عرصہ میں وہ بنگالی ترقّی پا کر مشرقی پاکستان کے کسی مقام پر چلا گیا۔ وہ بنگالی عورت بہت خوش تھی اور کہتی تھی کہ آپ کا پیر بہت اللہ والا ہے۔

1965ء میں پہلی جنگ رَن کچھ میں ہوئی۔ کوئٹہ سے جو فوجی دستہ بھیجا گیا اُس میں ابّا جان بھی بطور مکینک شامل ہوئے۔ فاتح کے طور پر یہ یونٹ واپس کوئٹہ آئی۔ ستمبر میں دوسری جنگ شروع ہوئی تو ابّا جان کی یونٹ کو کھیم کرن محاذ پر بھیجا گیا۔ یہاں بھی فتح ہوئی۔ لوگ کہتے تھے محمد شفیع کی دعائیں یونٹ کے ساتھ تھیں۔ یہ رات دن درود شریف پڑھتا تھا اور دعائیں کرتا تھا۔ اسی جنگ کے دوران میرے بھائی کو میجر صاحب کے گھر میں چوٹ آ گئی۔ چند دن کے بعد ابّا جان کا میدانِ جنگ سے لکھا ہوا خط امّی کو ملا کہ جس میں ایک خواب کے حوالہ سے بچوں کا خیال رکھنے کا ذکر تھا۔ یہ خط دیکھ کر میجر صاحب کی اہلیہ بہت حیران ہو کر کہنے لگیں کہ محمد شفیع اللہ کا بندہ ہے، اسے سب نظارہ خواب میں دکھا دیا گیا جو یہاں واقع ہوا ہے۔

1965ء کی جنگ ختم ہونے پر ابّا جان کو تمغے اور اسناد ملیں نیز تنخواہ میں بھی اضافہ ہوا۔ امّی نے تنخواہ کی اضافی رقم سے بچت کر کے فیصل آباد میں اپنے رشتہ داروں کے علاقہ میں ایک مکان خرید لیا۔ یہ اُن کی کفایت شعاری کی ایک مثال ہے۔

ابّا جان کوئٹہ کے بعد لاہور میں متعیّن رہے اور پھر 1969ء میں فوج سے ریٹائرڈ ہو کر فیصل آباد میں اپنے مکان میں شفٹ ہو گئے۔

ربوہ کے پلاٹ پر مکان تعمیر کرنے کے لیے رقم درکار تھی۔ اس لیے امّی نے کرسیوں اور پیڑھیوں کی بنائی کا کام دوسروں کو سکھایا اور اس طرح کچھ آمد پیدا کی۔ اس پر کسی نے امّی سے پوچھا کہ آپ کو کتنے ہُنر آتے ہیں؟ آپ نے اُسے بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک کی تھی کہ احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ ہنر سیکھنے چاہئیں اس لیے احمدیوں کو دوسرے احمدیوں کو ہنر سکھانے چاہئیں۔

1971ء کی جنگ شروع ہوئی تو میرے بڑے بھائی شوکت حسین صاحب پاکستان نیوی میں تھے اور پاکستان نیوی کے سب سے بڑے جہاز 'پی این ایس بابر' پر تعینات تھے۔ ایک روز اطلاع ملی کہ بھارتی آبدوزوں نے پاکستانی جنگی جہاز بابر غرق کر دیا ہے اور اُس پر موجود عملہ کا کوئی فرد بھی زندہ نہیں بچا ہے۔ سب رشتہ دار اور محلّہ والے فکرمند تھے۔ ابّا جان کراچی میں نیوی کے ہیڈ کوارٹر سے اطلاع ملنے کا انتظار کر رہے تھے۔ اسی اثنا میں بھائی صاحب کا خط کراچی سے آیا کہ مَیں کراچی میں ہوں۔ جہاز بابر کی روانگی کے وقت مَیں دیر سے پہنچا اور جہاز روانہ ہو چکا تھا اور اب مَیں دوسرے جہاز 'پی این ایس جہانگیر' کے ذریعہ مشرقی پاکستان جا رہا ہوں۔

ایک خوشی بھی تھی اور فکر بھی تھی کہ ......باقی صفحہ نمبر 16 پر......

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات، اعداد و شمار کے آئینہ میں

(سال 2003ء تا حال)

(اویس احمد نصیر ۔مربی سلسلہ لائبریری جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16 نومبر 2018ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں اپنے دورہ جات کے تین بڑے فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

’’تین بڑے فائدے تو یہ ہیں کہ ان ملکوں کے پڑھے لکھے طبقے اور اثر و رسوخ والے لوگوں سے رابطہ ہو جاتا ہے، ملاقاتوں کی صورت میں بھی اور مساجد کے افتتاح یا ریسپشن وغیرہ میں۔ دوسرے میڈیا کے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کا تعارف اور حقیقی تعلیم لوگوں کے علم میں آجاتی ہے اور تیسری بڑی بات یہ ہے کہ افراد سے، افرادِ جماعت سے ذاتی رابطہ اور تعارف ہوتا ہے اور اس کے نتیجہ میں ان کے ایمان و اخلاص اور جو تعلق ہے مودّت و اخوت کا، محبت اور بھائی چارے کا اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ خلیفۂ وقت اور افرادِ جماعت کے آپس میں براہ راست ملنے، دیکھنے، سننے سے غیر معمولی تبدیلی بھی پیدا ہوتی ہے اور جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ پھر ان حالات کے مطابق جو ان ملکوں میں ہوتے ہیں براہ راست خطبات میں ان سے باتیں بھی ہو جاتی ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ 16 نومبر 2018ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 7 دسمبر 2018ء تا 13 دسمبر 2018 ص 5)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں جب پیارے آقا کے گزشتہ 15 سالوں پر پھیلے ہوئے دورہ جات کی الفضل میں شائع ہونے والی رپورٹس پر نظر ڈالی تو ایک حیرت انگیز دلفریب نورانی منظر میں کھو گیا اور میری نظروں کے سامنے ایک منظر کے بعد دوسرا منظر یوں ابھرتا چلا گیا جیسے ایک روحانی کائنات سے دوسری خوبصورت کائنات خود بخود پھوٹ رہی ہو۔ ہر رپورٹ ایک ایسے منظر کی عکاسی کر رہی ہے جس کے حسن کو کسی طرح بھی اعداد و شمار میں ڈھالنے کی ہر کوشش ایسی ہی بے بس نظر آتی ہے جیسے حسن یوسف کے سامنے الفاظ بے بس ہوتے چلے جاتے ہیں۔

کل عالم میں پھیلی مختلف قوموں، مختلف ملکوں، مختلف باشندوں، مختلف رنگوں، مختلف زبانوں اور مختلف طبقات انسانی کی ان گنت حسین کہکشاؤں میں خلیفۃ المسیح کا جھلملاتا مسکراتا نورانی چہرا دل پر عجیب سحر کرتا چلا جاتا ہے۔ ہر دل گواہی دیتا ہے کہ نہیں یقیناً یہ جادو نہیں بلکہ افق تا افق پھیلی برکاتِ اور انوارِ خلافت کی وہ روحانی اور آسمانی کشش ہے جو کُل عالم کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ گویا خلافتِ احمدیہ کے منصب پر فائز وہ باشاہ ہے جو حقیقی معنوں میں کُل عالم کے دلوں پر حکمرانی کر رہا ہے۔

کیمرہ کی آنکھ بہت محدود عکاسی کرتی ہے سامنے پھیلے ہوئے بے کراں نظاروں میں سے وہ چند ایک کا احاطہ کرتا ہے اور اسی تصویر کی مدد سے تمام نظاروں کا تصور کیا جاسکتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ جب بیرونی سفروں پر جاتے ہیں تو برکات، نصرتِ الٰہی، معجزات اور مصروفیت کا ایک جہاں ہوتا ہے۔ کچھ معاملات تو اعداد و شمار کی مدد سے بیان کیے جاسکتے ہیں اور کیے جاتے ہیں مگر ان کے حقیقی اثرات صرف وہی جانتے ہیں جو اس عالمِ کیف سے گزرتے ہیں۔ اس لئے مندرجہ ذیل رپورٹس اور بیانات کو بھی اسی پس منظر میں سمجھنا چاہیے۔ خاکسار نے اگلے صفحات میں الفضل انٹرنیشنل کے شماروں میں سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفروں کے پرکشش نظاروں کو خلاصہ کی شکل میں یکجا کرنے کی کوشش کی تو ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک وسیع و عریض سمندر کے چند قطرے ہیں اور ایک عظیم الشان روحانی مائدہ کے چند لقمے ہیں یا کل عالم پر پھیلے ایک روحانی گلستان کے چند پھول ہیں یا ایک عظیم الشان شجر طیبہ کی چند شاخیں ہیں جس کی ثمر آور اور صدا بہار سرسبز شاخوں سے تمام انسانیت کا ہر طبقہ لطف اندوز ہو رہا ہے۔ اس وقت میری کیفیت تو صرف ایک ایسے نقشہ نویس کی سی ہے جو باوجود اپنی کوتاہ قلمی کے کسی دلکش ملک کا نقشہ کاغذ پر کھینچنے کی بھرپور کوشش کے بعد بھی پریشان ہو کہ کہیں لوگ میری کوتاہ قلمی کی وجہ سے اس ملک روحانی کی ایک جھلک کو سمجھ بھی پائیں گے یا نہیں۔

الٰہی ہمیں تو فراست عطا کر
خلافت سے گہری محبت عطا کر
ہمیں دُکھ نہ دے کوئی لغزش ہماری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

☆...☆...☆

دورہ جات کا مجموعی جائزہ

کل دورہ جات:........................ 109

کل ممالک:........................ 29

کل ایام دورہ جات:........................ 1071

کل مساجد کا سنگ بنیاد:........................ 42

کل مساجد کا افتتاح:........................ 103

با اثر اور پڑھے لکھے لوگوں سے ملاقات:........................ 14237

احمدی احباب سے ذاتی ملاقات:........................ 190692

☆...☆...☆

مجموعی جائزہ (سال وار)

نمبر شمار	سال	کل دورے	کل ایام	مساجد کا افتتاح	مساجد کا سنگ بنیاد	اثر و رسوخ والے لوگوں سے ملاقات	احمدی احباب سے ملاقات
1	2003ء	2	19	1	رپورٹس میں کسی مسجد کے سنگ بنیاد کا ذکر نہیں۔	رپورٹس میں ملاقات کا ذکر نہیں	7937
2	2004ء	14	139	26	5	533	28217
3	2005ء	13	177	7	12	1246	37818
4	2006ء	10	81	3	2	304	8474
5	2007ء	4	29	3	1	7	2839
6	2008ء	12	90	19	رپورٹس میں کسی مسجد کے سنگ بنیاد کا ذکر نہیں	1965	37529
7	2009ء	6	25	رپورٹس میں کسی مسجد کے افتتاح کا ذکر نہیں	1	24	1442
8	2010ء	7	51	1	2	375	3094
9	2011ء	8	66	7	4	553	6440
10	2012ء	8	80	8	3	1368	15611
11	2013ء	8	96	6	2	2212	12584
12	2014ء	2	25	3	2	873	2470
13	2015ء	4	45	4	4	1764	4618
14	2016ء	4	78	6	2	2491	10020
15	2017ء	2	28	3	2	440	4730
16	2018ء	5	42	6	رپورٹس میں کسی مسجد کے سنگ بنیاد کا ذکر نہیں	82	6869
میزان		109	1071	103	42	14237	190692

مجموعی جائزہ (ملک وار)

نمبر شمار	نام ملک	کُل دورے	کل ایام دورہ جات	مساجد کا افتتاح	مساجد کا سنگ بنیاد	اثر و رسوخ والے لوگوں سے ملاقات	احمدی احباب سے ملاقات
1	جرمنی	24	331	39	26	4743	55020
2	بیلجیم	13	34	1	1	262	1694
3	ہالینڈ	14	69	–	1	342	3061
4	فرانس	6	32	1	–	12	1394
5	کینیڈا	6	132	5	3	3748	50525

6	گھانا	2	21	15	2	157	4583
7	امریکہ	4	47	8	-	984	18736
8	جاپان	3	25	1	-	433	671
9	بورکینافاسو	1	21	3	-	59	778
10	بینن	2	12	2	1	434	981
11	نائجیریا	3	16	6	-	164	761
12	سوئٹزرلینڈ	2	11	-	-	17	1424
13	سپین	3	43	1	1	137	1140
14	کینیا	1	13	2	2	134	55
15	تنزانیہ	1	10	2	-	26	492
16	یوگینڈا	1	9	2	1	11	30
17	ڈنمارک	3	15	-	-	166	928
18	سویڈن	2	23	1	-	225	1889
19	ناروے	2	15	1	-	129	2242
20	ماریشس	1	14	-	1	60	2345
21	انڈیا	2	52	6	-	1144	30279
22	سنگاپور	2	17	-	-	132	3333
23	آسٹریلیا	2	44	2	-	426	5478
24	فجی	1	10	-	-	26	849
25	نیوزی لینڈ	2	14	1	-	202	879
26	اٹلی	1	10	-	-	8	322
27	آئرلینڈ	2	16	1	1	26	687
28	یوکے	2	12	3	2	7	26
29	گوئٹے مالا	1	3	-	-	23	90
میزان		109	1071	103	42	14237	190692

دورہ جات کا اجمالی خاکہ (سال وار)

دورہ جات 2003ء

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	ماہنامہ تحریک جدید	کتنے دن قیام فرمایا
1	1۔جرمنی	20 تا 31 اگست 2003	ماہنامہ تحریک جدید جنوری 2015ء صفحہ 23	12
2	2۔فرانس	یکم تا 7 ستمبر 2003	ماہنامہ تحریک جدید جنوری 2015ء صفحہ 24	7

دورہ جات 2004ء

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
3	1۔گھانا	13 تا 25 مارچ 2004	26 مارچ 2004 تا 2 اپریل 2004	13
4	2۔بورکینافاسو	25 مارچ تا 4 اپریل 2004	2 اپریل 2004 تا 23 اپریل 2004	21
5	3۔بینن	4 تا 11 اپریل 2004	23 اپریل 2004 تا 14 مئی 2004	8
6	4۔نائجیریا	11 تا 13 اپریل 2004	14 مئی 2004 تا 28 مئی 2004	3
7	5۔بیلجیم	15 مئی 2004	4 جون 2004	1
8	6۔جرمنی	16 مئی تا 2 جون 2004	4 جون 2004 تا 25 جون 2004	18
9	7۔ہالینڈ	2 تا 7 جون 2004	25 جون 2004	6
10	8۔کینیڈا	21 جون تا 5 جولائی 2004	2 جولائی 2004 تا 23 جولائی 2004	15
11	9۔جرمنی	16 اگست تا یکم ستمبر 2004	3 ستمبر 2004 تا 24 ستمبر 2004	17
12	10۔سوئٹزرلینڈ	یکم تا 7 ستمبر 2004	24 ستمبر 2004 تا 8 اکتوبر 2004	7
13	11۔بیلجیم	7 تا 13 ستمبر 2004	8 اکتوبر 2004 تا 22 اکتوبر 2004	7
14	12۔ہالینڈ	13 تا 15 ستمبر 2004	22 اکتوبر 2004	3
15	13۔یوکے برمنگھم+ سکنتھورپ	30 ستمبر تا یکم اکتوبر 2004	5 نومبر 2004	2
15	13۔یوکے بریڈفورڈ	2 اکتوبر 2004	5 نومبر 2004	1
15	13۔یوکے۔ہارٹلےپول +ہڈرزفیلڈ	3 اکتوبر 2004	5 نومبر 2004 تا 12 نومبر 2004	1
15	13۔یوکے۔سکاٹ لینڈ	5 تا 8 اکتوبر 2004	12 نومبر 2004	4
15	13۔یوکے گلاسگو	8 اکتوبر 2004	12 نومبر 2004	1
15	13۔یوکے۔مانچسٹر	8 اکتوبر 2004	12 نومبر 2004	1
16	14۔فرانس	22 تا 31 دسمبر 2004	14 جنوری 2005 تا 11 فروری 2005	10

دورہ جات 2005ء

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
17	1۔سپین	یکم تا 15 جنوری 2005	4 فروری 2005 تا 25 فروری 2005	15
18	2۔فرانس	16،17 جنوری 2005	25 فروری 2005	2
19	3۔کینیا	26/اپریل تا 8 مئی 2005	13 مئی 2005 تا 3 جون 2005	13
20	4۔تنزانیہ	8 تا 17 مئی 2005	3 جون 2005 تا 24 جون 2005	10
21	5۔یوگینڈا	17 تا 25 مئی 2005	24 جون 2005 تا یکم جولائی 2005	9
22	6۔کینیڈا	4 جون تا 6 جولائی 2005	17 جون 2005 تا 19 اگست 2005	33
23	7۔جرمنی	22 اگست تا 6 ستمبر 2005	16 ستمبر 2005 تا 14 اکتوبر 2005	16
24	8۔ڈنمارک	6 تا 11 ستمبر 2005	14 اکتوبر 2005 تا 21 اکتوبر 2005	6
25	9۔سویڈن	11 تا 19 ستمبر 2005	21 اکتوبر 2005 تا 4 نومبر 2005	9
26	10۔ناروے	19 تا 25 ستمبر 2005	4 نومبر 2005 تا 11 نومبر 2005	7
27	11۔ہالینڈ	26 تا 30 ستمبر 2005	11 نومبر 2005 تا 18 نومبر 2005	5
28	12۔ماریشس	27 نومبر تا 10 دسمبر 2005	9 دسمبر 2005 تا 6 جنوری 2006	14
29	13۔انڈیا	11 دسمبر 2005 تا 17 جنوری 2006	13 جنوری 2006 تا 24 مارچ 2006	38

دورہ جات 2006ء

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
30	1۔سنگاپور	4 تا 10 اپریل 2006	28 اپریل 2006 تا 5 مئی 2006	7

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
31	2۔آسٹریلیا	10 تا 25 اپریل 2006	5 مئی 2006 تا 2 جون 2006	16
32	3۔فجی	25 اپریل تا 4 مئی 2006	9 جون 2006 تا 16 جون 2006	10
33	4۔نیوزی لینڈ	4 تا 8 مئی 2006	23 جون 2006 تا 30 جون 2006	5
34	5۔جاپان	8 تا 15 مئی 2006	30 جون 2006	8
35	6۔بیلجیم	3 تا 5 جون 2006	23 جون 2006 تا 7 جولائی 2006	3
36	7۔جرمنی	5 تا 17 جون 2006	7 جولائی 2006 تا 14 جولائی 2006	11
37	8۔ہالینڈ	17 تا 20 جون 2006	14 جولائی 2006	4
38	9۔بیلجیم	18 دسمبر 2006	5 جنوری 2007	1
39	10۔جرمنی	19 دسمبر 2006 تا 3 جنوری 2007	5 جنوری 2007 تا 16 فروری 2007	16

دورہ جات 2007ء

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
40	1۔ہالینڈ	3 تا 7 جنوری 2007	16 فروری 2007	5
41	2۔فرانس	18 تا 20 اگست 2007	7 ستمبر 2007	3
42	3۔ہالینڈ	20 تا 25 اگست 2007	7 ستمبر 2007	6
43	4۔جرمنی	25 اگست تا 8 ستمبر 2007	7 ستمبر تا 12 اکتوبر 2007	15

دورہ جات 2008ء

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
44	1۔غانا	15 تا 22 اپریل 2008	9 مئی 2008 تا 30 مئی 2008	8
45	2۔نائجیریا	22 تا 23 اپریل 2008	30 مئی 2008 تا 6 جون 2008	2
46	3۔بینن	23 تا 26 اپریل 2008	6 جون 2008 تا 13 جون 2008	4
47	4۔نائجیریا (نمبر 45 اور 47 ایک ہی دورہ)	26 اپریل تا 06 مئی 2008	13 جون 2008 تا 11 جولائی 2008	11
48	5۔امریکہ	16 تا 24 جون 2008	18 جولائی تا 22 اگست 2008	9
49	6۔کینیڈا	24 جون تا 6 جولائی 2008	22 اگست 2008 تا 26 ستمبر 2008	13
50	7۔جرمنی	13 تا 26 اگست 2008	5 ستمبر 2008 تا 14 نومبر 2008	14
51	8۔فرانس	8 تا 11 اکتوبر 2008	24 اکتوبر 2008 تا 14 نومبر 2008	4
52	9۔ہالینڈ	11 تا 15 اکتوبر 2008	14 نومبر 2008 تا 28 نومبر 2008	5
53	10۔جرمنی	15 تا 18 اکتوبر 2008	28 نومبر 2008 تا 12 دسمبر ...2 جنوری 2009ء	4
54	11۔بیلجیم	18 تا 19 اکتوبر 2008	2 جنوری 2009 تا 9 جنوری 2009	2
55	12۔انڈیا	22 نومبر تا 5 دسمبر 2008	19 دسمبر 2008 تا 30 جنوری 2009	14

دورہ جات 2009ء

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
56	1۔بیلجیم	10 تا 11 اگست 2009	4 ستمبر 2009 تا 11 ستمبر 2009	2
57	2۔جرمنی	11 تا 18 اگست 2009	11 ستمبر 2009 تا 2 اکتوبر 2009	8
58	3۔ہالینڈ	18 تا 19 اگست 2009	2 اکتوبر 2009	2
59	4۔بیلجیم	12 تا 14 دسمبر 2009	یکم جنوری 2010 تا 8 جنوری 2010	3
60	5۔جرمنی	14 تا 21 دسمبر 2009	8 جنوری 2010 تا 26 فروری 2010	8
61	6۔ہالینڈ	21 تا 22 دسمبر 2009	26 فروری 2010	2

دورہ جات 2010ء

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
62	1۔فرانس	27 تا 29 مارچ 2010 23 تا 25 اپریل 2010	7 مئی 2010 9 تا 16 جولائی 2010	6
63	2۔سپین	29 مارچ تا 11 اپریل 2010	7 مئی 2010 تا 21 مئی 2010	14
64	3۔اٹلی	11 تا 20 اپریل 2010	21 مئی 2010 تا 18 جون 2010	10
65	4۔سوئٹزرلینڈ	20 تا 23 اپریل 2010	18 جون 2010 تا 9 جولائی 2010	4
66	5۔بیلجیم	19 تا 20 جون 2010	9 جولائی 2010	2
67	6۔جرمنی	21 تا 28 جون 2010	30 جولائی 2010 تا 24 ستمبر 2010	8
68	7۔آئرلینڈ	14 تا 20 ستمبر 2010	یکم اکتوبر 2010 تا 5 نومبر 2010	7

دورہ جات 2011ء

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
69	1۔بیلجیم	11 تا 12 جون 2011	24 جون 2011 تا یکم جولائی 2011	2
70	2۔جرمنی	12 جون تا 2 جولائی 2011	یکم جولائی 2011 تا 14 اکتوبر 2011	21
71	3۔ہالینڈ	2 تا 4 جولائی 2011	14 اکتوبر 2011	3
72	4۔جرمنی	12 تا 26 ستمبر 2011 3 تا 9 اکتوبر 2011 10 تا 11 اکتوبر 2011	7 اکتوبر 2011 تا 25 نومبر 2011 30 دسمبر 2011 تا 13 جنوری 2012 20 جنوری 2012	15+7+2
73	5۔ناروے	26 ستمبر 2011 تا 3 اکتوبر 2011	25 نومبر 2011 تا 30 دسمبر 2011	8
74	6۔ڈنمارک	9 تا 10 اکتوبر 2011	13 جنوری 2012 تا 20 جنوری 2012	2
75	7۔ہالینڈ	11 تا 15 اکتوبر 2011	20 جنوری 2012 تا 27 جنوری 2012	5
76	8۔بیلجیم	15 اکتوبر 2011	27 جنوری 2012	1

دورہ جات 2012ء

نمبر شمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
77	1۔ہالینڈ	14 تا 22 مئی 2012	8 جون 2012 تا 13 جولائی 2012	9
78	2۔جرمنی	22 مئی تا 5 جون 2012	13 جولائی 2012 تا 7 ستمبر 2012	15
79	3۔بیلجیم	5 جون 2012	7 ستمبر 2012	1
80	4۔امریکہ	16 جون تا 3 جولائی 2012	20 جولائی 2012 تا 21 ستمبر 2012	18
81	5۔کینیڈا	3 تا 18 جولائی 2012	21 ستمبر 2012 تا 19 اکتوبر 2012	16
82	6۔ہالینڈ	یکم تا 3 دسمبر 2012	21 دسمبر 2012	3
83	7۔بیلجیم	3 تا 4 دسمبر 2012	21 دسمبر 2012 تا 4 جنوری 2013	2

نمبرشمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
84	8۔جرمنی	4 تا 19 دسمبر 2012	4 جنوری 2013 تا 8 مارچ 2013	16

دورہ جات 2013ء

نمبرشمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
85	1۔سپین	26 مارچ تا 8 اپریل 2013	12 اپریل 2013 تا 10 مئی 2013	14
86	2۔امریکہ	4 تا 15 مئی 2013	24 مئی 2013 تا 28 جون 2013	2
87	3۔کینیڈا	15 تا 27 مئی 2013	28 جون 2013 تا 20 ستمبر 2013	13
88	4۔جرمنی	22 جون تا 3 جولائی 2013	5 جولائی 2013 تا 11 اکتوبر 2013	12
89	5۔سنگاپور	21 تا 30 ستمبر 2013	11 اکتوبر 2013 تا یکم نومبر 2013	10
90	6۔آسٹریلیا	یکم تا 28 اکتوبر 2013	یکم نومبر 2013 تا 27 دسمبر 2013	28
91	7۔نیوزی لینڈ	28 اکتوبر تا 5 نومبر 2013	27 دسمبر 2013 تا 17 جنوری 2014	9
92	8۔جاپان	5 تا 12 نومبر 2013	17 جنوری 2014 تا 7 فروری 2014	8

دورہ جات 2014ء

نمبرشمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
93	1۔جرمنی	2 تا 17 جون 2014	13 جون 2014 تا 22 اگست 2014	16
94	2۔آئرلینڈ	21 تا 29 ستمبر 2014	10 اکتوبر 2014 تا 14 نومبر 2014	9

دورہ جات 2015ء

نمبرشمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
95	1۔جرمنی	23 تا 10 جون 2015	5 جون 2015 تا 25 ستمبر 2015	19
96	2۔ہالینڈ	4 تا 14 اکتوبر 2015	23 اکتوبر 2015 تا 4 دسمبر 2015	11
97	3۔جرمنی	14 تا 19 اکتوبر 2015	4 دسمبر 2015 تا 18 دسمبر 2015	6
98	4۔جاپان	16 تا 24 نومبر 2015	4 دسمبر 2015 تا 8 جنوری 2016	9

دورہ جات 2016ء

نمبرشمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
99	1۔ڈنمارک	4 تا 10 مئی 2016	20 مئی 2016 تا 17 جون 2016	7
100	2۔سویڈن	10 تا 23 مئی 2016	17 جون 2016 تا 29 جولائی 2016	14
101	3۔جرمنی	27 اگست تا 10 ستمبر 2016	9 ستمبر 2016 تا 25 نومبر 2016	15
102	4۔کینیڈا	3 اکتوبر تا 13 نومبر 2016	21 اکتوبر 2016 تا 7 اپریل 2017	42

دورہ جات 2017ء

نمبرشمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
103	1۔جرمنی	8 تا 24 اپریل 2017	21 اپریل 2017 تا 23 جون 2017	17
104	2۔جرمنی	19 تا 29 اگست 2017	8 ستمبر 2017 تا 3 نومبر 2017	11

دورہ جات 2018ء

نمبرشمار	نام ملک	تاریخ دورہ	حوالہ الفضل انٹرنیشنل	کتنے دن قیام فرمایا
105	1۔والسال۔یوکے	12 مئی 2018	7 ستمبر 2018	1
105	1۔نوٹنگھم	13 مئی 2018	14 ستمبر 2018	1
106	2۔جرمنی	یکم تا 12 ستمبر 2018	21 ستمبر 2018 تا 9 نومبر 2018	12
107	3۔بیلجیئم	12 تا 18 ستمبر 2018	9 نومبر 2018 تا 30 نومبر 2018	7
108،109	4۔امریکہ 5۔گوئٹے مالا	15 اکتوبر 2018 تا 6 نومبر 2018	9 نومبر 2018 تا حال	21

میڈیا کا مجموعی جائزہ (سال وار)

نمبرشمار	سال اور سال کا مجموعی جائزہ
1	2003ء

رپورٹس میں میڈیا کوریج کا ذکر نہیں

2	2004ء

☆...2004ء میں حضور انور کے دورہ کے دوران درج ذیل میڈیا کوریج ہوئی۔

☆...پریس کانفرنسز=3

☆...میڈیا رپورٹرز سے ملاقات=93

☆...خبرنشر کرنے والے ریڈیو چینلز=3

☆...حضور انور سے انٹرویو=3

☆...دیگر احباب سے انٹرویو=2

☆...خبرنشر کرنے والے ٹی وی چینلز=2

☆...خبر شائع کرنے والے اخبارات=5

☆...خبرنشر کرنے والی ویب سائٹ=1

3	2005ء

☆...دورہ کی کوریج کرنے والی اخبارات=147

☆...خبرنشر کرنے والے ٹی وی چینلز=23

☆...خبرنشر کرنے والے ریڈیو=14

☆...انٹرویو حضور انور=7

☆...خبرنشر کرنے والی ویب سائٹ=1

☆...میڈیا نمائندوں سے ملاقات=54

☆...پریس کانفرنسز=5

☆...دیگر انٹرویو=1

☆...صرف 3 اخبارات کی اشاعت 7 لاکھ ہے۔

4	2006ء

☆...دورہ کی خبرنشر کرنے والے اخبار= 3

☆...خبرنشر کرنے والے ٹی وی چینلز= 1

☆...انٹرویو حضور انور= 2

5	2007ء

☆......5 ٹی وی + 2 اخباری نمائندوں نے مسجد خدیجہ کے سنگ بنیاد کے پروگرام ریکارڈ کیے۔

6	2008ء

☆...دورہ کی خبرنشر کرنے والے اخبار=239

☆...دورہ کی خبرنشر کرنے والے ریڈیو چینلز=10

☆...دورہ کی خبرنشر کرنے والے ٹی وی چینلز=28

☆...انٹرویو حضور انور= 7

☆...دورہ کی خبرنشر کرنے والی ویب سائٹس=145

☆...دیگر احباب سے انٹرویو=1

متفرق

☆... کینیڈا کے ٹی وی اور ریڈیو چینلز کو سننے والے لوگوں کی تعداد تقریباً ساڑھے پانچ ملین ہے۔

☆...دورہ امریکہ کی خبرنشر کرنے والے اخبارات کے قارئین=4ملین

☆...انڈیا کے ایک اخبار کے قارئین=ڈیڑھ کروڑ

7	2009ء

☆...دورہ کی خبر شائع کرنے والے اخبار=2

☆...پریس کانفرنس=1

8	2010ء

☆...دورہ کی خبر شائع کرنے والے اخبار=4

☆...دورہ کی خبرنشر کرنے والا ٹی وی چینل=1

☆...دورہ کی خبرنشر کرنے والا ریڈیو چینل=1

9 2011ء

☆...دورہ کی خبر شائع کرنے والے اخبار=11
☆...انٹرویو حضور انور=4
☆...خبر نشر کرنے والے ٹی وی چینلز=1
☆...میڈیا نمائندہ سے ملاقات=1

متفرق

☆...جرمنی کی ایک اخبار Bild کے قارئین=ساڑھے 12لاکھ
☆...جرمنی کے ایک اخبار Bernliner کی اشاعت=ایک لاکھ پچاس ہزار

10 2012ء

☆...انٹرویو حضور انور=2
☆...دورہ کی خبر شائع کرنے والے اخبار=32
☆...میڈیا نمائندوں سے ملاقات=16
☆...خبر نشر کرنے والے ٹی وی چینلز=7
☆...پریس کانفرنس=1
☆...خبر نشر کرنے والے ریڈیو چینلز=3

متفرق

☆...جرمنی دورہ دسمبر میں 05اخباروں کے قارئین=2964000

11 2013ء

☆...خبر شائع کرنے والے اخبار=45
☆...خبر نشر کرنے والی ویب سائٹس=4
☆...انٹرویو حضور انور=13
☆...پریس کانفرنس=2
☆...خبر نشر کرنے والے ٹی وی چینلز=10
☆...خبر نشر کرنے والے ریڈیو چینلز=8

متفرق

☆...دورہ امریکہ کے دوران پرنٹ، آن لائن، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ 14.5 ملین افراد تک پیغام پہنچا
☆...دورہ کینیڈا کی مجموعی کوریج سے 2 کروڑ افراد تک پیغام پہنچا
☆...دورہ جرمنی جون=12لاکھ تک پیغام پہنچا
☆...ایک ٹی وی کے سامعین=6لاکھ 42 ہزار
☆...3 اخباروں کے قارئین=706800
☆...ایک ویب سائٹ کے ویزیٹرز=4لاکھ

جاپان

☆...ایک اخبار کی سرکولیشن=2 کروڑ

12 2014ء

☆...انٹرویو حضور انور=3
☆...دیگر احباب سے انٹرویو=1
☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ٹی وی چینلز=5
☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ریڈیو چینلز=5
☆...میڈیا کے نمائندوں سے ملاقات=60
☆...دورہ کی خبر شائع کرنے والے اخبار=11

متفرق

☆...دورہ جرمنی کی میڈیا کوریج سے 37 ملین تک پیغام پہنچا
☆...دورہ آئرلینڈ، PG 4 ٹی وی چینل (سامعین 5ملین)
☆...اخبار Irish Times کے قارئین (1لاکھ 81ہزار)
☆...انٹرنیٹ پر ویب سائٹ کو وزٹ کرنے والے (4لاکھ 84 ہزار)
☆...ریڈیو کے سامعین (1ملین)
☆...گالوے اخبار (2لاکھ 20ہزار قارئین)
☆...ہفتہ وار گالوے (1لاکھ 84 ہزار)
☆...اخبار Connacht (ڈیڑھ لاکھ قارئین)

13 2015ء

جرمنی دورہ مئی، ہالینڈ اور جاپان کے دورہ جات سے کل 167 ملین تک پیغام پہنچا

☆...34 اخبارات نے خبر شائع کی
☆...انٹرویو حضور انور=17
☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ٹی وی چینلز=11
☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ریڈیو چینلز=8
☆...خبر نشر کرنے والی ویب سائٹ=6

14 2016ء

کینیڈا+ڈنمارک+سویڈن میں 71ملین لوگوں تک پیغام پہنچا

☆...دورہ کی خبر شائع کرنے والے اخبارات=250
☆...انٹرویو حضور انور=17

دورہ جرمنی میں اخبارات کے قارئین 72 ملین تھے

☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ٹی وی چینلز=34
☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ریڈیو چینلز=10

15 2017ء

☆...39 ملین + 5 کروڑ 92 لاکھ تک پیغام پہنچا
☆...تعداد ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات جنہوں نے دورہ کی کوریج کی:54 (دورہ جرمنی اپریل)

دورہ جرمنی اگست

☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ٹی وی چینلز=5
☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ریڈیو چینلز=3
☆...دورہ کی خبر شائع کرنے والے اخبارات=61

16 2018ء

دورہ جرمنی کی میڈیا کوریج

6 کروڑ 28 لاکھ 57 ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا

☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ٹی وی چینلز=4
☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ریڈیو چینلز=2
☆...دورہ کی خبر شائع کرنے والے اخبار=46

(خطبہ جمعہ 2 ستمبر 2018، الفضل 5اکتوبر 2018)

دورہ امریکہ و گوئٹے مالا کی میڈیا کوریج

امریکہ

10ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا

☆...ٹی وی کے ذریعہ (28لاکھ 69ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا)
☆...ریڈیو کے ذریعہ (53لاکھ 98 ہزار سے زائد افراد تک پیغام پہنچا)
☆...ویب+سوشل (20لاکھ افراد تک پیغام پہنچا)
☆...اخبارات (45 آرٹیکلز آئے)

(خطبہ جمعہ 16نومبر 2018، الفضل انٹرنیشنل 7دسمبر 2018ء)

گوئٹے مالا

☆... کل 32ملین تک پیغام پہنچا
☆...اخبار Prensa Libre کی اشاعت روزانہ (1لاکھ 30ہزار)
(ناصر ہسپتال کے افتتاح کی خبر شائع کی) (4ملین سے زائد قارئین)
☆... نیشنل اخبار کے ایک کالم نویس نے خبر شائع کی
☆...دورہ کی خبر نشر کرنے والے ریڈیو = 1
☆...اخبار El Periodico نے خبر شائع کی

[(نوٹ) حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اندرونِ برطانیہ کے دورہ جات کے اعداد و شمار مکمل نہیں۔ ان شاء اللہ انہیں الگ سے شائع کیا جائے گا۔]

اللہ تعالیٰ حضورِ اقدس کی شبانہ روز مساعی میں برکت عطا فرمائے اور اکنافِ عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جھنڈا جلد لہرانے لگے۔ آمین

URGENT VACANCY

Full Time Position in Markazi IT Department based in London

JOB TITLE:
Software Developer

JOB DESCRIPTION:
We are looking for an enthusiastic, hardworking and ambitious individual with the following professional skills:

- Minimum Bachelor's Degree in Computer Science / Certification OR 1-year experience in the field.
- Working knowledge of MS Visual Studio. Net Framework
- Command on MS SQL & MY SQL Database Administration

OTHER SKILLS REQUIRED:

- Can demonstrate confidence, have a positive, structured approach to problem solving and have the ability to communicate effectively
- Have an ability to work with tight deadlines
- Excellent troubleshooting skills
- Strong attention to detail
- Good decision making skills
- Have an ability to support other members of the team to achieve common goals

This is an urgent vacancy so please apply with your CV and a Covering Letter and send to the following address:

CONTACT US

Abdul Wadood
Markazi IT Department
Tahir House, 22 Deer Park Road, London, SW19 3TL
Or email: cv@alshirkat.org

بقیہ: حضورِ انور کی مصروفیات ...... از صفحہ نمبر 01 ......

اللہ تعالیٰ نے اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی اور فریقین کو مبارکباد دی۔

☆... آج نمازِ عصر کے بعد کارکنان ٹیلی فون ایکسچینج مسجد فضل لندن نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو اتروانے کی سعادت حاصل کی۔

☆...**06/ اپریل بروز ہفتہ:** آج حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شام تقریباً 4 بجے نیشنل اجتماع واقفاتِ نو (لجنہ و ناصرات) یوکے کی اختتامی تقریب میں شمولیت کی غرض سے مسجد 'بیت الفتوح' تشریف لے گئے۔ حضور انور نے شاملینِ اجتماع سے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ اس اجتماع کا اختتام فرمایا۔ اس اجتماع کے اختتامی اجلاس کی تمام تر کارروائی ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ پوری دنیا میں براہِ راست دیکھی اور سنی گئی۔

☆...**07/ اپریل بروز اتوار:** آج حضور انور شام تقریباً 4 بجے اجتماع واقفینِ نَو (خدام واطفال) یوکے کی اختتامی تقریب میں شمولیت کی غرض سے مسجد 'بیت الفتوح' تشریف لے گئے۔ حضور انور نے شاملینِ اجتماع سے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ اس اجتماع کا اختتام فرمایا۔ اس اجتماع کے اختتامی اجلاس کی تمام تر کارروائی ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ پوری دنیا میں براہِ راست دیکھی اور سنی گئی۔

☆...**08/ اپریل بروز سوموار:** حضورِ انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہونے والی نئی تعمیرات کا معائنہ فرمانے اور ہدایات عطا فرمانے کی غرض سے سفر اختیار فرمایا۔ حضورِ انور نے ظہر اور عصر کی نمازیں اسلام آباد میں پڑھائیں جس کے بعد لندن واپسی ہوئی۔

☆... آج شام کی ملاقاتوں کے دوران حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دفتر سے دعاؤں کے ساتھ عزیزہ شائستہ شمیم قریشی بنت مکرم پروفیسر مسرّت شمیم قریشی صاحب (مرحوم آف کراچی) کی رخصتی فرمائی۔ عزیزہ کی شادی مکرم نیّر احمد علی صاحب ابن مکرم میاں صفدر علی صاحب (آف لوٹن) کے ساتھ طے پائی ہے۔

ملاقات حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس ہفتہ کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چار روز دفتری جبکہ پانچ روز ذاتی ملاقاتیں فرمائیں۔ متعدد افسرانِ صیغہ جات، مربیانِ سلسلہ اور دیگر احباب نے حضورِ انور سے اپنی دفتری ملاقاتوں میں ہدایات اور رہنمائی حاصل کی۔

اس عرصہ کے دوران 97/ فیملیز اور 36/ احباب نے انفرادی طور پر حضورِ انور سے شرفِ ملاقات کی سعادت پائی۔ اپنے آقا سے ملاقات کے لیے حاضر ہونے والے ان احبابِ جماعت کا تعلق 10/ ممالک سے تھا جن میں امریکہ، کینیڈا، جرمنی، بیلجیم، فرانس، پاکستان، بلغاریہ، یوکے اور بعض عرب ممالک شامل ہیں۔

اَللّٰھُمَّ أَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وکُنْ مَعَہٗ حَیْثُ مَا کَانَ وَانْصُرْہُ نَصْرًا عَزِیْزًا

بقیہ: امۃ الرشید حبیبہ صاحبہ .... از صفحہ نمبر 10 ......

بابر جہاز والا معاملہ اس کے ساتھ بھی نہ ہوجائے مگر اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی۔ بعد میں شوکت صاحب کو سقوطِ ڈھاکہ کے بعد جنگی قیدی بنا کر دو سال کے لیے بھارت کی فوج نے اپنی تحویل میں رکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو دعا کے لیے خطوط لکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور 1972ء میں وہ رہا ہوگئے۔

1974ء میں احمدیت کے خلاف نفرت کی مُہم جاری تھی تو ہم اسلام نگر فیصل آباد میں مقیم تھے۔ ہر روز کسی نہ کسی احمدی گھرانہ کو لُوٹنے یا آگ لگانے کی خبریں آتی تھیں مگر امّی یا ابّاجان کو کوئی خوف نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا اور والدین اللہ تعالیٰ پر متوکل تھے نیز اگرچہ ہمارے سارے رشتہ دار غیراحمدی تھے لیکن چونکہ دنیاوی طور پر بہت طاقتور تھے اس لیے بھی کسی کی جرأت نہیں تھی کہ ہمارے گھر سے کوئی غلط حرکت کرتا۔ دوسرے میرے والدین کا احترام بھی لوگوں کے دلوں میں تھا۔ لیکن قومی اسمبلی کے فیصلہ کے بعد لوگوں کو دھوکا ہونے لگا کہ ہم شاید واقعی مسلمان نہیں تھے۔ آہستہ آہستہ جو باہمی محبت رشتہ داروں کے دلوں میں تھی وہ کم ہونے لگی۔ محلّہ والے بھی جانتے توسب کچھ تھے لیکن اپنی مسلمانیت کو ثابت کرنے کے لیے ہم پر طعن بھی کر لیتے۔ مگر امّی کسی سے نہ ڈرتی تھیں نہ کمزوری دکھاتی تھیں۔ ایک دن آپ نے خواب دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ اسلام نگر میں آئے ہیں اور اپنا سیاہ رنگ کا جھنڈا آپ کو دیتے ہیں۔

ہمارے محلہ اسلام نگر فیصل آباد میں دو خواتین حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شدید نفرت کا اظہار کرتی تھیں اور اکثر حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بارہ میں طعن کرتی تھیں۔ امّی اُن کو بار بار منع کرتے ہوئے کہتیں کہ خدا کا خوف کرو، تمہیں تو اپنا بھی نہیں پتہ کہ کہاں مروگی۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ وہ دونوں تقریباً دس سال بعد مختلف سالوں میں فوت ہوئیں لیکن اُن کی وفات عبرتناک طور پر پاخانے میں ہوئی اور وہاں سے مُردہ حالت میں نکالی گئیں۔ جن جن لوگوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی شان میں گستاخی کی ان لوگوں کی اولادوں میں چوری، جوا، منشّیات اور جیلوں میں آنا جانا لگا رہنا اس بات کا واضح ثبوت تھا کہ وہ راندہ درگاہ ہیں۔

1978ء میں میرے والدین فیصل آباد سے ربوہ منتقل ہوگئے۔ اُن کا کہنا تھا کہ یہاں آکر قادیان کے ماحول کا عکس پڑتا ہے۔ جلسہ سالانہ پر ربوہ اس قدر دلکش حسین نظارہ پیش کرتا تھا کہ وہ لمحے یاد کر کے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔ ہر لمحہ اللہ اللہ۔ نمازیں اور اللہ کے دین اور اللہ کے نبیؐ اور نبیؐ کے عاشق صادق کی باتیں۔ مہمانوں کی آمد، جلسہ گاہ جانا، واپس آنا، کھانا کھانا، نمازیں پڑھنا، رات باتیں کرنا۔ آخر میں مہمانوں کو الوداع کرنا اور اداس ہونا۔ ربوہ کے ہر گھر کی یہی کہانی تھی۔

ربوہ میں رہ کر قادیان کی یاد تازہ کرنے کے لیے امّی اُن عورتوں سے مسجد اقصیٰ میں جمعہ کی نماز کے بعد باقاعدہ ملتی تھیں جو قادیان سے ہجرت کر کے آئی ہوئی تھیں۔ اُن سے مل کر دل بہت خوش ہوتا۔ اُس زمانے میں چند ایک صحابہ اور صحابیات حیات تھے جن کو مل کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سُن کر اُس دَور میں حاضر ہوجانے کا یقین ہوتا تھا۔ بالآخر یہ لوگ بھی ایک ایک کر کے رخصت ہوگئے۔ ہمارا گھر حضرت محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کے سامنے تھا۔ صحابی صاحب کی بیوی جو کہ اُمّ اقبال کہلاتی تھیں امّی جان کی بہت دوست تھیں اور اکثر صحابی صاحب کی تبلیغ کے واقعات بیان کرتی تھیں۔ صحابی صاحب کو ہم نے بھی اکثر چلتے پھرتے دیکھا۔ بہت ہی مخلص، سادہ، عبادت گزار، دعاگو، ایک خزانہ جو تبلیغ کے جنون سے پُر ہو۔

جون 1982ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی وفات ہوئی تو دُکھ کا عالم تھا۔ اسی دوران امّی کو خواب میں دکھایا گیا کہ حضرت میاں طاہر احمد صاحب ہیلی کاپٹر میں ربوہ میں اُتر رہے ہیں اور لوگوں کے سلام کا جواب دے رہے ہیں۔ پھر 1984ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہجرت کر کے لندن چلے گئے تو کیسٹس میں خطبات آنے لگے۔ تب آپ سب گھر والوں کو اکٹھا کر کے خطبہ سنتیں۔ حسرت سے کہا کرتیں کہ کاش ہم حضور کے پاس لندن چلے جائیں۔

پاکستان میں احمدی ہنرمندوں کی مخالفت، طلبہ سے یونیورسٹیوں میں ظلم، فوج میں احمدیوں سے نفرت انگیز سلوک، مجمع میں صرف اپنے آپ کو احمدی کہہ دیں تو جان بچانا مشکل ہوجاتی۔ اگرچہ عوام اکثر اس بات کا اقرار کرتے کہ احمدی اچھے سچے شہری ہیں۔ مگر احمدیوں کو اکثر شہری حقوق سے محروم رکھا جاتا۔

1998ء میں امّی اور ابّاجان پہلی بار لندن میرے پاس آئے۔ پھر 2000ء میں مستقل طور پر یہاں منتقل ہوگئے۔ یوں لگتا تھا کہ 1947ء سے ہجرت کا جو سفر ہندوستان سے شروع کیا تھا وہ یوکے پہنچ کر پورا ہوگیا ہے۔ خلیفۂ وقت سے روبرو ملاقات ہوتی۔ جلسہ سالانہ میں عرصہ دراز کے بعد شرکت اُن کے لیے ایک خواب سے کم نہ تھی۔

لندن میں ربوہ کے احباب سے مل کر بہت خوشی ہوتی۔ ہر فرد کی عجیب کہانی، عجیب داستان ہوتی۔ اس وقت انہیں بہت خوشی ہوتی جب ایک طرف ایک دوست اور دوسری طرف سے دوسرا دوست آملتا۔

2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات ہوئی اور امی اور اباجان کو حضورؒ کا چہرہ دیکھنے اور نماز جنازہ پڑھنے کی سعادت بھی ملی۔ بعدازاں خلافتِ خامسہ کی پہلی بیعت میں بھی شامل ہوئے۔

2000ء میں برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں امّی اور ابّا دونوں ایسے علاقے میں رہتے تھے جہاں آس پاس پاکستانیوں کے بہت زیادہ گھر تھے۔ یوں اُن کو کسی قسم کی اجنبیت نہ تھی۔ پاکستانی اشیاء کا بازار بھی پاس ہی تھا۔ یوں اُن کو بازار جانے اور اشیائے خورونوش خریدنے میں کوئی دقّت نہیں تھی۔ امّی انگریزی سیکھنے کے لیے ایک پاکستانی لڑکی کے جاری کردہ ادارہ میں بھی جاتی تھیں اور آپ نے کسی حد تک انگریزی بول چال بھی ایک سال میں سیکھ لی تھی۔ جمعہ کا دن میرے والدین بہت اچھے طریقے سے گزارتے۔ تہجد اور فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ جمعہ کی نماز کے لیے مقامی احمدیہ مسجد جاتے۔ مسجد کے احمدی اس قدر محبت سے پیش آتے کہ اپنے رشتہ داروں کی کمی محسوس نہ ہوتی۔ یوں لگتا جیسے سارے احمدی ایک لڑی میں پروئے ہوئے ایک ہی خاندان میں شامل ہیں۔

امّی کی ہمسایہ عورتیں جب امّی کو ملنے آتیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اسلام کے بارہ میں MTA پر آنے والی تقریروں کی تعریف کرتیں۔ امّی اُن کو قادیان کے واقعات سناتیں، حضرت امّاں جان کی شفقتیں بیان کرتیں۔ بتاتیں کہ احمدیت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میری اولاد کو ساری دنیا میں پھیلا دیا ہے اور سب ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور احمدیت کے خادم ہیں۔

امّی کو سانس کی تکلیف تھی مگر ہسپتال جانے سے گھبراتی تھیں۔ بدھ کو اُن کی بیٹی ناصرہ نے سانس میں کچھ شدّت محسوس کی تو ایمبولینس منگوا کر ہسپتال لے گئی۔ وہاں ٹیسٹ سے معلوم ہوا کہ جسم میں آکسیجن کی شدید کمی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ اس وجہ سے امّی کا کھانا روک دیا گیا۔ جمعرات کو کمزوری ہوگئی لیکن آکسیجن کی مقدار بڑھ نہ سکی۔ جمعہ کے روز آپ کی وفات ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مَیں قازقستان سے پہلے ہی جہاز کی سِیٹ بُک کروا چکا تھا۔ میری آمد سے قبل ہی امّی چل بسیں۔ مانچسٹر میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد جسد خاکی لندن لائے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بذریعہ جہاز جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ دارالضیافت میں کثیر تعداد میں محلہ دار، دوست احباب اور احمدی و غیراحمدی رشتہ دار موجود تھے۔

ربوہ کے قبرستانِ عام میں میرے والد مرحوم آسودۂ خاک ہیں۔ وفات سے قریباً دو ماہ قبل صحتمند و توانا حالت میں امّی ربوہ گئی تھیں اور خود چل کر بہشتی مقبرہ میں حضرت امّاں جانؓ اور دیگر مزارات اور ابّاجان کی قبر پر اپنے پانچوں بیٹوں کے ہمراہ دعا کے لیے جاتی رہیں۔ مگر کیا علم تھا کہ امّی آخری مرتبہ اباجی کی قبر کی زیارت کر رہی ہیں۔

مسجد مبارک میں سب احمدیوں اور غیراحمدیوں نے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔ پھر نصیر آباد میں واقع نئے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لیے پہنچے۔ بہشتی مقبرہ میں قبروں کی قطار بندی، ایک ہی طرز کے سفید چاندی نما کتبے، سرسبز درخت اور قبرستان میں موجود عملے کا انتظام دیکھ کر ہمارے غیراحمدی رشتہ دار بہت متأثر ہوئے۔

میری امّی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے سات لڑکے اور دو لڑکیاں عطا کیں۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی پانچ سال کی عمر سے قبل ہی فوت ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے برکت دی اب ان کے خاندان کی تعداد پچاس سے اوپر ہے جو پاکستان، انگلستان، ناروے اور امریکہ میں موجود ہے اور سب کے سب احمدیت کی برکت سے وابستہ اپنے اپنے دائرے میں اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو خادم اسلام و خادمِ احمدیت بنائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہماری والدہ محترمہ کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے، اُن کی اولاد میں اُن کی نیکیاں جاری رکھے اور قیامت تک آنے والی اولاد کو خادمِ دین اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

☆...☆...☆

Morden Motor(UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C

All Makes & Models

Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

تعارف کتاب

''کشتی نوح''

(درِثمین احمد۔ جرمنی)

تعارف کتاب: کشتی نوح، دوسرا نام دعوت الایمان تیسرا نام تقویۃ الایمان، (روحانی خزائن جلد 19)
مصنف: سلطان القلم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام
شائع کردہ: نظارت نشرواشاعت، صدر انجمن احمدیہ، قادیان
مطبع: فضلِ عمر پریس قادیان
سن اشاعت بار اوّل: 5 اکتوبر 1906ء، زیر نظر ایڈیشن 2008ء
تعداد صفحات زیر نظر ایڈیشن: 86

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا کہ آپ علیہ السلام کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور قرآن کریم کی صداقت دنیا پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے اسی لیے خدائے کریم نے آپ علیہ السلام کی بعثت سے قبل وہ تمام اسباب مہیا فرما دیے جن کے ذریعے کتابوں اور رسائل کی نشرواشاعت ممکن اور عام ہوگئی۔ اس بارہ میں آپ علیہ السلام خود فرماتے ہیں:

''اور نشر صحف سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر پریس ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلائے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچائے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں۔''

(بحوالہ آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 473 ایڈیشن 2008ء اردو ترجمہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 1 تا 2)

سو اس زمانے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لیے اسلام کا یہ بطل جلیل اور جری اللہ سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اترا اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پرخچے اڑا دیے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا پرچم ایسا بلند کیا کہ اس کی رفعتیں آسمانوں کو چھو رہی ہیں اور ساری دنیا میں آپ علیہ السلام کا یہ پیغام آپ علیہ السلام کی تحریرات کے ذریعے پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ مسیح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریرات سے ایک جہان روحانی اور جسمانی احیا کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک بار پھر زندہ ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ۔

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجموعہ کتب ''روحانی خزائن'' کی انیسویں جلد میں پہلے نمبر پر موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کتاب کی اہمیت اور وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''ہماری کتابوں کو خوب پڑھتے رہو تا کہ واقفیت ہو اور کشتی نوح کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرتے رہا کرو اور ہمیشہ خط بھیجتے رہو۔''
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 502 ایڈیشن 2003ء)

ایک اور جگہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

''اور ایک یہ بھی علاج ہے گناہوں سے بچنے کا کہ کشتی نوح میں جو نصائح لکھی ہیں ان کو ہر روز ایک بار پڑھ لیا کرو۔''
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 399 ایڈیشن 2003ء)

6؍فروری 1898ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں، تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا۔ لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔'' اور فرمایا ''مجھے اس سے پہلے طاعون کے بارے میں الہام بھی ہوا اور وہ یہ ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ۔ یعنی جب تک دلوں کی وبا معصیت دور نہ ہو تب تک ظاہری وبا بھی دور نہیں ہو گی۔''

(تذکرہ صفحہ 262,261 ایڈیشن چہارم)

اس پیش گوئی کے مطابق پنجاب میں طاعون پھیلی اور ماہ اکتوبر 1902ء میں جبکہ طاعون زوروں پر تھی گورنمنٹ نے پنجاب میں طاعون کے ٹیکے کی سکیم وسیع پیمانہ پر شروع کی اور تقریر اور تحریر کے ذریعے یہ پروپیگنڈا کیا کہ ہر شخص کے لیے ٹیکا لگوانا ضروری ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ٹیکا لگوانے سے انکار کیا اور 5 اکتوبر 1902ء کو ''کشتی نوح'' کتاب تحریر فرمائی۔ اس سے آگے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ تعلیم لکھی ہے اور وہ ایسی پاک اور عمدہ تعلیم ہے کہ اگر ہماری جماعت کے سب افراد اس پر کماحقّہ عمل پیرا ہو جائیں تو انکا نمونہ دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔

اس کتاب کی اصل غرض بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آغاز میں سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 51 کا حوالہ دے کر تحریر فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''ہمیں کوئی مصیبت ہرگز نہیں پہنچ سکتی بجز اس مصیبت کے جو خدا نے ہمارے لیے لکھ دی۔ وہی ہمارا کارساز اور مولا ہے اور مومنوں کو چاہیے کہ بس اسی پر بھروسہ رکھیں۔''

آپ علیہ السلام نے گورنمنٹ کی طرف سے ٹیکا کے انتظامات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ

''یہ وہ کام ہے جس کا شکر گزاری سے استقبال کرنا دانشمند رعایا کا فرض ہے''

اور اپنے اور اپنی جماعت کے متعلق فرمایا کہ

''اگر ہمارے لیے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے۔ اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لیے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہو گا، اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہو گا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کے لیے مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے، جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لیے اور ان سب کے لیے جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں......''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 1 تا 2 ایڈیشن 2008ء)

اور فرمایا: ''........اگر یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جس کی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو میں بطور مختصر چند سطریں نیچے لکھ دیتا ہوں۔''

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10 ایڈیشن 2008ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تعلیم بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ''صرف زبان سے بیعت کا اقرار کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔'' اور جن باتوں کی پیروی کی جانی چاہیے ان میں پہلی بات خدا تعالیٰ کی توحید ہے اور ہم خدا کو اپنی روحانی حالت میں پیدا ہونے والے نیک تغیرات سے پہچان سکتے ہیں۔ وہ خارق عادت قدرت اس جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس خدا کی شناخت ہی ہمارے سلسلہ کی جڑ ہے اس پر ایمان، اس سے صدق وصفا اور اس کو ہر چیز پر مقدم رکھنا ہی ہمارے ایمان کا اہم حصہ ہے۔'' آپؑ نے بیان کیا کہ مخلوق خدا کے ساتھ بھلائی، حلم اور اعلیٰ درجہ کے اخلاقِ فاضلہ ہی وہ خوبیاں ہیں جو ہمیں دوسروں سے ممتاز کرتے ہیں۔ گناہ سے نفرت ہماری زندگی کا حصّہ ہونا چاہیے۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ''تمہارے لیے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔''

(ماخوذ از ''کشتی نوح'' رحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10 تا 13 ایڈیشن 2008ء)

آپ علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ نجات مرنے کے بعد ظاہر ہونے والی چیز نہیں بلکہ خدا تعالیٰ پر کامل یقین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت ہی میں اب اصل نجات ہے۔ آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیوض و برکات کا سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہنے والا ہے اور مسیح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں آنا اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھے اس زمانے میں مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اور میری آمد کے نشانات میں سے ایک نشان طاعون کو بنا کر بھیجا اس لیے وہ شخص جو سچے دل سے مجھ پر ایمان لاتا اور سچے دل سے میری پیروی کرتا ہے وہ اس آفت (طاعون) سے بچایا جائے گا۔ مگر یہ اس صورت میں ممکن ہو گا جب تم سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے کیونکہ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔ سو اگر تم خدا کو مضبوطی سے تھام لو تو کوئی تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا جب تک کہ تم خود اپنا برا نہ چاہو۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ تم دکھ اور تکلیف دیے جاؤ، کیونکہ آزمائش شرط ہے۔ آپ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی خبر دیتے ہوئے بیان فرمایا کہ سورۃ المائدہ کی آیت 118 اور سورۃ المؤمنون کی آیت سے ثابت ہے کہ عیسیٰ ابن مریم وفات پا چکے ہیں۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام کی وضاحت فرمائی اور اس غلط فہمی کو بھی دور کیا کہ آپ علیہ السلام حضرت عیسیٰ کی عزت نہیں کرتے۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے ان تمام باتوں کا اور افعال کا ذکر کیا جن پر عمل نہ کرنے سے انسان آپؑ کے دائرہ بیعت سے خارج ہو جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام بیان کرتے ہیں کہ ان تمام گناہوں کے زہر سے انسان اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا جب تک خدا کا فضل ساتھ نہ ہو اور مجھ سے کامل وابستگی نہ ہو کیونکہ خدا نے مجھے اس زمانہ کے لیے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے۔ اس لیے مجھ پر ایمان لانا لازمی ہے۔ آپ علیہ السلام بہت ہی لطیف انداز میں خدا شناسی کے بارہ میں بیان کرتے ہیں ''کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتا نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں ...... یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔''

(کشتی نوح، رحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16 تا 21 ایڈیشن 2008ء)

آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ سچے دین کی شان یہ ہے کہ اس میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہ وہ انعام ہے اور دعا ہے جو سورۃ فاتحہ میں سکھائی گئی۔ پس ہمیں شدید اضطراب سے دعا کرنی چاہیے تا خدا کی رحمت جوش کے ساتھ ظاہر ہو۔

آپ علیہ السلام نے ہدایت کے تین ذرائع بیان فرمائے۔ ان میں اول قرآن ہے کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ اور اس کی تعلیمات پر مکمل عمل انسان کو ایک ہفتہ میں پاک کر سکتا ہے کیونکہ اس پر عمل سے ہمیں نبی، رسول، صدیق، شہید اور صالح جیسے درجات ملتے ہیں۔ پھر آپؑ نے ان قرآنی تعلیمات کا ذکر کیا جن سے اجتناب بے حد ضروری ہے۔ اس میں سب سے پہلے شرک، جھوٹ، بدنظری، حرمت شراب، غصہ، زنا، بے ہودہ قسم کھانا، ظلم کا اسی قدر جواب نہ دینا، بدظنی قابل ذکر ہیں۔ اس کے برخلاف خدا تعالیٰ ہمیں جن امور پر عمل کرنے کا حکم دیتا ہے وہ عدل و احسان، ایتاءِ ذی القربیٰ اور انفاق فی سبیل اللہ ہیں۔ آپ علیہ السلام نے ان تمام امور کی تفصیل سے تشریح بیان کی جن سے ان معاملات کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ آپ علیہ السلام نے دعا کی اہمیت بھی بیان فرمائی اور بیان کیا کہ کائنات کا ہر یک ذرہ خدا کی تمجید و تقدیس کر رہا ہے اور بیان کیا کہ خدا کے قانونِ قدرت میں فرشتوں کو بدی کی قدرت نہیں ہے جبکہ انسان کو نیکی اور بدی کو اختیار کرنے کی قدرت دی ہے اور استغفار کرنے کا اختیار بھی دیا تا بدی سے بچ پاویں۔ اور جو رجوع نہیں کرتا وہ دنیاوی قانونِ قدرت کی طرح خدا کے ہاں سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ مگر جیسے دنیا میں بسا اوقات فوری سزا لازم نہیں ہوتی اسی طرح خدا کے آسمانی قانون نے اس قدر نرمی دے رکھی ہے کہ جرائم پیشہ جلدی سے پکڑے نہیں جاتے، مگر سزا ضرور ملتی ہے۔ دوسرا قانون یہ ہے کہ انسان کو گناہ کرنے کا اختیار ہے تو نیکی کرنے اور اس میں ترقی کرنے کا بھی اختیار ہے۔ انسانی خطا کاریاں اگر توبہ کے ساتھ ختم ہوں تو فرشتوں سے اچھا بنا دیتی ہیں۔ انسان کے گناہ توبہ سے بخشے جاتے ہیں۔ سہو و نسیان انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہت قدرت اور جلال تو غیر مغیر اور

غیر مبدّل ہے۔ اور زمین اور آسمان پر صرف خدا کی بادشاہت ہے اور اس بات کو آپ علیہ السلام نے سورۃ الحدید آیت نمبر 3، سورۃ یٰسٓ آیت نمبر 83، سوۃ یوسف آیت نمبر 22 اور سورۃ الفاتحہ آیت 2 تا 7 کی تفسیر کی روشنی میں بیان کیا۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ ہر وہ کام جو موقع محل کی مناسبت سے کیا جائے وہی بہتر ہوتا ہے ۔تم اعلیٰ درجہ کے حلیم اور خلیق بنو، لیکن نہ بے محل اور بے موقعہ۔ آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ ٹھٹھا ہنسی ، کینہ روی، گندہ دہنی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خودپسندی، شرارت، کج بحثی، خدا سے رابطے میں روک ہیں، سورہ فاتحہ میں صرف تعلیم ہی نہیں بلکہ اس میں ایک بڑی پیش گوئی بھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی چاروں صفات کا ذکر کر کے اپنی عام قدرت کے اظہار کے بعد یہ دعا سکھلائی کہ ہمیں اپنے انعام سے نواز ،اور وہ انعام نبوت کا انعام ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ پیش گوئی بھی بیان ہوئی کہ مسلمانوں میں ایک گروہ یہود کی مانند عذابِ الٰہی میں مبتلا ہوگا۔ آخری زمانہ کے ہزارہا مسلمان یہودی و عیسائی صفات کے مالک ہوجائیں گے۔ پھر آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ آپ کن معنوں میں مسیح ابنِ مریم ہیں اور اس کی تفصیل بیان کی۔ اور بیان کیا کہ ابتدا میں میرا بھی یہی دعویٰ تھا کہ عیسیٰ ابنِ مریم آئے گا مگر جب خدا کی وحی کے اسرار و رموز مجھ پر کھلے تو مجھے بتایا گیا کہ مَیں ہی عیسیٰ ابنِ مریم ہوں، اور یہ بات قرآن کریم کی سورۃ التحریم اور براہین احمدیہ دونوں میں درج ہے۔ آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ عیسیٰ ابن مریم مَیں ہی ہوں اور میری آمد کی نسبت لوگ شکوک میں مبتلا تھے۔ آپ نے سلسلہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی سلسلہ موسوی سے مماثلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر شور اٹھا، پھر آپ علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا، اور اس کی تشہیر کی گئی، اور سخت بدزبانی کی گئی۔ یہی صورت اب پیش آئی گویا اٹھارہ سو سال کے بعد وہی عیسیٰ پھر پیدا ہوگیا اور وہی یہود پھر پیدا ہوگئے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے عین چودھویں صدی کے سر پر بھیجا جیسا مسیح ابنِ مریم چودھویں صدی کے سر پر آیا تھا۔ پس میں تو خدا کی اینٹ ہوں اور میرے پیچھے خدا کا ہاتھ ہے۔ پس ہر قسم کی مخالفت کے باوجود مجھے خدا نے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھا۔

اس بارہ میں آپ نے مارٹن کلارک کے مقدمہ کی تفصیل بھی بیان کی اور یہ بھی بیان کیا کہ خدا تعالیٰ نے کیسے مولوی محمد حسین بٹالوی کو ذلیل و رسوا کیا۔ اور اس انگریز گورنمنٹ کے حاکم کی انصاف پرستی کا بھی ذکر کیا کہ اس نے حق کا ساتھ دیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ سورہ فاتحہ میں راہ راست کی دعا مانگی گئی ہے اور سورۃ البقرہ میں دعا قبول ہو کر راہ راست بتائی گئی ہے۔ اس طرح ان سورتوں کا آپس میں ربط بتایا گیا۔ آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ آپ کے معجزات اور نشانات عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے بڑھ کر ہیں اور بیان کیا کہ یہ سب فیوض و برکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور کامل پیروی کی بدولت ہیں۔ اسکے بعد آپ علیہ السلام نے ہدایت کے دوسرے ذریعہ کا ذکر کیا جو کہ سنت ہے۔ آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ سنت کا درجہ حدیث سے اس لیے زیادہ ہے کہ سنت قرآن کا حصہ ہے جب کہ حدیث ڈیڑھ سو سال بعد جمع کی گئی ہے۔ اس لیے حدیث کا تیسرا درجہ ہے۔ حدیث کی اہمیت سے کسی طور انکار نہیں کیا جا سکتا بشرطیکہ وہ قرآن اور سنت سے متصادم نہ ہو۔ تاہم حدیث کی کتابیں بہت سے معارف اور مسائل کا ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ اور اس احتیاط سے ان پر عمل واجب ہے کہ کوئی مضمون ایسا نہ ہو جو قرآن وسنت اور ان احادیث سے مخالف ہو جو قرآن کے مطابق ہیں۔ آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ یقین ہی ہے جو گناہ سے بچاتا ہے۔ پھر مختلف مثالوں سے ثابت کیا کہ یقین کی قوت کیسے گناہ سے روک کا سبب بنتی ہے۔ اور یہ قوت ہمیں خدا کی عبادت سے مل سکتی ہے جس میں اول درجہ نماز کا ہے کیونکہ نماز نہ صرف دعا ہے بلکہ تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ مانگی جاتی ہے۔ اس لیے ادعیہ ماثورہ کے علاوہ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی چاہیے۔ اس میں آپ علیہ السلام نے نماز کی حالت میں انسان پر جو کیفیات وارد ہوتی ہیں ان پانچ حالتوں کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا۔ آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ ہر ایک بدی اور نشہ آور اشیاء سے بچو، تاکہ تم ان کے ذریعے پیدا ہونے والے گناہوں سے بچائے جاؤ۔ پھر آپ علیہ السلام نے بہت سی ایسی کمزوریوں کا ذکر کیا جس کی وجہ سے انسان اکثر نقصان اٹھاتا ہے اس لیے ہمیں ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے ۔علماء کو نصیحت کرتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ

مخالفت میں جلدی مت کریں" بہت سے اسرار ایسے ہوتے ہیں کہ انسان جلدی سمجھ نہیں سکتا۔..... یہ تقویٰ کا طریق نہیں.....اب عیسیٰ تو ہرگز نازل نہیں ہو گا........اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔

(ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22 تا 75 ایڈیشن 2008ء)

آخر میں آپ علیہ السلام عورتوں کو عمومی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ تعدّد نکاح کو بری نظر سے نہ دیکھیں۔ دراصل خدا کی شریعت بہت قسم کے مسائل کا علاج اپنے اندر رکھتی ہے۔ خدا کی شریعت دوا فروش کی دکان کی مانند ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے........وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ نمبر 80)

کتاب کے اختتام پر آپ علیہ السلام ان تمام نصائح کو لکھنے کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"تا ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے خوف میں ترقی کرے اور تا وہ اس لائق ہو جاویں کہ خدا کا غضب......ان تک نہ پہنچے ......پس تم اپنے تئیں اس آگ سے بچاؤ۔"

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 82 ایڈیشن 2008ء)

اس کے علاوہ اس کتاب میں آپ علیہ السلام نے دینی کاموں کے لیے مالی قربانی کی جانب بھی توجہ دلائی۔ آپ کی فارسی زبان میں ایک نظم "پیشگوئی متعلق طاعون" بھی اس میں مطبوعہ ہے اور آخری صفحہ پر ایک چندہ کی تحریک بھی فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان بابرکت تحریرات کا بغور مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہمارے دل اور سینے اس نور سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہوجائیں۔ آمین ثم آمین۔

☆...☆...☆

......بقیہ: مسجد کا افتتاح.........از صفحہ نمبر 01......

مسجد کا افتتاح امیر و مشنری انچارج سیرالیون مکرم محترم مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے کیا۔ افتتاحی پروگرام میں تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ پیش کیے جانے کے بعد معزز مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ بعد ازاں ریجنل صدر جماعت، ریجنل صدر لجنہ، مقامی چیف امام، اور دو سیکشن چیفس نے تعارفی خطاب کیے۔ پروگرام کے آخر میں مکرم محترم وامیر صاحب نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی اغراض اور قرآن وسنت وحدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں تعمیر مساجد کے مقاصد بیان فرمائے۔

پروگرام کے بعد مسجد میں نماز ظہر باجماعت ادا کی گئی جس کے بعد شاملین کے لیے ظہرانہ کا انتظام تھا۔

اس بابرکت تقریب میں ایک ممبر آف پارلیمنٹ آنرایبل المامی بی کانو صاحب (Hon. Alimamy B. Kanu)، کونسلر جناب حسن کاربو صاحب (Hassan Kargbo) سیاسی جماعت (SLPP) کے علاقائی چیئرمین جناب ابوبکر بنگورا صاحب (Mr. Abu Bakar Bangura)، احمدیہ پرائمری سکول کے ہیڈ ٹیچر جناب علی طورے صاحب (Mr. Ali Turay)، احمدیہ سیکنڈری سکول کے پرنسپل جناب ابراہیم ٹی بل صاحب (Mr. Ibrahim T. Bull)، احمدیہ سکولوں کے اساتذہ و طلباء، 65 غیر از جماعت احباب و امام، اور ریجن کی 22 جماعتوں کے بعض احمدیوں سمیت کل 385/افراد نے شمولیت کی۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تعمیر ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کی تعمیر کے مقاصد پورے کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(رپورٹ: عبدالہادی قریشی، مبلغ سلسلہ سیرالیون)

☆...☆...☆

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

(مینیجر)

manager@alfazlintl.org

فون نمبر: 00442085447672

......بقیہ: رپورٹ دورہ امریکہ.........از صفحہ نمبر 24......

سے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز امریکہ کی 35 مختلف جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ بعض دور کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز سینکڑوں میل کا فاصلہ بارہ سے تیرہ گھنٹوں میں طے کر کے اپنے پیارے آقا کی ملاقات کے لیے پہنچی تھیں۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ امریکہ کے اس سفر میں فیملی ملاقاتوں کا یہ آخری سیشن تھا۔

ملاقات کے شعبہ کے انچارج مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ Dayton امریکہ بتاتے ہیں کہ جونہی حضور انور کے امریکہ کے دورہ کی اطلاع ملی تو احباب جماعت کے اندر ایک خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی اور ملاقاتوں کے لیے فارمز آنے کا تانتا بندھ گیا۔ دس ہزار سے زائد احمدی احباب نے اپنی فیملیز کے ساتھ اور انفرادی طور پر ملاقات کے لیے فارم جمع کروائے۔

خواتین اور مرد فارم جمع کروانے کے بعد بار بار اس بات کا اظہار کر رہے تھے کہ جس طرح بھی ممکن ہو صرف ایک منٹ کے لیے ہی ہماری ملاقات کروادی جائے۔ بعض خواتین نے رو رو کر اس بات کا اظہار کیا کہ جب سے ہم نے اپنے بچوں کو بتایا ہے کہ حضور انور امریکہ تشریف لا رہے ہیں تو ان کے اندر ایک عجیب excitement ہے۔ ملک کے کونے کونے سے ملاقات کی درخواستیں آئیں۔

اس دفعہ جماعتی انتظامیہ نے یہی فیصلہ کیا کہ صرف ان احباب اور فیملیز کی ملاقات ہوگی جن کی زندگی میں کبھی پہلے حضور انور سے ملاقات نہیں ہوئی۔ چنانچہ حضور انور کے اس سفر کے دوران ملاقاتوں کے کل 12 سیشن مسجد بیت العافیت (فلاڈلفیا)، مسجد بیت السمیع ہیوسٹن اور مسجد بیت الرحمٰن (واشنگٹن) میں ہوئے۔ ان بارہ سیشن میں 757 فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور مرد و خواتین کے انفرادی گروپس کو شامل کر کے 3970/سے زائد افراد نے اپنے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آج کی فیملی ملاقاتوں کا پروگرام دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں انفرادی طور پر لجنہ کے ایک گروپ نے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس گروپ میں شامل خواتین کی تعداد 128 تھی۔ یہ ملاقات دو بجکر پانچ منٹ تک جاری تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ، یو۔ایس۔اے کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

نومبر 2018ء میں خدام الاحمدیہ یو۔ایس۔اے کی نئی ٹرم شروع ہوئی ہے اور نئے صدر کا تقرر ہوا ہے۔ اس مناسبت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ یو۔ایس۔اے سے استفسار فرمایا کہ زیادہ تر عاملہ کے ممبران وہی ہیں جو پہلے تھے؟ کیا آپ نے عاملہ کے ممبران کو ان کی ڈیوٹیوں کے حوالہ سے بتادیا ہے؟

اس پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے عرض کیا کہ جی حضور۔ عاملہ کے ممبران کو ان کے فرائض کے حوالہ سے بتایا جاچکا ہے۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب صدران و معاون صدران سے تعارف حاصل کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ:** بیٹھنے کی ترتیب اس طرح ہونی چاہیے کہ صدر کے بعد معتمد بیٹھا ہو اور پھر تمام مہتممین اور پھر معاون صدران اور اس کے بعد ایک طرف نائب صدران کو بٹھانا چاہیے۔

☆ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے استفسار پر مہتمم اطفال نے عرض کیا کہ اطفال کی کُل تجنید 1240 ہے۔ اطفال کی تربیت کے حوالہ سے ہمارا فوکس نیشنل اجتماع ہے اور پھر ریجنل اطفال rallies کا انعقاد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا: لوکل سطح پر تربیتی کلاسوں کا انعقاد کرتے ہیں؟ ان میں کتنے اطفال شامل ہوتے ہیں؟

اس پر مہتمم اطفال نے عرض کیا کہ تقریباً 600 اطفال ان کلاسوں میں شامل ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب اطفال خدام الاحمدیہ میں جاتے ہیں تو اتنے فعال نہیں ہوتے۔ اگر اطفال کی ٹھیک طرح سے تربیت ہو اور ان کی ٹریننگ ہو تو پھر ان کی خدام الاحمدیہ میں جا کر جماعتی activities میں دلچسپی ختم نہیں ہوتی۔

☆ اس کے بعد معتمد صاحب نے عرض کیا کہ میں گزشتہ سال ایڈیشنل معتمد کے طور پر کام کر رہا تھا اور امسال معتمد کی ذمہ داری ملی ہے۔ ہماری کل مجالس 72 ہیں جبکہ گزشتہ سال 74 تھیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی مجالس زیادہ ہونے کی بجائے کم کیوں ہو رہی ہیں؟ بعض مجالس کو مدغم کیا ہے؟

اس پر معتمد صاحب نے عرض کیا کہ ہم نے بعض مجالس کو مدغم کیا ہے۔

☆ **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ تمام مجالس اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں؟ ساری مجالس فعال بھی ہیں؟**

اس پر معتمد صاحب نے عرض کیا کہ الحمد للہ تمام مجالس کی طرف سے سو فیصد رپورٹس موصول ہوتی رہی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام مہتممین، ریجنل قائدین اور سابق مہتممین سے تعارف حاصل کیا۔

☆ **بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مہتممین کو ارشاد فرمایا کہ وہ آگے آ کر بیٹھیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

آپ لوگوں کو خدام الاحمدیہ میں کام کرتے ہوئے اب کافی عرصہ ہو گیا ہے اور آپ سب کو علم ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو کس طرح ادا کرنا ہے۔ سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ اپنا سالانہ پروگرام یا منصوبہ تیار کریں۔ اگر تو سابقہ مہتممین کے پاس کوئی منصوبہ وغیرہ پڑا ہوا ہے تو انہیں چاہیے کہ وہ نئے مہتممین کو دے دیں۔ اگر تو سابقہ مہتممین کی طرف سے باقاعدہ کوئی منصوبہ ہے تو ٹھیک ہے ورنہ آپ لوگ خود سارے سال کا پلان بنائیں۔ اور یہ پلان پُرعزم ہونا چاہیے۔ میں نے دیکھا ہے کہ خدام الاحمدیہ کے نیشنل اجتماع میں ایک ہزار سے زائد خدام بھی شامل نہیں ہوئے۔ ریجنل لیول کے اجتماعات کا تو مجھے علم نہیں۔

نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ کیا آپ لوگوں کے ویسٹ کوسٹ اور ایسٹ کوسٹ کے ریجنل اجتماعات ہوتے ہیں؟

اس پر صدر صاحب نے عرض کیا کہ پہلے ہمارے ویسٹ کوسٹ اور ایسٹ کوسٹ کے اجتماعات ہوتے تھے لیکن اب نہیں ہوتے بلکہ اب مجالس کو 12 ریجنز میں تقسیم کیا ہوا ہے اور ہر ریجن اپنا اجتماع منعقد کرتی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک ریجنل قائد نے عرض کیا کہ اُن کے ریجن میں خدام کی تجنید 370 ہے جس میں سے 90 خدام ریجنل اجتماع میں شامل ہوئے تھے۔ اسی طرح ایک اور خادم نے عرض کیا کہ اُن کے ریجن کی اطفال اور خدام کی کُل تعداد 454 ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب خدام اور اطفال کی اکٹھی تجنید بتاتے ہیں تو مبہم ہو جاتا ہے۔ آپ کے ناظم اطفال ہیں وہ اطفال کی تجنید بتا سکتے ہیں۔ آپ اطفال الاحمدیہ کے قائد نہیں بلکہ خدام الاحمدیہ کے قائد ہیں اس لیے علیحدہ علیحدہ صاف اور واضح معلومات دیا کریں۔

اس پر قائد صاحب نے عرض کیا کہ ہمارے ریجن میں کُل 340 خدام اور 114 اطفال ہیں۔ 340 میں سے 80 خدام اجتماع پر حاضر ہوئے تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو بمشکل چوتھا حصہ بنتا ہے۔ ریجنل لیول پر بھی نیشنل لیول والا حال ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ آپ کے پروگراموں میں outdoor activities اور کھیلوں کے پروگراموں وغیرہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اجتماع کے موقع پر ستر سے اسی فیصد پروگرام تعلیمی و تربیتی ہونے چاہئیں جن میں جنرل نالج، مذہبی و دینی علوم، تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ، اذان کا مقابلہ اور اس طرح کئی دیگر سوال و جواب کے پروگرام ہو سکتے ہیں۔ آئندہ سال کے لیے اسی طرز پر پروگرام بنائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے آپ کے صدر صاحب سے کہا ہے کہ وہ پورے سال کے لیے کوئی theme سوچ کر بتائیں۔ میں نے انہیں کہا کہ تین عناوین بتائیں ان میں سے جو theme بھی فائنل ہو گا اُسی پر آپ سب نے کام کرنا ہے۔ سال بھر آپ کے پروگرام اُسی theme کے مطابق ہونے چاہئیں اور آپ کے نیشنل اور ریجنل اجتماعات کے پروگرام بھی اُسی theme کے مطابق ہوں۔ تا کہ سال بعد آپ کو علم ہو کہ آپ نے دورانِ سال کیا کچھ حاصل کیا ہے یا کہاں تک اس theme کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ انشاء اللہ چند دنوں تک آپ کو اس کے متعلق علم ہو جائے گا۔ جونہی آپ کو theme کا پتہ چلے آپ اُس کے مطابق کام شروع کر دیں۔ مہتممین کو بھی چاہیے کہ وہ اگلے دو ہفتوں میں اپنے پلان مکمل کر کے صدر صاحب کی وساطت سے مجھے بھجوائیں تا کہ مجھے بھی علم ہو کہ آپ لوگوں نے کس قدر بھرپور منصوبہ بندی کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگوں کو اب پہلے سے بڑھ کر فعال ہونا ہے۔ بلکہ ہر سال پہلے سے زیادہ فعال ہونا چاہیے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ سے جو پہلے تھے انہوں نے کام نہیں کیے۔ انہوں نے بھی کام کیا اور بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ لیکن ہر سال ہمارا قدم آگے بڑھنا چاہیے اور ہماری ترقی کی رفتار گزشتہ سال کی نسبت زیادہ بہتر ہونی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

معتمد صاحب آپ یہ نوٹ کر لیں۔ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ ہر مہتمم اپنا پلان بنا کر جمع کروائے اور پھر یہ پلان مجھے منظوری کے لیے بھجوائے جائیں۔ اگر منظوری ہونے میں چند دن یا کچھ ہفتے لگ جائیں تو بھی مہتممین اپنے اپنے پلانز کے مطابق کام کرنا شروع کر دیں۔ جو بھی مہتممین پلان بھجوائیں گے میں ان میں کسی قسم کی کمی نہیں کروں گا لیکن ہو سکتا ہے بعض چیزوں کا اضافہ کر دوں۔ اس لیے مہتممین جو بھی پلان بنائیں فوراً اس پر عمل بھی شروع کر دیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ باقاعدہ منظوری بھی حاصل کریں۔ پھر ہر سہ ماہی رپورٹ میں اس کا ذکر کریں کہ اس پلان میں سے کتنا کام ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب نئی عاملہ بنی ہے۔ اس لیے چاہیے کہ نئے جذبہ اور ولولہ کے ساتھ کام کریں۔ ریجنل قائدین کو بھی چاہیے کہ وہ بھی اب نئے جذبہ کے ساتھ کام کا آغاز کریں۔ جب آپ لوگ اپنا پلان بنا لیں تو فوراً مقامی مجالس کے قائدین کو بھجوائیں۔ اسی طرح معتمد صاحب کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام ناظمین کو یہ پلان بھجوائیں اور پھر دیکھیں کہ اس پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے اور ہدف کو حاصل کرنے کے لیے کتنی کوشش کی جا رہی ہے؟ لوکل اور ریجنل لیول کے اجتماعات پر بھی اس theme کو اپنا ہدف بنائیں۔ معاون صدران اور نائب صدران جن کے ذمہ مختلف شعبہ جات لگائے جائیں گے انہیں بھی چاہیے وہ اپنے اپنے شعبہ کو دیکھیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے شعبہ جات کے منصوبہ جات پر عمل ہو رہا ہے اور اہداف حاصل کرنے کے لیے خاطر خواہ کوششیں بھی جاری ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں اور دنیا کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں اور آپ کا نعرہ یہ ہے کہ 'قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتی۔' تو پھر آپ کو اس کے لیے انتھک محنت کرنی پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھتے رہیں کہ سال بھر میں ہم نے کیا حاصل کیا ہے۔ سابقہ مہتممین کی کمزوریاں اور خامیاں تلاش کرنے کی بجائے یہ دیکھیں کہ ہم اپنے کاموں میں کس طرح بہتری لا سکتے ہیں۔ میں نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو تفصیلی ہدایات دی ہیں وہ یہ ہدایات آپ سب تک پہنچا دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح آپ کو سابق صدر خدام الاحمدیہ بلال رانا صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ انہوں نے اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کے مطابق گزشتہ چھ سال نہایت محنت سے کام کیا ہے۔ اسی طرح اُن تمام مہتممین اور نائب صدران کا بھی شکریہ ادا کریں جو امسال خدام الاحمدیہ سے رُخصت ہو رہے ہیں۔ آپ ان کے لیے الوداعیہ کا پروگرام بھی منعقد کر سکتے ہیں۔

☆ **اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر مہتمم مال نے عرض کیا کہ اُن کا بجٹ 6 لاکھ 43 ہزار 397 ڈالرز ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لوگ اپنی تیس سے چالیس سال کی عمر میں اپنے کاموں وغیرہ کے حوالہ سے عروج پر ہوتے ہیں یا کم از کم ان کی آمدن کافی زیادہ ہوتی ہے اس لیے اگر سارے خدام معیار کے مطابق چندہ کی ادائیگی کریں تو آپ کا یہ بجٹ دوگنا ہو سکتا ہے۔

اس پر مہتمم مال نے عرض کیا کہ ہمارا اندازا ہے کہ اگر تمام خدام اپنی آمد کے مطابق چندہ کی ادائیگی کریں تو دوگنا سے بھی زیادہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ شاید ہم دو ملین تک پہنچ جائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ دو ملین کا کہہ رہے ہیں۔ چلیں آپ اس سال کے لیے اپنا ٹارگٹ ایک ملین کا رکھ لیں۔ لیکن خدام کو اس بات کا احساس دلانا چاہیے کہ وہ کوئی ٹیکس وغیرہ نہیں ادا کر رہے بلکہ یہ چندہ اُن کی اپنی بھلائی کے لیے ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر سیکرٹری تربیت فعال ہو اور اسی طرح مقامی سطح پر ناظمین تربیت فعال ہوں اور ٹھیک طرح سے خدام کی تربیت کریں اور انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائیں تو اس طرح وہ مال اور دوسرے شعبہ جات کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے بعد نماز کا حکم ہے اور اس کے بعد تیسرے نمبر پر قربانی کرنے کا حکم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن نعمتوں سے نوازا ہے ان میں سے قربانی کریں۔

☆ اس کے بعد مہتمم مال نے عرض کیا کہ جب ہم انکم بجٹ اکٹھا کرتے ہیں تو قائدین ایسے خدام جو ان کے ساتھ رابطہ میں نہیں ہوتے ان کے ناموں کے آگے صفر لکھ دیتے ہیں اور ان کا کہنا ہوتا ہے کہ چونکہ ان سے رابطہ نہیں ہے اس لیے ان کا بجٹ نہیں دے رہے۔ کیا ہم ایسے خدام جن کا رابطہ بہت کم ہے اُن کے بجٹ میں صفر کی بجائے 60 ڈالرز جو کم از کم معیار ہے وہ لکھ سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ناظمین تربیت کا فرض ہے وہ ایسے خدام کے لیے کوشش کریں۔ اگر ناظم تربیت کے اندر یہ جذبہ ہے اور اُس کا ایسے خدام کے ساتھ ذاتی رابطہ ہے تو پھر وہ مسجد آ جائیں گے۔ جب ایسے خدام مسجد آنے لگ جائیں اور جماعتی پروگراموں میں شمولیت کرنا شروع کر دیں تو ان کا ناظم مال کے ساتھ خود ہی رابطہ ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کہتے ہیں وہ اپنی آمد کے مطابق چندہ نہیں دے سکتے بلکہ وہ صرف اتنی رقم ادا کر سکتے ہیں تو پھر جتنی رقم وہ دیں وہ لے لیا کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسے خدام کو مجبور کیا جائے کہ وہ لازمی اپنی آمد کے مطابق چندہ دیں۔ شروع میں جو بھی چندہ وہ ادا کریں وہ لے لیا کریں چاہے وہ خدام الاحمدیہ کا چندہ ہو، تحریکِ جدید کا ہو یا وقفِ جدید کا ہو۔ یہ چندے لازمی نہیں ہیں۔ صدر خدام الاحمدیہ اس چندہ میں کسی حد تک چھوٹ دے سکتے ہیں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر مہتمم مال نے عرض کیا کہ اُن کے پاس اس وقت ڈیٹا نہیں ہے کہ کتنے کمانے والے چندہ ادا کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر مقامی سطح پر ناظمین تجنید فعال ہوں تو انہیں پتہ ہوتا ہے کہ ان کی مجلس میں کُل اتنے خدام ہیں اور ان میں سے اتنے کماتے ہیں اور اتنے نہیں کماتے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ کو پکا پکایا مل جائے۔ ہر ناظم مال یا ہر قائد کو بھی چاہیے کہ وہ ہر خادم کے ساتھ گھر جا کر رابطہ کریں۔ یہاں امریکہ میں جماعت کی تعداد لاکھوں میں تو نہیں ہے۔ ہر مجلس میں سو سے زیادہ تعداد نہیں ہوتی۔ پورے ریجن میں 400 کی تعداد بتا رہے تھے۔ اگر آپ کہتے ہیں چونکہ اتنی زیادہ تعداد ہے اس لیے رابطہ نہیں ہو سکتا تو یہ بہانے ہیں۔ اگر تو تعداد کم ہے تو پھر ہر ایک کے ساتھ انفرادی رابطہ کرنا مشکل کام نہیں ہے۔ آپ کو اپنے متعلقہ ناظمین کو فعال کرنا پڑے گا۔ صرف شعبہ مال کو نہیں بلکہ ہر شعبہ کے مہتمم کو اپنے اپنے شعبہ کے ناظمین کو فعال کرنا پڑے گا۔ اگر مقامی سطح پر تمام ناظمین فعال ہو جائیں تو آپ کو خود ہی ایک

بڑی تبدیلی نظر آنا شروع ہو جائے گی۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر صدر مجلس نے عرض کیا کہ وہ رپورٹوں پر تبصرہ کر کے مہتممین کو بھجواتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صدر مجلس کا ہر مقامی مجلس کے قائد کے ساتھ ذاتی رابطہ بھی ہونا چاہیے۔ اس لیے اگر ہر مہینہ نہیں تو کم از کم دو مہینہ میں ایک مرتبہ مقامی مجلسوں کی رپورٹس پر آپ کا تبصرہ ہونا چاہیے۔ اور متعلقہ مہتممین اپنے اپنے شعبہ کی رپورٹ پر ہر ماہ تبصرہ بھجوائیں۔ اسی طرح معتمد کو چاہیے کہ وہ ہر ماہ قائدین اور ریجنل قائدین کی رپورٹس پر تبصرہ کر کے بھجوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

معتمد کی ذمہ داری ہے کہ وہ دفتر میں آئے اور دفتر میں بیٹھ کر خدام کے ساتھ ذاتی رابطے کرے۔ آپ کے پاس پرنٹنگ مشین ہونی چاہیے اور سارا ریکارڈ پرنٹ شکل میں دفتر میں موجود ہونا چاہیے۔

☆ معتمد نے عرض کیا کہ ہماری ساری رپورٹس Google Drives پر ہوتی ہیں اور وہیں سے ہم اسے access کر لیتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسی چیزوں پر مکمل بھروسہ نہ کیا کریں۔ آپ کے پاس پرنٹ شکل میں ریکارڈ ہونا چاہیے۔ اپنا ریکارڈ زیادہ عرصہ کے لیے آن لائن نہ رکھا کریں۔ جب آپ یہ ڈیٹا USB میں ڈال لیتے ہیں یا پرنٹ کر لیتے ہیں تو پھر آن لائن ڈیٹا ختم کر دیا کریں۔ کم از کم شعبہ مال سے متعلقہ جو بھی ڈیٹا ہے وہ ضرور delete کر دیا کریں۔ اسی طرح خدام کی اگر ذاتی معلومات ہیں تو وہ بھی ختم کر دیا کریں۔ امریکہ میں آپ لوگ بہت زیادہ الیکٹرانک ٹیکنالوجی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

☆ **ایک خادم نے عرض کیا کہ گزشتہ دس سال کا چندے کا ڈیٹا آن لائن ہی ہے۔ ہمارا سسٹم آن لائن ڈیٹا بیس ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سسٹم بے شک آن لائن ہو لیکن پرانا ریکارڈ آن لائن نہیں رکھنا۔ اس کو کہیں محفوظ کریں۔ اگر خدانخواستہ یہ ڈیٹا hack ہو جاتا ہے تو آپ کے پاس تو کچھ نہیں رہے گا۔

اس پر معاون صدر نے عرض کیا کہ اس وقت ہمارے پاس ڈیٹا کو backup کرنے کی سہولت میسر نہیں ہے۔ ہمارا مال کا سسٹم کافی پرانا ہے، ہم اس کو اپ ڈیٹ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وقت نہیں ملا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک خادم نے عرض کیا کہ جماعت کا اپنا سسٹم ہے اور آن لائن نہیں ہے۔ وہ ہر ماہ ڈیٹا کا بیک اپ کرتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر جماعت اپنا ڈیٹا اس طرح سے بیک اپ کر رہی ہے اور اس کو محفوظ کر رہی ہے تو پھر آپ لوگ کیوں نہیں کر رہے؟ پہلے تو AIMS کا سارا ڈیٹا مرکز بھجوایا جاتا تھا لیکن اب سارا ڈیٹا تو نہیں بھجوایا جاتا لیکن بجٹ اور اخراجات وغیرہ کا ریکارڈ بھجوایا جاتا ہے۔ اس طرح سے وہ مرکز میں بھی محفوظ ہو رہا ہے۔ لیکن لوگوں کا ذاتی ڈیٹا یہاں ہی محفوظ ہونا چاہیے۔

☆ **بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم مال کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:** اگر آپ امسال 35 فیصد کا اضافہ کر لیتے ہیں تو آپ کا ایک ملین کا ٹارگٹ پورا ہو جائے گا۔ جو لوگ زیادہ امیر نہیں ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اپنی آمد کے مطابق چندہ ادا نہیں کر سکتے تو آپ انہیں چھوٹ دے سکتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ لوگ جو صاحب حیثیت ہیں انہیں بھی چھوٹ دے دی جائے۔ صاحبِ حیثیت خدام کو چاہیے کہ وہ اپنی آمد کے مطابق چندہ کی ادائیگی کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کا کام ہے کہ خدام کو چندے کی اہمیت کے متعلق بتائیں۔ مہتمم تربیت کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں شعبہ مال کی مدد کرے۔ یوکے میں بھی بعض خدام تھے جنہوں نے کبھی چندہ کی ادائیگی نہیں کی۔ نہ صرف مجلس بلکہ جماعتی چندہ بھی ادا نہیں کرتے تھے۔ لیکن اجتماعات کے دوران discussion sessions اور سوال و جواب کی مجالس کے ذریعہ انہیں چندہ کی اہمیت کا احساس ہوا اور انہیں اپنے چندہ جات کے استعمال کے متعلق پتہ چلا تو کافی خدام نے از خود اپنی مجالس کے ناظمین مال کے ساتھ رابطہ کر کے چندہ کی ادائیگی کی اور انہوں نے یہ تسلیم کیا کہ ہم غلط تھے اور اب ہمیں احساس ہوا ہے کہ یہ چندہ کہاں استعمال ہو رہا ہے۔ پہلے وہ سمجھتے تھے کہ صرف جماعتی عہدیداروں کی پُر تکلف دعوتوں پر ہی یہ چندہ استعمال ہوتا ہے۔ انہیں پتہ ہی نہیں تھا کہ چندہ کہاں کہاں استعمال ہو رہا تھا۔ اس لیے اگر چندے کے استعمال کا انہیں پتہ لگ جائے تو وہ ادائیگی بھی کر دیتے ہیں۔ اس طرح اس سے نہ صرف خدام الاحمدیہ کے چندہ میں بہتری آئے گی بلکہ جماعتی چندہ جات میں بھی اضافہ ہوگا۔

☆ **مہتمم تبلیغ نے عرض کیا کہ جب مالی قربانی کے مسائل سامنے آتے ہیں تو کیا خدام الاحمدیہ کو چاہیے کہ وہ ایسے خدام کو پہلے جماعتی چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور پھر خدام الاحمدیہ کے چندہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ انہیں جماعتی چندہ کی ادائیگی کی طرف بھی ضرور توجہ دلائیں لیکن اگر وہ کہتے ہیں کہ آپ فی الحال ہم سے صرف خدام الاحمدیہ کا چندہ ہی لے لیں تو آپ چندہ لے لیا کریں۔ انہیں قریب لانے کے لیے اور انہیں مالی قربانی کا احساس دلانے کے لیے شروع میں وہ جس مد میں بھی چندہ دیں وہ لے لیا کریں۔ نومبائعین یا کمزور احمدی ہیں ان کے لیے بھی یہی طریقہ ہے کہ اگر وہ صرف تحریک جدید کا ہی چندہ ادا کرتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن انہیں جماعتی چندہ کی اہمیت کا احساس ضرور دلائیں۔ ہاں اگر کوئی خادم اپنی آمدن کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ کا چندہ ادا کر رہا ہے تو پھر ایسے خدام کو بتائیں کہ ان کی پہلی ترجیح لازمی چندہ ہونی چاہیے۔ اس صورت میں مہتمم مال یا صدر مجلس فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ چندہ لازمی چندہ کے طور پر قبول کرنا ہے یا پھر مجلس کے چندہ کے طور پر۔ بہرحال ایسے تمام خدام جو اپنی آمد کے مطابق خدام الاحمدیہ کا چندہ ادا کر رہے ہیں اور تمام قواعد و ضوابط پر عمل کر رہے ہیں تو انہیں کہیں کہ جماعتی چندہ ادا کریں۔

☆ **اس کے بعد مہتمم تبلیغ نے عرض کیا کہ ہمیں جماعتی پروگراموں کو کس حد تک follow کرنا چاہیے۔ اگر جماعتی طور پر کوئی تبلیغی پروگرام ہو رہا ہے تو کیا ہمیں ان پروگراموں کو فالو کرنا چاہیے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگوں کو اپنے پروگرام منعقد کرنے چاہئیں لیکن اگر کوئی جماعتی پروگرام ہو تو ذیلی تنظیموں کو چاہیے کہ وہ جماعتی پروگراموں میں بھی بھرپور تعاون کریں۔ ذیلی تنظیمیں بھی جماعت کا حصہ ہوتی ہیں۔ اس لیے جماعت اگر کوئی پروگرام بناتی ہے تو تعاون کرنا چاہیے اور ان پروگراموں میں بھرپور شرکت ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ آپ کا جو بھی سالانہ پلان ہے یا پروگرام ہیں ان کی صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ مجھ سے منظوری لے لیں اور پھر ان پر عمل درآمد ہو۔ لیکن جہاں کہیں بھی جماعتی پروگرام اور ذیلی تنظیم کے پروگرام کا آپس میں clash ہو تو وہاں جماعتی پروگرام کو ترجیح ملنی چاہیے۔ خدام الاحمدیہ اور دیگر ذیلی تنظیمیں جماعتی پروگراموں میں معاون اور مددگار ہونی چاہئیں۔

☆ **مہتمم تعلیم نے عرض کیا کہ جماعتی طور پر 'طاہر اکیڈمی' میں بچوں کی تعلیمی کلاسز کا انعقاد ہوتا ہے اور ان کے امتحانات بھی ہوتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اطفال الاحمدیہ کے علیحدہ پرچہ جات حل کروانے چاہئیں یا جو جماعتی طور پر امتحان ہوتا ہے وہی کافی ہوتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل مختلف قسم کے نصاب اور پروگرام ہیں جیسے وقفِ نو کے مختلف پروگرام ہوتے ہیں، خدام الاحمدیہ کے الگ پروگرام ہوتے ہیں اور جماعت کے اپنے پروگرام ہوتے ہیں۔

قائد عمومی صاحب نے عرض کیا کہ تمام مجالس میں مختلف پروگراموں کا انعقاد ہوتا ہے اور اس کا ذکر مجالس کی رپورٹ میں ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو جماعت 'طاہر اکیڈمی' کو چلا رہی ہے تو لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کو چاہیے کہ وہ جماعت کے ساتھ تعاون کریں۔ لیکن اس اکیڈمی میں وقفِ نو کے نصاب کی طرز پر باقاعدہ ایک نصاب ہونا چاہیے۔ اس نصاب کے لیے اگر خدام الاحمدیہ یا لجنہ اماء اللہ بعض چیزیں تجویز کریں تو اُن کو بھی اس نصاب میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ اب یوکے میں بھی اور بعض دیگر ملکوں میں بھی وقفِ نو نصاب کی طرز پر خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ اپنا تعلیمی و تربیتی نصاب تیار کرتی ہیں تا کہ واقفینِ نو کے ذہنوں میں یہ نہ آئے کہ وہ کوئی علیحدہ چیز ہیں یا وہ دوسرے بچوں سے زیادہ بہتر ہیں یا مختلف ہیں۔ اس کے لیے باقاعدہ ایک جامع اور مؤثر منصوبہ بنایا جاسکتا ہے۔ اگر جماعت اور ذیلی تنظیموں کے بیچ تعاون ہو تو اس قسم کے پروگرام بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر جماعتی سیکرٹری کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو تو آپ امیر صاحب سے بات کر سکتے ہیں۔ ہم اس صورت میں ترقی کر سکتے ہیں اور آگے بڑھ سکتے جب ہمارے پروگراموں میں ایک دوسرے کے ساتھ بھرپور تعاون ہو۔ اگر کوئی تعاون نہیں کرتا تو آپ صدر صاحب کی وساطت سے امیر صاحب تک رسائی کریں اور مسئلہ کا حل نکالیں۔ اگر پھر بھی مسئلہ کا حل نہیں نکلتا تو پھر مجھے لکھیں۔

☆ **ایک عاملہ ممبر نے عرض کیا کہ ہم سائقین کے نظام کا امریکہ میں صحیح طرح کس طرح اطلاق کر سکتے ہیں؟**

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ سائقین کے نظام کا اطلاق کریں تو یہ بہت معاونت کرتا ہے۔ اگر آپ grass root level والا نظام اپنائیں تو آپ کو خدام الاحمدیہ کے پروگراموں میں ایک بہت بڑی تبدیلی نظر آئے گی۔ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ کی حاضری میں بھی اضافہ ہوگا۔ جب میں خود اطفال الاحمدیہ میں تھا تو میں پہلے سائق بنا، اس کے بعد منتظم اطفال کا نائب اور اس کے بعد منتظم اطفال بنا۔ پھر زعیم مجلس کے طور پر کام کیا، پھر ربوہ میں ناظم عمومی کے طور پر کام کیا پھر نیشنل لیول پر مہتمم کے طور پر خدمت کی۔ بحیثیت ایک عام طفل کے میری ٹریننگ کا آغاز ہو گیا تھا۔ یہ نہیں کہ آپ نے نہ کبھی خدام الاحمدیہ کی کلاس میں حصہ لیا ہو اور نہ ہی کسی دوسرے تربیتی پروگرام میں حصہ لیا ہو اور ایک دن صدر مجلس خدام الاحمدیہ آپ کو بلا کر کہیں کہ آپ کو فلاں شعبہ کا مہتمم بنایا جا رہا ہے۔ جب تک آپ نے grass root level پر خود اپنی ٹریننگ نہ کی ہو اُس وقت تک آپ کو اس ٹریننگ کی افادیت کا پتہ نہیں چل سکتا۔ اس لیے اس ٹریننگ کا آغاز نہایت بنیادی سطح سے کریں۔

☆ **ایک عاملہ ممبر نے عرض کیا کہ مقامی مجالس میں ہر مہینہ ایک اجلاس عام ہوتا ہے۔ کیا ہمیں لوکل عاملہ کی بھی ایک ماہانہ میٹنگ کرنی چاہیے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب میں اپنے حلقہ کا زعیم تھا، ربوہ میں قائد نہیں ہوتے بلکہ زعماء ہوتے ہیں اور مہتمم مقامی کی عاملہ میں ناظمین ہوتے ہیں۔ اس لیے زعماء کی مہتمم مقامی کے ساتھ میٹنگز ہوتی تھیں اور اب بھی ہوتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو اور حالات اجازت دیں میٹنگز کا انعقاد ہوتا ہے۔ ربوہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جہاں 45 سے 50 ہزار احمدی آباد ہیں اور خدام الاحمدیہ کی تعداد بارہ، تیرہ ہزار ہوگی اور 70 مجالس ہیں اور ہر مجلس کا اپنا زعیم ہوتا ہے جس کی اپنی عاملہ ہوتی ہے اور ان کی عاملہ کی ہر ماہ میٹنگ ہوتی ہے۔ مہتمم مقامی زعماء کے ساتھ علیحدہ میٹنگ کرتا ہے اور ناظمین کے ساتھ علیحدہ میٹنگ کرتا ہے اور پھر ایک میٹنگ ساروں کی اکٹھی بھی ہوتی ہے۔ اس لیے grass root level کا جو قائد ہے یا جو زعیم ہے وہ مہینہ میں دو مرتبہ مہتمم مقامی کے ساتھ میٹنگ کرتا ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ اس وقت کیا صورتحال ہے لیکن جب میں بطور زعیم اور ناظم کے کام کر رہا تھا اُس وقت تو یہی طریق کار تھا۔ اس لیے ناظمین اور قائدین کو چاہیے کہ وہ مہینہ میں کم از کم ایک میٹنگ ضرور کیا کریں۔ اسی طرح مہتممین کو بھی چاہیے کہ وہ بھی مہینہ میں ایک میٹنگ ضرور کیا کریں۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر صدر مجلس نے عرض کیا کہ عاملہ کی کانفرنس کال کے ذریعہ ہر ماہ ایک میٹنگ ہوتی ہے جبکہ تین ماہ میں ایک میٹنگ ایسی ہوتی ہے جہاں سارے مہتممین حاضر ہوتے ہیں۔ مقامی سطح پر بھی مقامی عاملہ کی میٹنگ ہر مہینہ ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہرحال ہر تین ماہ بعد کسی ایک جگہ پر میٹنگ ہو جس میں تمام عاملہ کے ممبران، نائب صدران اور معاون صدران حاضر ہوں۔

☆ **ایک خادم نے عرض کیا کہ خدام میں جماعتی علم کم ہے جس کی وجہ سے وہ تبلیغ نہیں کر سکتے۔ خدام کو سکھانے کا بہترین حل کیا ہے جس سے وہ تبلیغ کر سکیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انٹرنیٹ پر خلفاء کی سوال و جواب کی مجالس بڑی تعداد میں مل جاتی ہیں۔ اسی طرح بعض مربیان اور جماعتی سکالرز کی سوال و جواب کی مجالس بھی انٹرنیٹ پر میسر ہیں۔ پھر یہاں امریکہ

میں ہمارے مربیان بھی اس حوالہ سے کافی کام کر رہے ہیں اور باقاعدگی کے ساتھ سوال و جواب کی مجالس کا انعقاد ہوتا ہے اور ان کے بڑے اچھے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس لیے آپ اپنے خدام میں ان مجالس کے ذریعہ علم میں اضافہ کرنے کی روح پیدا کریں۔ سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تربیت کو بھی اس حوالہ سے پروگرام کرنے چاہئیں۔ آپ لوگ اپنے iPads اور فونز کے ساتھ ہمیشہ کھیلتے رہتے ہیں اور ان پر دنیاوی چیزیں دیکھتے رہتے ہیں۔ آپ اس کام کے لیے بھی کچھ نہ کچھ وقت مقرر کر سکتے ہیں۔ ایک دن میں کُل 24 گھنٹے ہوتے ہیں۔ اس میں سے چھ گھنٹے آپ سوتے ہیں اور باقی آپ کے پاس 18 گھنٹے بچتے ہیں۔ یونیورسٹی، کالجز اور نوکریوں وغیرہ کا وقت نکال کر آپ کے پاس پھر بھی 2 سے 3 گھنٹے بچ جاتے ہیں جو آپ بالعموم انٹرنیٹ اور ٹی وی پروگراموں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ آپ کو عصر حاضر کے مسائل کا بھی علم ہونا چاہیے اور ٹی وی بھی کسی حد دیکھ لینا چاہیے، ملک کے سیاسی حالات کی بھی خبر ہونی چاہیے لیکن ان سب چیزوں کے علاوہ ایک خاص وقت مقرر کریں جس میں اپنے مذہب کے بارے میں سیکھیں۔ آپ لوگوں کو خدام کے اندر اس حوالہ سے شوق پیدا کرنا پڑے گا۔ مواد تو پہلے ہی موجود ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ سمجھتے ہیں کہ بعض ایسے سوالات ہیں جن کے جوابات انٹرنیٹ پر موجود نہیں ہیں تو پھر اپنے مربیان سے پوچھیں، وہ جوابات دے دیں گے۔ بعض متنازع قسم کے سوالات ہوتے ہیں جن کے بارہ میں مربیان کی بھی مختلف رائے ہوتی ہے تو ایسے سوالات مجھے لکھ دیا کریں۔ میں جواب دے دوں گا۔ پھر ہمارے سکالرز سوالوں کے جامع اور تفصیلی جوابات دے سکتے ہیں جنہیں آپ سوشل میڈیا کے ذریعہ انٹرنیٹ پر بھی ڈال سکتے ہیں تا کہ سارے خدام اس سے فائدہ اُٹھالیں۔

☆ **مہتمم امورِ طلبہ نے عرض کیا کہ میرا سوال تعلیمی و مذہبی مباحثوں کے حوالہ سے ہے۔ کیا ہمیں یونیورسٹی وغیرہ میں ایسی debates کا اہتمام کرنا چاہیے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یونیورسٹیز میں سیمینارز منعقد کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے سیمینار ہوتے ہیں۔ ایک تو تعلیمی مضامین کے حوالہ سے ہوتے ہیں اور دوسرے عصر حاضر کے بعض مسائل کے حوالہ سے ہوتے ہیں۔ بعض مذہبی عناوین کا بھی انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ یوکے اور جرمنی وغیرہ میں جہاں AMSA (احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن) فعال ہے وہاں یونیورسٹیوں میں سیمینارز کا انعقاد ہوتا ہے۔ بعض اوقات debates کا بھی انعقاد ہوتا ہے۔ مذہبی علوم کا جو بھی شعبہ ہوتا ہے وہ یونیورسٹی کے ہالوں یا auditoriums میں ان سیمینارز کو منعقد کرنے کی اجازت دے دیتا ہے۔ اور باہر کے لوگوں کو بھی ان میں مدعو کیا جا سکتا ہے۔ اپنے حالات کے مطابق آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ کیا طریق کار اختیار کرنا ہے۔ عصر حاضر کے مسائل ہیں، مذہبی علم ہے یا سائنس کی ریسرچ پر مبنی بعض تعلیمی عناوین ہیں جن پر یہ سیمینار منعقد کیے جا سکتے ہیں۔ اس طرح آپ دوسرے طلباء کو بھی اپنے قریب لا سکتے ہیں۔ زیادہ تر طلباء academic سے تعلق رکھنے والے عناوین میں دلچسپی کا اظہار کرتے ہیں۔ تو جب یہ طلباء آپ کے قریب آجائیں تو پھر آپ مذہبی موضوع پر بھی سیمینار کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر مشہور موضوع 'ہستی باری تعالیٰ' ہے۔ پھر 'مذہب کی ضرورت'، 'مذہب کی سچائی' اور اس طرح اور کئی موضوع ہیں جن پر یہ سیمینار منعقد کیے جا سکتے ہیں۔ اس وقت میں سارے عناوین تو نہیں بتا سکتا لیکن کافی موضوع ہیں جن پر سیمینار رکھ سکتے ہیں۔ آپ خود بھی اس حوالہ سے سوچیں تو کافی موضوع سامنے آجائیں گے۔

☆ **ایک خادم نے عرض کیا کہ ہم نے سوال و جواب پر مشتمل ایک کتاب شائع کی ہے جو خدام میں تقسیم کی گئی ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا آپ نے تربیتی حوالہ سے بھی میرے اقتباسات یا خطبات کو اکٹھا کر کے کوئی کتاب تیار کی ہے؟ اس حوالہ سے دو کتب ہیں۔ ایک کا تو انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک کتاب 'سوشل میڈیا کے بداثرات اور ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے' کے حوالہ سے ہے۔ کتاب کا ٹائٹل تو مجھے یاد نہیں لیکن سوشل میڈیا کے بداثرات کے حوالہ سے ہے۔ یہ 250 صفحات کی کتاب ہے۔ اس کا انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ جب یہ تیار ہو جائے تو آپ یہ کتاب بھی خدام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت جماعت کے دو بڑے مسائل ہیں۔ ایک مسئلہ جو کہ ہماری نوجوان نسل کو تباہ کر رہا ہے وہ سوشل میڈیا کا استعمال ہے۔ اور دوسرا ازدواجی مسائل کا مسئلہ ہے۔ ہماری جماعت میں شادی کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دوسری کتاب کا موضوع ''عائلی مسائل ان کا حل'' ہے۔ اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے لجنہ اماء اللہ یوکے نے شائع کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لجنہ ہر جگہ خدام الاحمدیہ کی نسبت زیادہ فعال ہوتی ہیں۔ میں ہر جگہ یہ کہتا ہوں لیکن خدام پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ مجھے یہ کہنا چاہیے کہ یہ سن کر خدام کو شرم نہیں آتی۔

☆ **ایک خادم نے عرض کیا کہ لجنہ کے حوالہ سے میں نے دیکھا ہے کہ وہ بہت زیادہ Organised ہوتی ہیں۔ ہر کام کی تفصیلی پلاننگ کرتی ہیں۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل بات آپ کی ترجیحات کی ہے۔ اگر آپ مذہب کو دنیا پر ترجیح دیں گے تو آپ بہتر طور پر کام کر پائیں گے۔ آپ خدام الاحمدیہ کے عہد میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ اس لیے اگر آپ اپنے دین کو دوسری چیزوں پر فوقیت نہیں دیں گے تو آپ دینی کاموں کو بجالانے میں کس طرح organised ہو سکتے ہیں۔ اگر لجنہ زیادہ Organised ہیں تو مجھے بتانے کی بجائے آپ کو افسوس کا اظہار کرنا چاہیے کہ آپ لوگ Organised کیوں نہیں ہیں۔ اس لیے آج وعدہ کریں کہ آپ آئندہ سے لجنہ کی نسبت زیادہ organised ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب شادی بیاہ کے مسائل کے حوالہ سے میری کتاب چھپی تھی تو خدام الاحمدیہ نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ میں نے انہیں اجازت دے دی لیکن ایک ہفتہ بعد مجھے پتہ چلا کہ لجنہ آدھی کتاب کا ترجمہ مکمل بھی کر چکی ہے۔ ہر جگہ یہی حال ہے۔ لیکن یوکے میں کم از کم خدام الاحمدیہ نے اب کوئی نہ کوئی قدم اُٹھانے شروع کر دیے ہیں لیکن یہاں آپ لوگ سوچتے ہی رہتے ہیں کہ ہم کوئی قدم اُٹھائیں لیکن عملی طور پر کبھی قدم نہیں اُٹھاتے۔

☆ **ایک عاملہ ممبر نے عرض کیا کہ ہیومینیٹی فرسٹ کے حوالہ سے جو اپیل کی جاتی ہے اس کے متعلق میرا سوال ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی میں AMSA کی طرز پر آرگنائزیشنز بنائی ہوئی ہیں جس میں غیر احمدی لڑکے اور لڑکیاں سب شامل ہوتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو اپنے پردہ کے معیار کے مطابق نہیں لا سکتے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعتی پلیٹ فارمز پر ہیومینیٹی فرسٹ کی اپیل نہیں ہونی چاہیے۔ باقی ہیومینیٹی فرسٹ ایک چیریٹی کی تنظیم ہے۔ ہم انہیں اس طرح کرنے سے منع نہیں کر سکتے۔ رسولِ کریم ﷺ بھی دعویٰ نبوت سے قبل ایک تنظیم کا حصہ تھے جو غرباء کی مدد کرتی تھی اور اس تنظیم کا نام 'حِلف الفضول' رکھا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گو کہ اب میں خدا تعالیٰ کا نبی ہوں لیکن اگر غیر مسلم کوئی اس قسم کی تنظیم بناتے ہیں جس کے ذریعہ غرباء کی مدد کی جائے تو میں بڑی خوشی سے ایسی تنظیم کا حصہ بن جاؤں گا۔ حالانکہ ان غیر مسلموں کے تقویٰ اور نیکی کے معیار اتنے بلند نہیں تھے لیکن اس کے باوجود رسولِ کریم ﷺ اس قسم کے گروپ کا حصہ بننے کے لیے تیار تھے۔

☆ **مہتمم صنعت و تجارت نے سوال کیا کہ ہم بڑی کامیابی سے webinars کا انعقاد کر رہے ہیں۔ کیا ہم ان webinars میں مربیان کو بھی معاشرتی مسائل پر گفتگو کرنے کے لیے مدعو کر سکتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے شعبہ کا تعلق مذہبی مسائل سے نہیں ہے۔ اس قسم کے سیمینار مہتمم تربیت کی طرف سے منعقد کیے جانے چاہئیں نہ کہ صنعت و تجارت کی طرف سے۔ مربیان تو آپ کو یہی بتا سکتے ہیں کہ کم سے کم آمدن میں کس طرح گزارا کیا جا سکتا ہے اور کس طرح طمانیت حاصل کی جا سکتی ہے؟ اس سے زیادہ تو وہ آپ کو کچھ نہیں بتا سکیں گے۔

☆ **ایک عاملہ ممبر نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ چھ گھنٹے کی نیند کافی ہوتی ہے۔ لیکن بعض طلباء کہتے ہیں کہ آٹھ گھنٹے کی نیند ہونی چاہیے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو آپ پر منحصر ہے۔ بعض لوگ پانچ گھنٹے کی نیند کے بعد بھی تازہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن چھ گھنٹے کافی ہے۔ چند سال پہلے میں نے کہیں پڑھا تھا کہ بعض رشین طالبعلم روزانہ اوسطاً 14 گھنٹے پڑھتے ہیں۔ اگر تو آپ کو محنت کی عادت ہے تو آپ کم از کم 12 گھنٹے پڑھ سکتے ہیں۔ اگر پڑھائی نہیں بھی کر رہے تو جماعتی کاموں میں یہ وقت دیں۔ اگر آپ روزانہ 12 گھنٹے کام کریں تو اس کے باوجود بھی آسانی سے چھ گھنٹے کی نیند پوری کر سکتے ہیں۔

☆ اس کے بعد معاون صدر صاحب نے quranfacts.com کی ویب سائٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دکھائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر معاون صدر صاحب نے عرض کیا کہ اس ویب سائٹ کے مواد کے لیے زیادہ تر مربیان سے مدد لی گئی ہے۔

☆ **ایک عاملہ ممبر نے سوشل میڈیا اور فیس بک پر تبلیغ کرنے کے حوالہ سے رہنمائی طلب کی۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ٹرمپ کی وجہ سے Twitter زیادہ مقبول ہے۔ میرے خیال میں Twitter پر زیادہ اچھا رسپانس ملتا ہے اسی لیے شاید ٹرمپ اسے استعمال کرتا ہے۔

☆ **ایک عاملہ کے ممبر نے عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ یونیورسٹیوں وغیرہ میں دوسرے مذہب کے سکالرز وغیرہ سے debate نہیں کرنی چاہئیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے تو ایسا نہیں کہا۔ آپ لوگوں کو مذہبی مباحثوں سے بھاگنا نہیں چاہیے لیکن مباحثہ شروع ہونے سے پہلے بعض شرائط ہونی چاہئیں کہ کوئی دوسرے مذہب کے رہنما کو گالی نہیں دے گا۔ دوسروں کو چاہیے کہ وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ اس کی مثال ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے ملتی ہے۔ اُس وقت ایک مباحثہ ہوا جس کی بنیادی شرط تھی کہ مباحثہ میں حصہ لینے والا کوئی بھی دوسرے مذہب کی برائی نہیں کرے گا بلکہ صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں گے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مباحثہ کے لیے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' تحریر فرمائی تھی۔ آپ بھی اس قسم کے مباحثوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اختلافی موضوعات پر مباحثے نہ کریں۔ آپ لوگ تو اپنے جذبات پر قابو پالیتے ہیں لیکن دوسروں کے جذبات پر آپ کا کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ شروع میں تو وہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ غصہ نہیں کریں اور بدکلامی نہیں کریں گے لیکن کچھ ہی دیر بعد وہ شدید غصہ میں آجاتے ہیں اور پھر جو بھی ان کے منہ میں آتا ہے بول دیتے ہیں۔ اور بعض اوقات نہایت غلیظ زبان استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

☆ **ایک ریجنل قائد نے عرض کیا کہ جو خدام active نہیں ہیں اُن کے ساتھ رابطہ کرنے کے حوالہ سے کس قسم کی approach ہونی چاہیے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پہلے بھی اس موضوع پر کئی مرتبہ بات کر چکا ہوں۔ اس کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ عہدیداران کا ایسے لوگوں کے ساتھ ذاتی رابطہ ہونا چاہیے۔ آپ کو ایک ایسی ٹیم بنانی چاہیے جن کے ایمان مضبوط ہوں اور وہ ایسے لوگوں کے ساتھ دوستیاں لگائیں اور انہیں جماعت کے قریب کرنے کی کوشش کریں۔ سب سے بہتر طریق ذاتی رابطہ ہے۔ اور اس کے لیے آپ کو شریف النفس اور اچھے اخلاق کے مالک خدام کی ایک ٹیم بنانا پڑے گی جن کی عمریں 20 سے 30 کے درمیان ہو۔ یا مختلف عمروں کے حساب سے بھی گروپ بنا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس قسم کے مسائل ہر عمر کے لوگوں میں نظر آ رہے ہیں۔ اس لیے جو خدام فعال نہیں ہیں ان کے ہم عمر خدام کو ٹیم میں رکھیں۔ لیکن جن کو آپ ٹیم میں رکھتے ہیں وہ خود مضبوط احمدی ہونے چاہئیں اور ان کے اپنے ایمان مضبوط ہونے چاہئیں اور انہیں مذہب کا بھی علم ہونا چاہیے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی یہ میٹنگ تین بجکر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔

..................(باقی آئندہ)

☆...☆...☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ :محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کاخلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کیے جاتے ہیں۔

محترم محسن محمود صاحب

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ امریکہ نومبرودسمبر 2012ء میں نیویارک جماعت کے مخلص افروامریکن احمدی محترم محسن محمود صاحب کا تفصیلی ذکرخیر شامل اشاعت ہے جن کی وفات 19/اکتوبر 2012ء کو 87سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ کچھ عرصہ سے بوجہ کینسر علیل تھے۔

مکرم شعیب ابوالکلام صاحب لکھتے ہیں کہ محترم محسن محمود صاحب نیویارک کے ابتدائی احمدیوں میں شامل تھے اور 2009ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے نام پر جاری Lifetime Achievement Award آپ کو پیش کیا جاچکا تھا۔ آپ نے مقامی جماعت کے نائب صدر اور سیکرٹری تبلیغ کے طور پر سالہاسال نہایت مخلصانہ خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم محسن محمود صاحب کے والدین بارباڈوس سے ہجرت کر کے نیویارک میں آباد ہوئے تھے اور یہیں 1925ء میں آپ پیدا ہوئے۔ تین سے انیس سال کی عمر تک آپ کی پرورش مختلف عیسائی فیملیوں میں Foster child کی حیثیت سے ہوتی رہی۔ 1944ء میں آپ فوج میں بھرتی ہوگئے اور 1946ء تک جنگ عظیم دوم کے دوران نیوگنی اور فلپائن میں متعین رہے۔ جنگ کے اختتام پر نیویارک آکر آباد ہوگئے اور ایک کمپنی میں ملازمت کرلی جو قریباً 34 سال تک جاری رہی۔

نیویارک واپس آجانے کے بعد جلد ہی آپ نے مذہب کے حوالہ سے سچائی کی تلاش کا آغاز کیا تو آپ کی ملاقات سرِراہ تبلیغ کرنے والے چند احمدیوں سے بھی ہوئی جن کے ساتھ گفتگو کرکے آپ نے بہت اطمینان محسوس کیا۔ پھر آپ احمدیہ مشن ہاؤس جانے لگے اور مکرم غلام یٰسین صاحب (مبلغ انچارج) سے بہت متاثر ہوئے جو 1947ء سے 1956ء تک نیویارک مرکز میں متعیّن رہے تھے۔ جلد ہی احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ اُن کے ہمراہ مختلف گرجوں اور تعلیمی اداروں میں تبلیغی لیکچرز کے لیے بھی جاتے رہے۔ اسی دوران آپ نے اپنا اسلامی نام محسن محمود پسند کیا۔ پہلے آپ کا نام Louis تھا۔

آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ ہر نئی طبع ہونے والی کتاب آپ خود خرید کر پڑھتے اور تبلیغ کے لیے تحفۃً بھی تقسیم کرتے۔ وفات سے قریباً ایک سال قبل آپ علیل ہوگئے لیکن تبلیغ کا سلسلہ زندگی کی آخری سانس تک جاری رہا۔

سن پچاس کی دہائی کے آخر میں آپ نے چند احمدی دوستوں کو ساتھ ملاکر کچھ رقم جمع کی اور ایک پرانا فوٹو کاپیئر خرید لیا۔ اُس سادہ فوٹو کاپیئر میں نقل تیار کرنے کے لیے ایک ایک کاغذ manually ڈالنا پڑتا تھا۔ لیکن تبلیغ کا جذبہ اس قدر تھا کہ یہ نوجوان بڑی لگن اور محنت سے پہلے کوئی تبلیغی پمفلٹ ٹائپ کرتے اور پھر ساری رات اس کی نقول تیار کرتے رہتے۔ یہ لوگ نیویارک کے مرکز میں تبلیغی سٹال بھی لگاتے جس پر بینر آویزاں کرتے۔ ایک بار بعض احمدیوں کو پولیس نے حراست میں بھی لیا اور ایک رات حوالات میں گزار کر وہ اگلے روز نئے عزم سے تبلیغ میں مصروف ہوگئے۔

مکرم محسن صاحب 2005ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے لیکن اس سے قبل بھی ہر مالی قربانی میں سرفہرست رہتے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی یہی کیفیت رہی۔ چنانچہ جب جماعت احمدیہ امریکہ نے وقف جدید کے مقابلہ میں اوّل آنے کا قصد کیا تو مکرم محسن صاحب نے دس ہزار ڈالرز کی خطیر رقم پیش کی۔ اسی طرح نیویارک میں مسجد بیت الظفر کی خرید کے لیے بھی آپ نے دس ہزار ڈالرز عطیہ دیے۔

نوجوانوں کی رہنمائی کے لیے آپ ہمیشہ تیار رہتے۔ آپ کا مقولہ تھا کہ پختہ عزم کامیابی کی کنجی ہے۔ آپ نوجوانوں کو کہا کرتے تھے کہ ہمیشہ یہ سوچو کہ تم کون ہو اور پھر اپنے دعویٰ کے مطابق عمل کرکے دکھاؤ۔ آپ کو جب دعا کے لیے کہا جاتا تو آپ باقاعدگی سے دعا کرتے اور دوبارہ ملنے پر اس بارہ میں پوچھتے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ مکرمہ فاطمہ محمود صاحبہ کے علاوہ چار لے پالک بچے بھی چھوڑے ہیں۔

مکرم محسن محمود صاحب کا ذکرخیر کرتے ہوئے مبلغ سلسلہ مکرم انعام الحق کوثر صاحب اپنے مضمون میں رقمطراز ہیں کہ آپ نے 1958ء میں مکرم عبداللہ صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کی جو اُن دنوں نیویارک جماعت کے صدر تھے۔

محترم محسن محمود صاحب نہایت مخلص اور مستعد احمدی تھے۔ نماز جمعہ کے لیے موسم یا اپنی صحت کی پروا کیے بغیر باقاعدگی سے تشریف لاتے اور تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ دعوت الی اللہ کے لیے کتب اپنی گرہ سے خرید کر تحفۃً پیش کرتے۔ ہر ایک سے انتہائی محبت، شگفتہ مزاج، نرم گفتاری اور خوش اخلاقی آپ کی فطرت کا حصہ تھی۔

خلافت کا بہت احترام کرتے اور خلیفۂ وقت کے ہر حکم پر فوری عمل کرتے۔ مسجد کی تزئین کے لیے پھول لگاتے اور پودوں کی آبیاری کرتے۔ آپ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے۔ جب آپ کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی تحریک کی گئی تو آپ کے پوچھنے پر بتایا کہ اپنی آمد کا دس فیصد بطور چندہ ادا کرنا ہوگا۔ آپ کہنے لگے کہ مَیں تو پہلے ہی بیس سے پچیس فیصد ادا کر رہا ہوں۔ پھر آپ نے وصیت کرلی۔ صرف پنشن پانے کے باوجود آپ کا چندہ اکثر دوسرے لوگوں سے زیادہ ہوتا تھا۔

آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 2/نومبر 2012ء میں مرحوم کا ذکر فرمایا اور بعدازاں نماز جنازہ غائب پڑھایا۔

مکرم احتشام الحق محمود صاحب مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ مکرم محسن محمود صاحب بتایا کرتے تھے کہ جب نیویارک جماعت کے صدر عبداللہ بن Hannah صاحب ہوا کرتے تھے جو ایک میوزیشن تھے، وہ اپنے گھر پر ہم میوزیشنز کو اکثر مدعو کیا کرتے تھے جہاں کوئی خاص موضوع زیر بحث آتا۔ ایک بار اُن کا موضوع تھا کہ مَیں کون ہوں؟ اُس دن مجھے پہلی بار یہ احساس ہوا کہ میری جڑیں افریقہ میں ہیں اور مَیں بنیادی طور پر مسلمان تھا۔ یہی سوچ بعد میں میری قبول احمدیت کا باعث بنی۔ اسی طرح کئی دوسرے میوزیشنز بھی احمدی ہوئے۔

اُس وقت کے مبلغ سلسلہ کی طرف سے ہمیں ایک ہدایت یہ کی گئی کہ ہم کوئی دوسرا ذریعہ آمدنی تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ بہت سے میوزیشنز تو روزگار کے دیگر مواقع تلاش کرنے میں کامیاب رہے لیکن چند ایک اپنی رواں دواں زندگی میں ہی دوبارہ گم ہوگئے۔

مکرم محسن محمود صاحب کو اُن دنوں حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملتا رہا جب حضرت چودھری صاحبؓ اقوام متحدہ میں خدمات بجالا رہے تھے۔ اسی طرح خلفائے سلسلہ کے ساتھ آپ کی متعدد یادگار ملاقاتیں بھی ہوئیں جب حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ نے 1976ء میں اور حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے مختلف اوقات میں کئی بار امریکہ کے دورے فرمائے۔

---★---★---★---

محترم شیخ محمد اکرام صاحب

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا فروری 2012ء میں محترم شیخ محمد اکرام صاحب (آف نوید جنرل سٹور ربوہ) کا ذکرخیر اُن کے بیٹے مکرم محمد اعزاز نوید صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

مکرم شیخ محمد اکرام صاحب 13/نومبر 2010ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ 1930ء میں فضل محمد صاحب کے ہاں جالندھر (انڈیا) میں پیدا ہوئے اور میٹرک وہیں سے کیا۔ والد کا انتقال آپ کے بچپن میں ہوگیا۔ آپ کی والدہ، سات بھائی اور دو بہنیں پاکستان بننے کے بعد جہلم آکر آباد ہوئے۔ انٹر کرنے کے بعد آپ پاک بحریہ کے شعبہ ٹیلی کمیونیکیشن میں ملازم ہوگئے۔ دورانِ ملازمت ریپبلک ایوارڈ سے نوازے گئے اور نیوی کے بہترین ایتھلیٹ بھی رہے۔ اسی دوران 1954ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔

محترم شیخ صاحب دس سال کی ملازمت کے بعد اپنی اہلیہ کے مشورہ پر ریٹائرمنٹ لے کر ربوہ منتقل ہوگئے اور 1960ء میں گولبازار میں کاروبار شروع کیا۔ بعدازاں 1971ء میں پاک بھارت جنگ کے موقع پر آپ کو ہنگامی حالات میں بحریہ میں کچھ عرصہ خدمت کا دوبارہ موقع ملا۔

آپ کے سارے خاندان والے احمدیت کی وجہ سے مخالفت کرنے کے باوجود آپ کی خودداری اور خوش مزاجی کی وجہ سے عزت بھی کرتے۔ اسی طرح آپ کی والدہ بھی مخالفت کے باوجود آپ سے بہت محبت کرتی تھیں چنانچہ حج سے واپسی پر سیدھی آپ کے پاس ربوہ آئیں اور دیگر بچوں کی مخالفت کے باوجود کچھ عرصہ ربوہ میں مقیم رہیں۔

مکرم شیخ صاحب خوش اخلاق اور خوش وضع انسان تھے۔ خوراک ہر قسم کی مگر اعتدال کے ساتھ استعمال کرتے۔ جمعہ کے دن گھر میں خاص اہتمام ہوتا۔ اُس روز آپ کی اہلیہ خاص کھانا بناتیں، سارا گھرانہ درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد جاتا۔

محترم شیخ صاحب کی زندگی بہت منظّم تھی۔ اپنا کاروبار ہونے کے باوجود آپ وقت کی پابندی کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ کہتے تھے کہ اشتہار کی بجائے دیانتداری اور حسن خلق ہی کاروبار میں ترقی کی ضمانت ہے۔ کبھی کسی سے کاروباری رقابت نہیں رکھی۔ نیا کاروبار شروع کرنے والوں کو دیانتدارانہ مشورہ دیتے اور حسب ضرورت لاہور جاکر سامان خریدنے میں بھی اُن کی مدد کرتے۔ کچھ عرصہ ربوہ ٹریڈ یونین کے صدر بھی رہے۔

کرکٹ سے دلچسپی تھی اور پاکستان کی ٹیم کا ریکارڈ بھی رکھتے۔ اپنی ٹیم کی جیت کی خوشی میں مٹھائی بھی بانٹتے لیکن ہار کی صورت میں کسی کو موردالزام نہیں ٹھہراتے تھے۔

آپ کی شادی 1957ء میں مکرمہ کنیز رسول طاہرہ صاحبہ سے ہوئی۔ وہ بھی دعاگو، تہجدگزار اور غریب پرور خاتون تھیں۔ تیسرے حصہ کی موصیہ تھیں۔ محلہ کے غرباء کو خاص طور پر گھر پر لگائی ہوئی سبزیاں بھجواتیں۔ مہمانوں کو خداتعالیٰ کی رحمت سمجھ کر شوق سے خاطر مدارات کرتیں۔ جلسہ کے دنوں میں تو کثرت سے مہمان آتے جن کے آرام کا خاص خیال رکھتیں۔ عائلی زندگی بھی قابلِ رشک تھی۔ بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھا۔ فجر کی نماز باجماعت ادا کروانے کے لیے سختی کرتیں اور پانی کے چھینٹے دے کر اٹھاتیں۔ وفات سے پہلے لمبا عرصہ جوڑوں کے درد کی تکلیف میں مبتلا رہیں اور بہت صبر سے بیماری برداشت کرتی رہیں۔ اُن کی وفات 10جنوری 1996ء کو 63 سال کی عمر میں ہوئی۔

مکرم شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ آپ اپنی ایک بیٹی کا بہت خیال رکھتے جو جسمانی اور ذہنی طور پر کمزور تھی۔ وہ بھی آپ سے بہت اٹیچ تھی۔ چنانچہ آپ کی وفات کا صدمہ اُس پر اتنا گہرا ہوا کہ صرف تین ہفتے بعد ہی اُس کا بھی انتقال ہوگیا۔

---★---★---★---

جماعت احمدیہ امریکہ کے اردو ماہنامہ ’’النور‘‘ اکتوبر 2012ء میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خلوصِ دل سے جو خالی ہو دوستی کیا ہے
دلوں کو نُور نہ بخشے وہ روشنی کیا ہے
ہجومِ یاس میں بس اِک وہی سہارا ہے
اگر وہ تھام لے مجھ کو تو پھر کمی کیا ہے
سجی ہوئی ہے جو یہ کائنات جس کے طفیل
دلوں میں وہ نہیں بستا تو زندگی کیا ہے
نصیب جس کو غلامی ہو شاہِ بطحاؐ کی
نظر میں اُس کی بھلا تاج و سروری کیا ہے
خوشانصیب جنہیں مل گیا وصالِ حبیب
وہی سکھاتے ہیں دنیا کو عاشقی کیا ہے
خدا کی راہ میں مر کر جو ہو گئے زندہ
انہی کے دَم سے کُھلا رازِ سرمدی کیا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

April 19, 2019 – April 25, 2019

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 3875 6040

Friday April 19, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 25-47.
00:45 Dars-e-Malfoozat: 'the benefits of trial'.
00:55 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 22.
01:20 Huzoor's (aba) Interview By Newsweek: Recorded on February 5, 2018.
01:45 Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
02:20 In His Own Words: Today's episode is about 'A Gift For An-Nadwah'.
02:55 Spanish Service
03:30 Pushto Muzakarah: A discussion on 'Seerat Hazrat Khalifatul-Masih IV (ra)' in Pushto. Programme no. 29.
04:10 Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses of Surah An - Noor, verses 23 - 36 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class No. 182, recorded on March 11, 1997.
05:15 Allah Mian Ka Khat
05:20 Qur'an Sab Se Acha
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 84-91.
06:15 Dars-e-Hadith: The topic is 'praising the attributes of Allah'.
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 23.
06:55 Beacon Of Truth: Recorded on March 11, 2018.
07:55 Attractions Of Australia
08:40 Waqfe Nau Ijtema: Recorded on February 24, 2018.
09:50 In His Own Words: Today's episode is about 'The British Government and Jihad'.
10:25 Islam Ahmadiyya in America
10:50 Deeni-O-Fiqahi Masail
11:30 Live From Baitul Futuh Mosque
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live From Baitul Futuh Mosque
13:30 Tilawat
13:45 Tehreekat Khalifatul-Masih III (ra)
14:30 Shotter Shondhane: Recorded on September 30, 2016. Part 2.
15:30 Masih Hindustan Main: Prog. no. 11.
16:25 Friday Sermon: Recorded on April 19, 2019.
17:35 The Life Of Holy Prophet Muhammad (SAW)
18:00 LIVE Al Hiwar Al Mubashar
20:05 World News
21:30 Friday Sermon [R]
22:45 Attractions Of Australia [R]
23:15 Masih Hindustan Main [R]

Saturday April 20, 2019

00:00 World News
00:30 Tilawat & Yassarnal Qur'an
01:20 Waqfe Nau Ijtema 2018
02:30 In His Own Words
03:00 Beacon Of Truth
04:00 Friday Sermon: Recorded on April 19, 2019.
05:15 Khalifatul Masih IV
05:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
05:45 The Prophecy Of Khilafat
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 21.
07:00 Islami Mahino Ka Ta'aruf
07:30 Open Forum
08:05 International Jama'at News
09:00 Friday Sermon: Recorded on April 19, 2019.
10:10 In His Own Words: 'British Government & Jihad'.
10:40 Dua-e-Mustaja'ab: Programme no. 18.
11:10 Indonesian Service
12:10 Tilawat [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:15 Khazain-ul-Mahdi (as)
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 LIVE Al Hiwar Al Mubashar
20:05 World News
22:30 Friday Sermon [R]

Sunday April 21, 2019

00:00 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Al-Tarteel
01:30 Ijtema Lajna Imaillah UK 2017
02:30 In His Own Words
03:00 Islami Mahino Ka Ta'aruf
03:25 Open Forum
04:00 Friday Sermon: Recorded on April 19, 2019.
05:10 Khazain-ul-Mahdi (as)
05:45 The Prophecy Of Khilafat: exploring the hadith of the Holy Prophet Muhammad (saw) which prophecises the re-establishment of Khilafat on the precepts of prophethood.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 23.
06:55 Rah-e-Huda: Recorded on April 20, 2019.
08:30 Roots To Branches
09:05 Huzoor's (aba) Mulaqat With AMWSA Germany: Recorded on February 24, 2018.
10:35 Seekers Of Treasure
11:10 Indonesian Service
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:40 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 19, 2019.
14:10 Shotter Shondhane: Rec. October 1, 2016. Part 1.
15:00 Huzoor's (aba) Mulaqat With AMWSA Germany [R]
16:30 In His Own Words: 'Divine Manifestations'.
17:00 Aao Urdu Seekhain: Programme no. 11.
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat & Story Time: Part 66.
19:00 LIVE Beacon Of Truth
20:00 Huzoor's (aba) Mulaqat With AMWSA Germany[R]
21:30 Ghazwat-e-Nabi (SAW)
22:35 Friday Sermon [R]
23:35 Roots To Branches [R]

Monday April 22, 2019

00:05 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:05 Huzoor's (aba) Mulaqat With AMWSA Germany
02:35 Sach Tau Ye Hai
03:00 Ghazwat-e-Nabi (SAW)
04:05 Friday Sermon: Recorded on April 19, 2019.
05:30 Roots To Branches
06:00 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 108-113.
06:10 Dars-e-Hadith: 'the high status of the Prophet Muhammad (SAW) given by Allah the Almighty '.
06:25 Al-Tarteel: Lesson no. 21.
06:55 Rencontre Avec Les Francophones: Rec. July 6, 1998.
08:00 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as): Prog. no. 205.
08:20 Jalsa Salana Speeches: Rec. December 30, 2018.
09:00 Waqfe Nau Ijtema Khuddam And Atfal: Recorded on February 25, 2018.
09:55 In His Own Words: 'Divine Manifestations'.
10:30 Swahili Service
11:05 Friday Sermon: Recorded on November 9, 2018.
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith [R]
12:35 Al-Tarteel [R]
13:05 Friday Sermon: Recorded on May 10, 2013.
14:05 Bangla Shomprochar
15:05 Waqfe Nau Ijtema Khuddam And Atfal 2018 [R]
16:05 In His Own Words [R]
16:40 International Jama'at News
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 115-148.
18:35 Somali Service: Programme no. 11.
19:15 Jalsa Salana Speeches
20:00 Waqfe Nau Ijtema Khuddam And Atfal 2018 [R]
20:55 In His Own Words [R]
21:30 Qur'anic Archaeology: Programme No. 11.
22:05 Let's Find Out
22:30 Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

Tuesday April 23, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00 Al-Tarteel
01:30 Waqfe Nau Ijtema Khuddam And Atfal 2018
02:25 In His Own Words
03:00 International Jama'at News
03:50 Rencontre Avec Les Francophones
05:00 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood (as)
05:20 Jalsa Salana Speeches
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat: 'acceptance of prayers'.
06:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 24.
07:00 Liqa Maal Arab: Recorded on July 18, 1996.
08:00 Story Time: Programme no. 63.
08:25 Attractions Of Australia
09:00 Huzoor's (aba) Mulaqat With AMWSA: Recorded on September 16, 2017.
10:25 In His Own Words: 'Lecture Lahore'.
11:00 Indonesian Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:30 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 19, 2019.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Huzoor's (aba) Mulaqat With AMWSA 2017 [R]
16:30 Beacon Of Truth: Recorded on April 21, 2019.
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
17:50 Hazrat Khalifatul-Masih V (may Allah be his Helper): the fifth successor of the Promised Messiah (as).
18:00 World News
18:20 Tilawat: Surah An-Nisaa, verses 149-177.
18:35 Rah-e-Huda: Recorded on April 20, 2019.
20:05 Huzoor's (aba) Mulaqat With AMWSA 2017 [R]
21:30 In His Own Words [R]
22:05 Marhum-e-Isa: the ointment that was applied on Hazrat Isa (as) to heal the wounds after his crucifixion. Programme no. 02.
22:30 Liqa Maal Arab [R]
23:30 Braheen-e-Ahmadiyya: Programme no. 04.

Wednesday April 24, 2019

00:05 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55 Yassarnal Qur'an
01:25 Huzoor's (aba) Mulaqat With AMWSA 2017
02:50 In His Own Words
03:25 Beacon Of Truth
04:15 Liqa Maal Arab
05:20 Faith inspiring incidents
06:00 Tilawat: Surah An-An'aam, verses 1-12.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: Prog. no. 27.
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 21.
07:00 Question And Answer Session: Rec. Jan. 12, 1996.
08:00 Qisas-ul-Ambiyaa: the life of Hazrat Saleh (as).
09:00 Jamia Convocation Shahid UK 2017: Recorded on March 25, 2018 in Haslemere, UK.
10:25 Deeni-O-Fiqahi Masail
10:55 Indonesian Service
12:00 Tilawat & Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30 Al-Tarteel [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 19, 2019.
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Jamia Convocation Shahid UK 2017 [R]
16:35 Mosha'airah
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Tilawat & Horizons d'Islam
19:30 Deeni-O-Fiqahi Masail
20:05 Jamia Convocation Shahid UK 2017 [R]
21:30 Mosha'airah
22:25 Question And Answer Session: Rec. Jan. 12, 1996.

Thursday April 25, 2019

00:00 World News
00:20 Tilawat & Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00 Al-Tarteel
01:30 Jamia Convocation Shahid UK 2017
03:00 Qisas-ul-Ambiyaa: Programme no. 06.
04:00 Question And Answer Session
05:00 Mosha'aira
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat: 'acceptance of prayers'.
06:35 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 24.
07:00 Quran Class: Surah An - Noor, verses 37 - 51 by Khalifatul Masih IV (ra). Rec. March 12, 1997.
08:05 Islamic Jurisprudence
08:40 Allah Mian Ka Khat
09:00 Inauguration Of Baitul Hafeez: Rec. May 13, 2018.
09:25 The True Concept Of Khilafat
09:50 In His Own Words 'Lecture Sialkot'.
10:25 Ashab-e-Ahmad (as): life of Hazrat Dr. Boray Khan Qasoori (ra).
10:55 Japanese Service: Programme no. 04.
11:15 Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham: Prog. no. 18.
12:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:35 Yassarnal Qur'an [R]
13:00 Friday Sermon: Recorded on April 19, 2019.
14:05 Islamic Jurisprudence
14:40 In His Own Words [R]
15:20 Allah Mian Ka Khat [R]
15:30 Persian Service: Programme no. 79.
16:00 Friday Sermon [R]
17:05 Qur'an Sab Se Acha
17:40 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:15 Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 19-42.
18:30 Ashab-e-Ahmad (as)
19:00 Open Forum
19:30 The True Concept Of Khilafat [R]
20:00 Friday Sermon [R]
21:05 In His Own Words [R]
21:45 Qur'an Sab Se Acha: Programme no. 8.
22:20 Quran Class [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00, German service at 17:00 (GMT) & LIVE Turkish Service will be shown at 18:30 (Saturdays only).

Translations for Huzoor's (may Allah be his Helper) Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org
Vol 26 Friday 19 April 2019 Issue No. 16

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ اکتوبر، نومبر 2018ء

پاکستان سے امریکہ پہنچنے والے احباب اور نوجوانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

فیملی ملاقاتیں۔ انفرادی طور پر لجنہ کے ایک گروپ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو۔ایس۔اے کی حضورِ انور کے ساتھ میٹنگ

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

04؍نومبر 2018ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ امریکہ میں آج اتوار سے Winter Time شروع ہوا ہے اور گھڑیاں ایک گھنٹہ پیچھے کی گئی ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق دس بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور پاکستان سے امریکہ پہنچنے والے احباب اور نوجوانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔ ان نوجوانوں کی تعداد 145 تھی اور یہ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچے تھے۔

آج ان میں سے اکثر نوجوان اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح کے دیدار سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنے ہی ملک میں ظالمانہ قوانین اور اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم و ستم سے ستائے ہوئے تھے اور اپنے گھر بار اور عزیز و اقارب کو چھوڑ کر، ہجرت کر کے اس ملک میں آ بسے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری ہر ایک کو شرفِ مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور نے بعض سے پوچھا کہ پاکستان سے کہاں سے آئے ہیں۔ یہ نوجوان بھی مصافحہ کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا سے بات کرنے کی سعادت پاتے۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

یہ سب لوگ آج کتنے ہی خوش نصیب تھے کہ انہوں نے اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند ساعتیں گزاریں۔ ان کے غم اور فکر کافور ہوئے اور دل تسکین سے بھر گئے اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے پاکر یہاں سے رُخصت ہوئے۔

ملاقات کی سعادت پانے والے یہ احباب اور نوجوان جب مسجد کے ہال سے باہر آتے تو ان کے دلوں کی عجیب کیفیت تھی۔ اکثر کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

☆ دوالمیال پاکستان سے آنے والے ایک نوجوان محمد ناصر اقبال نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں آج بہت خوش ہوں۔ اس وقت میرے جسم پر کپکپی طاری ہے۔ میں نے حضور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ مجھے بہت سکون ملا ہے۔ میں اپنی حالت بیان نہیں کرسکتا۔

☆ گھٹیالیاں، پاکستان سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان منصور احمد صاحب نے کہا کہ اس وقت میرے دل کی دھڑکن رُکی ہوئی ہے۔ مجھ سے بات نہیں ہو رہی۔ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ بڑی مشکل سے کہنے لگے کہ آج میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور انور کو اتنا قریب سے دیکھا ہے۔

☆ چوہدری سلیم احمد صاحب جن کا تعلق لاہور سے تھا کہنے لگے کہ ایک خواب تھا جو آج پورا ہوگیا۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ حضور انور سے ہاتھ ملایا ہے۔ میں ایک بہت خوش قسمت انسان ہوں اور اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

☆ گوجرانوالہ پاکستان سے آنے والے بشارت احمد باجوہ صاحب کہنے لگے کہ اس وقت میری حالت ایسی ہے کہ مجھے اپنے آپ پر یقین نہیں آرہا کہ میں حضور انور سے ملا ہوں۔ پہلے میں ایم ٹی اے پر حضور انور کو دیکھتا تھا اور آج زندگی میں پہلی دفعہ ملا ہوں۔ اس وقت جو میرے جذبات ہیں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔

☆ کیرالہ انڈیا سے آنے والے ایک نوجوان عبدالکبیر عادل صاحب کہنے لگے کہ حضور انور سے مل کر میری حالت بالکل بدل گئی ہے۔ اب میں پہلے والا انسان نہیں رہا۔ میں اب بدل چکا ہوں اور اب میں نیکیوں میں آگے بڑھوں گا۔

☆ اسد بشیر گھمن صاحب جو مُوسے والا پاکستان سے آئے تھے کہنے لگے کہ میں بہت خوش نصیب شخص ہوں کہ آج زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے آقا کو نہ صرف قریب سے دیکھا بلکہ ہاتھ ملانے کی سعادت بھی ملی۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کہنے لگے کہ آج مجھے نئی زندگی ملی ہے۔

☆ چک نمبر 61 فیصل آباد سے آنے والے ایک نوجوان احسان احمد صاحب نے بیان کیا کہ اس وقت میرے جذبات کنٹرول میں نہیں ہیں۔ جونہی میں حضور انور کے قریب پہنچا تو میں اس دنیا میں نہیں تھا۔ ایک دوسری دنیا میں جاچکا تھا۔

☆ احمد نگر پاکستان سے آنے والے ایک نوجوان وحید احمد صاحب کہنے لگے کہ مجھ میں اس وقت بات کرنے کی ہمت نہیں۔ حضور انور کے سامنے میری یہ حالت تھی کہ مجھ سے بات نہیں ہو رہی تھی اور مجھ سے باوجود کوشش کے بولا نہیں جارہا تھا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اپنے پیارے آقا سے زندگی میں پہلی دفعہ ملا ہوں۔

☆ ربوہ سے آنے والے ایک نوجوان کلیم احمد صاحب نے بیان کیا کہ جب میں حضور انور کے قریب پہنچا تو مجھے یہ عجیب احساس ہوا کہ میں اس دنیا سے کٹ چکا ہوں اور ایک دوسری روحانی دنیا میں ہوں۔ اب میں اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔

☆ اسلام آباد سے آنے والے ایک دوست ارشد مسلم صاحب کہتے ہیں کہ میں حضور انور کو خواب میں دیکھا کرتا تھا۔ آج میرے خواب پورے ہوگئے ہیں اور میں نے اپنی آنکھوں سے اپنے سامنے حضور انور کو دیکھ لیا ہے اور حضور انور سے ہاتھ ملایا ہے۔

☆ کراچی سے آنے والے نوجوان احمد معز ہاشمی صاحب نے بیان کیا کہ پہلے میں حضور انور کو ٹی وی پر دیکھا کرتا تھا۔ آج میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور کو اپنے سامنے دیکھا ہے۔ خلیفہ وقت کو ملنا بہت بڑا انعام ہے۔ میں نے خلیفہ وقت کا ہاتھ چوما، برکتیں حاصل کیں۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔

☆ ربوہ پاکستان سے آنے والے ایک نوجوان سید مصور احمد صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میری زندگی میں کسی بھی خلیفۃ المسیح سے آج میری پہلی ملاقات تھی۔ میری زندگی کی صرف ایک ہی خواہش تھی کہ حضور انور سے زندگی میں ملاقات نصیب ہوجائے۔ آج اللہ تعالیٰ نے میری یہ خواہش پوری کردی ہے۔

☆ طاہر آباد ربوہ سے آنے والے ایک دوست تنویر احمد صاحب کہتے ہیں کہ میرے لیے اپنے جذبات بیان کرنا مشکل ہے۔ میں کچھ زیادہ کہہ نہیں سکتا۔ صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میرے اندر روحانیت آرہی ہے۔ میں اندر سے بدل چکا ہوں۔

☆ منڈی بہاؤالدین سے آنے والے ایک خادم ولید احمد طاہر صاحب کہتے ہیں کہ حضور انور کو اپنے قریب دیکھ کر اور حضور انور سے ہاتھ ملا کر میری زندگی کا مقصد پورا ہوگیا ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں حضور انور سے مل لیا ہے۔ میرے زندہ رہنے کی خواہش پوری ہوگئی ہے۔

☆ لاہور سے آنے والے ایک نوجوان مرزا وسیم احمد صاحب نے کہا کہ آج دل خدا کی حمد سے بھر گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے پیارے آقا سے ملاقات کی توفیق دے دی ہے۔ خدا تعالیٰ میرے بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے۔ بس یہی زندگی ہے۔ اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔

☆ بھیرہ ضلع سرگودھا سے ایک نوجوان رضوان حیدر صاحب نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف کہنے لگے کہ میں کچھ بتا نہیں سکتا۔ بس صرف اتنا کہوں گا کہ آج میں بہت خوش قسمت انسان ہوں۔ مجھے آج بہت سکون اور اطمینان حاصل ہوا ہے۔ آج میری زندگی کا سب سے بہترین دن تھا۔

☆ آخر پر چار ایسے افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی جو عمر رسیدہ یا معذور تھے اور کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور از راہِ شفقت ان احباب کے پاس تشریف لائے، ان کا حال دریافت فرمایا اور سبھی کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

☆ ان احباب سے ملاقات کا یہ پروگرام گیارہ بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 62 فیملیز کے 269 افراد نے اپنے پیارے آقا

باقی صفحہ نمبر 18 پر